



بموجب الاشارة

الى الترتيب والظرفية تاج الفقهاء

شمس الدين بن عبد البر

قرّة عيون الاقبيال

في
مذكره فضائل النبي

عليه السلام

مكتبة

الشيخ محمد بن عبد البر

ناشر: جامعة مظهير امداديه بنديال شريف



قرۃ عیون البقیال

فی

تذکرہ فضلاء البندیال

بحسب الارشاد

شیخ الشریعہ والطریقہ تاج الفقہاء

محمد عبدالحق بندریالوی

مرتب

غبار داو بندریال شیخ الحدیث

ابوالرضا مفتی غلام محمد بندریالوی شرقپوری

ناشر: جامعہ مظہریہ امدادیہ بندریال شریف

﴿الصفحة معقوفة بعوض المرتبة﴾

- اسم الكتاب : قرۃ عیون الاقبال فی تذکرۃ فضلاء البندیاں
- بفیضان النظر : شیخ الشریعہ والطریقہ حضرت علامہ تاج الفقہاء علامہ محمد رفیع الحق صاحب زید مجدد سجادہ نشین آستانہ عالیہ فقید العصر بندیاں شریف
- اصدار الامر : منظر الاسلام بن محمد حق ابن محقق حضرت قبلہ صاحبزادہ علامہ محمد ظفر الحق بندیاں صاحب زید مجدد ناظم تعلیمات و ناظم اعلیٰ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیاں شریف
- تحریر : جگر گوشہ تاج الفقہاء محبت الطامہ حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر محمد انوار الحق بندیاں صاحب زید مجدد
- بتعاون : صاحبزادہ پروین سرجمیل احمد بندیاں صاحبزادہ پروین شفیق غلام محمد بندیاں صاحبزادہ شریف شریف
- ترتیب : ناظم اعلیٰ مدرسۃ العلوم جامعہ نبویہ شریف شریف روڈ شیخوپورہ
- کتابت : یو ڈی سی
- تصحیح : مولانا غلام حیدر صاحب معلم مدرسۃ العلوم جامعہ نبویہ شریف شریف روڈ شیخوپورہ
- تاریخ الإذاعة : اکتوبر ۲۰۱۰ء
- البدایع : جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیاں شریف
- تعداد : ۵۰۰
- السعر : ۹۳ روپے
- مراكز التوزيع : (۱) جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیاں شریف تحصیل قاندا با دو ضلع خوشاب
- 0301-16344013
- (۲) مدرسۃ العلوم جامعہ نبویہ سکیم شاپ بالقابلہ نزد مرئی این جی
- شری شریف روڈ شیخوپورہ 0333-4339521
- (۳) مکتبہ رضویہ داتا دربار مارکیٹ لاہور (۴) مسلم کتابی داتا دربار مارکیٹ لاہور
- (۵) دارالعلوم نرائے عالمیہ جہلم (۶) خیاء القرآن کوئٹہ شریف لاہور کراچی

جامعہ مظہریہ امدادیہ کی صد سالہ تعلیمی خدمات پر ہدیہ تہنیت

امام الطائفہ استاذ الاساتذہ فقیر العصر علامہ یار محمد بندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ نے 1910ء میں جامعہ مظہریہ امدادیہ کا سنگ بنیاد بنیال شریف تحصیل کانڈا پادشہ خورشاب میں رکھا۔ 2010ء تک بے شمار مدرسین، محققین، مدققین، مصنفین، محمد سین، شیوخ الحدیث، ریاضی دان، مناظر و فلاسفہ، دکتور اور سیاست دان تیار کئے جنہوں نے ملک و ملت کی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اس انکی وطنی خدمات پر ہم حد یہ تہنیت پیش کرتے ہیں۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ کے سالانہ تنظیم المدارس کے امتحان میں طلباء عظام کے مرتب مع الشرف میں کامیابی حاصل کرنے اور پاکستان بھر میں دوم پوزیشن حاصل کرنے پر سرپرست اعلیٰ تاج القہار شیخ الشریعہ والطریقہ علامہ محمد عبدالحق بندیا لوی صاحب رحمہ اور محترم جناب صاحبزادہ پروفیسر محمد ظفر الحق بندیا لوی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ نے راکھیں جامعہ کو مبارک باد دیتے ہیں۔

مسئد نبی: اراکین مدرسہ العلوم جامعہ نبویہ شرقیہ و شریف روڈ نزد شاہدرہ لاہور

اجمالی فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	﴿باب الحیم﴾		۱- حمد و مدح النور فید اللہ عز و جل حضرت علامہ قاری جان محمد
۱۵۵	صاحب زید محمد	۶۰	۲- حمد و مدح حضرت علامہ مولانا محمد بن علی
	۱۱- مناظر الاسلام الحق ابو الہدیٰ محمد بن احمد صدیقی		۳- حمد و مدح حضرت علامہ مولانا محمد بن علی
۱۵۹	صاحب صدر مدرس جامعہ محمدیہ نوریدہ رضویہ	۸۰	۴- حمد و مدح حضرت علامہ مولانا محمد بن علی
	۱۲- محقق اہلسنت علامہ صاحب باقر بن صاحب مدرس		۵- حمد و مدح حضرت علامہ مولانا محمد بن علی
۱۶۲	جامعہ رضویہ فیصل آباد	۱۰۹	۶- حمد و مدح حضرت علامہ مولانا محمد بن علی
	۱۳- شاعر جلیل حضرت علامہ شیخ حسن علی شریف صاحب		﴿باب الف﴾
۱۶۳	صدر مدرس جامعہ نظریہ لایہ بدین شریف		۷- حمد و مدح حضرت علامہ مولانا محمد بن علی
	﴿باب الذال﴾		۸- حمد و مدح حضرت علامہ مولانا محمد بن علی
۱۶۴	۱۴- فخر المذہبین علامہ حافظ دوست محمد صاحب		۹- حمد و مدح حضرت علامہ مولانا محمد بن علی
	۱۵- فخر المذہبین علامہ حافظ میر غوثیہ عطاء العظیم و شوک		۱۰- حمد و مدح حضرت علامہ مولانا محمد بن علی
۱۶۶	خیر آباد (شوہر) دھرم شریف		۱۱- حمد و مدح حضرت علامہ مولانا محمد بن علی
	﴿باب سین﴾		۱۲- حمد و مدح حضرت علامہ مولانا محمد بن علی
۱۶۸	۱۵- فخر المذہبین علامہ حافظ میر غوثیہ عطاء العظیم و شوک		۱۳- حمد و مدح حضرت علامہ مولانا محمد بن علی
	۱۶- بہار اہل سنت علامہ قاری سید سلطان صاحب		۱۴- حمد و مدح حضرت علامہ مولانا محمد بن علی
۱۷۲	زید محمد		۱۵- حمد و مدح حضرت علامہ مولانا محمد بن علی
	۱۷- حمد و مدح حضرت علامہ مولانا محمد بن علی		۱۶- حمد و مدح حضرت علامہ مولانا محمد بن علی
۱۷۳	صاحب زید محمد فی اے		۱۷- حمد و مدح حضرت علامہ مولانا محمد بن علی
	﴿باب الشین﴾		۱۸- شجاعت الاسلام حضرت علامہ شہباز علی قادری

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۹	خویشام عظام المملکت والحدین علامہ عبدالغفور گولڑوی	۱۵۴	صاحبہ صدر مدرس دارالعلوم نوریدہ رشیدیہ
۳۱۵	صاحبہ شیخہ الیامہ ساندہ لاہور	۱۵۴	گلبرگ سے نقل آیا
۳۰	ریکن المصقول والمقتول استاذ العلماء علامہ	۱۹	فتح الاسلام حضرت مولانا حافظ شہید صاحب
۲۱۸	عطا مجتہد صاحب زید مجتہد	۱۷۶	زید مجتہد
۳۱	فاضل الفقہاء شیخ القرآن علامہ علی احمد سندھیوی		باب السادس
۲۲۲	شیخ الحدیث جامعہ کجریہ لاہور	۲۰	یدر الدرسین حضرت علامہ مشتق صاحب رحمۃ اللہ
۳۲	شش المصقول والمقتول حضرت علامہ میاں		صاحب زید مجتہد صدر مدرس جامعہ اکبریہ
	علی اکبر گولڑوی صاحب آستانہ عالیہ بالا شریف	۱۷۷	میانوولی
۲۳۳	میانوولی		باب السابعة
	باب الثمین	۲۱	نجم العلماء علامہ الخافض طارق محمود علی صاحب
۳۳	زینت اختر اعلا مقام جیلانی شاکر بندہ لوی	۱۷۹	زید مجتہد فاضل عربی
۳۳۶	صاحبہ ایچ اے عربی فاضل عربی بی اے	۲۲	فاضل بدایاں علامہ طالب حسین حسینی سندھی
۳۳	جیلان العلماء علامہ انقاری الخافض علامہ ربانی	۱۸۰	صاحب زید مجتہد
۲۳۸	القادر صاحب زید مجتہد		باب الثامنة
۳۵	فاضل علوم اسلامیہ علامہ تلامذہ ربانی سیالوی	۲۳	یدر الاسلام نایفہ عمر فرید الدین علامہ پرویز شہر
۳۶	صاحب		صاحبزادہ ظفر الحق بندہ لوی صاحب ناظم علی
۳۶	محقق الاسلام زیدہ المصنفین شیخ الحدیث فاضل تجریر	۱۸۲	جامعہ مظہر اہل اہل دیہ بندہ لوی شریف
	علامہ قلام رسول سعیدی صاحب زید مجتہد		باب التین
۲۳۲	شارح مسلم و بخاری	۲۴	محسن اہل سنت حضرت علامہ عبدالحق صاحب
۳۷	لطیف الاعتدال حضرت علامہ قلام رسول	۱۹۳	زید مجتہد
۲۵۳	صاحب زید مجتہد	۲۵	محقق العصر علامہ صاحبزادہ ابوالخوار عبدالرحمن شہ
۳۸	ارتاج العلماء علامہ نظام عباس قادری	۱۹۵	صاحبہ شیخہ الیامہ آستانہ عالیہ ہوا شریف
۲۵۳	صاحب زید مجتہد	۲۶	جامع الاصول والفتاوی علامہ عبدالرشید تھلکی
۳۹	بارع العلوم والعقائد فاضل شیعہ علامہ قلام محمد	۱۹۷	صاحب زید مجتہد مدرس جامعہ رشیدیہ راولپنڈی
۲۵۵	توسوئی صاحب زید مجتہد	۲۷	بدیع النہال علامہ عبدالغفور یزدیدی صاحب
	محقق المملکت حمیدہ خاص بغیر العصر علامہ قلام محمد	۱۹۹	زید مجتہد
۲۵۸	بندہ لوی	۲۸	امام المصقول والمقتول شیخ القرآن حضرت علامہ
۳۱	نجم الدرسین فاضل ذکی وقار علامہ قلام محمد اختر	۲۰۱	عبدالغفور ہزاروی مجتہد زمر آباد

صفحه	عنوان	صفحه	عنوان
۳۰۱	تألیف اعلیٰ جامعہ ضیاء قرآن اسلام کنگوال سرگودھا روز تہذیب و تمدن	۳۶۱	تہذیب و تمدن مدرسہ مظہر ضیاء اودھ
	باب المہم		سبب اہل سنت علامہ غلام محمد یاروی
۵۲	منظر الاسلام بین انقضا و حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم قادری صاحب زید مجتہد شیخ الیامہ	۲۶۳	سبب زید مجتہد
۳۰۳	الغرض الرضویہ سکر		سبب مدرسہ غلام محمد چشتی بنڈیالوی
۵۳	سبب اعلیٰ جامعہ حضرت علامہ محمد آغا گل صاحب	۲۶۵	سبب صاحب زید مجتہد
۳۰۶	زید مجتہد		سبب مفتی خاں محمد شریکوہ بنڈیالوی
۵۴	بیکر گوشہ تاج الفقہاء علامہ صاحبزادہ محمد احسان الحق		سبب حفظہ مفتی اعلیٰ تألیف مدرسہ العلوم
۳۰۷	بنڈیالوی مدظلہ العالی	۲۶۶	سبب سبب شریکوہ شریف روڈ
۵۵	سبب جامعہ اعلیٰ علامہ سراج الحق قادری چشتی بنڈیالوی		سبب مدرسہ مفتی غلام مصطفیٰ سندھی صاحب
۳۰۹	صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ		سبب جامعہ مدرسہ مدرس دارالعلوم قادریہ
۵۶	بیکر گوشہ محمد فضل حق بنڈیالوی علامہ صاحبزادہ	۲۸۰	سبب سبب شریکوہ چارسدہ
۳۱۱	محمد اسد الحق بنڈیالوی صاحب		سبب مدرسہ سبب اعلیٰ ضیاء علامہ غلام نبی جماعتی
۵۷	بیکر گوشہ تاج الفقہاء علامہ صاحبزادہ محمد اسرار الحق	۲۸۲	سبب صاحب زید مجتہد تألیف اعلیٰ جامعہ مجتہد دین لاٹانیہ
۳۱۳	صاحب زید مجتہد مدرس جامعہ مظہر ضیاء اودھ		سبب مدرسہ اعلیٰ
۵۸	فخر العلماء فاضل ذی شان علامہ محمد اسلم صاحب		سبب شریکوہ مدرسہ غلام مسعود الدین شاہ کاکلی
۳۱۵	مدظلہ العالی	۲۸۵	سبب سبب زینت آستانہ عالیہ
۵۹	محقق الامتہ علامہ صاحبزادہ محمد اسماعیل چشتی صاحب		باب الفاء
۳۱۷	سجادہ نشین آستانہ عالیہ شاہوالہ شریف		سبب مدرسہ شریکوہ شریف ناصر علامہ فضل حق
۶۰	فخر العلماء مفتی احمدیہ فاضل دیکنہ مدظلہ العالی	۲۸۷	سبب آستانہ عالیہ بنڈیال شریف
	علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب مدظلہ العالی		سبب مدرسہ انصاریہ حضرت علامہ اعلیٰ فیروز دین
۳۱۹	جامعہ غوثیہ مہریہ مدرسہ الاسلام کنگوال سرگودھا	۲۹۷	سبب صاحب جامع مسجد یحییٰ کراچی
۶۱	سبب مدرسہ مظہر ضیاء اودھ علامہ شریف نقشبندی		باب الکاف
۳۲۹	صاحب تألیف اعلیٰ جامعہ عثمانیہ لاہور		سبب مدرسہ اعلیٰ بنڈیالوی
۶۲	تألیف الاسلام علامہ محمد اشرف بنڈیالوی صاحب زید مجتہد	۲۹۹	سبب مدرسہ کربان بکرات
۳۳۳	مدرسہ مدرس جامعہ مولیہ شیرانیہ لاہور		باب الگاف
۶۳	بدر الحق مولیٰ و الحق لکھنؤ مدرسہ علامہ محمد امین		سبب مدرسہ کربان بنڈیالوی صاحب زید مجتہد

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۵۹	صاحب زید مجیدہ	۳۳۵	علی یاروی صاحب آستانہ عالیہ سیال شریف
۳۶۰	محسن اہل سنت حضرت علامہ محمد بن صاحب	۳۳۶	بحر مسکات اہل سنت رئیس العلماء والفقہاء
۳۶۱	زید مجیدہ سابق مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ	۳۳۸	علامہ حافظ محمد اقبال قادری صاحب زید مجیدہ
۳۶۸	مظہر المصطفیٰ والکھنڈی علامہ محمد رشید نقشبندی مجدد	۳۴۵	عکمت اہل سنت حضرت خاں مدداری محمد اقبال
۳۶۳	شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ ضویہ لاہور	۳۴۶	صاحب زید مجیدہ صدر مدرس جامعہ الودع
۳۶۹	ضیاء اہل سنت علامہ صاحبزادہ محمد رضا دہلوی	۳۴۹	راستے پور آزاد کشمیر
۳۷۰	صاحب ناظم اہل جامعہ ضویہ ضیاء القرآن	۳۴۶	ضیاء العلماء علامہ حافظ محمد اکرم سیالوی صاحب
۳۷۳	تکبیرات	۳۴۷	محسن اہل سنت حضرت علامہ تاجی محمد بشیر سیالوی
۳۸۰	مظہر الطیغ والفقہان علامہ محمد رفیع صاحب صدر مدرس	۳۴۸	صاحب مدظلہ العالی صدر مدرس درس
۳۸۶	جامعہ ضویہ ڈال ٹاؤن لاہور	۳۴۳	دوسے میاں لاہور
۳۸۱	زینت مندہ دس علامہ مفتی محمد رفیع صاحب	۳۴۸	بشر اہل سنت علامہ حافظ محمد بشیر احمد صاحب شہرہ
۳۸۶	صاحب زید مجیدہ ناظم اہل جامعہ اسلامیہ	۳۳۵	ضلع میانوالی
۳۸۹	مدیر العلوم جستان نوجوانی	۳۴۹	پیشہ شریعت و طریقت علامہ صاحبزادہ سید محمد
۳۸۲	مرجع العلماء جامعہ مفتی محمد رشید قادری	۳۴۷	جمال الدین کاظمی آستانہ عالیہ خواجہ آباد
۳۸۱	نور الہدی صاحب زید مجیدہ رستم یار خاں	۳۳۶	شریفات
۳۸۳	خویم خانوہ فقیر فقیر حضرت علامہ محمد زمان	۳۴۰	جہانگیر علی سنت علامہ حافظ محمد جہانگیر احمد بندہ لوی
۳۸۳	صاحب سابق مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ	۳۳۸	صاحب زید مجیدہ ایم اے
۳۸۳	پاسان مسلک رضا منظر اسلام علامہ محمد مفرز	۳۴۱	بحر الفقہاء علامہ حافظ محمد حسین گولڑوی صاحب
۳۸۸	خال قادری صاحب ذبیہ احسان خاں	۳۵۰	انگلینڈ
۳۸۵	نورید محمد	۳۴۲	خطیب اقصی حضرت علامہ محمد حنیف صاحب
۳۸۵	جامع البیان شمس انوار علامہ مفتی محمد سعید احمد	۳۵۲	زید مجیدہ خطیب جامع مسجد اہلادی قادیان
۳۸۸	عیدق بدایونی صاحب سیر مستقیم	۳۴۳	عجائب علامہ محمد حنیف صاحب زید مجیدہ
۳۸۶	فاضل ملت علامہ محمد سلطان صاحب زید مجیدہ	۳۵۳	مکر ضلع بھکر
۳۹۱	مدرس جامعہ ضویہ مظہر الاسلام	۳۵۳	مدیر الفقہاء علامہ مفتی محمد حیات قریشی پاشی بادلی
۳۸۷	سیف الاسلام علامہ محمد بیضا اقبال پشٹی	۳۵۵	مدظلہ العالی شیخ الامامہ ضویہ نور ہاؤس
۳۹۲	صاحب زید مجیدہ	۳۵۵	عجائب اہل سنت فاضل تعلیم علامہ محمد خاں صاحب
۳۸۸	زینت الفقہاء علامہ حافظ محمد شرف الدین	۳۵۸	مدظلہ العالی تحصیل نور پور تحصیل ضلع خوشاب
۳۹۳	اشرفی زید مجیدہ	۳۶۰	مخلص اہل سنت علامہ محمد رفیع خواجہ نقشبندی

تفصیلی فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۳	جامعہ مظہر الاسلام قائمہ آباد	۵۳	مقدمہ از پروفیسر مسرتیزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی
۵۳	اساتذہ کرام	۵۳	فاضل درس نظامی فاضل الشریعہ قائمہ اسلام
۵۵	جامعہ مسجد نبوی	۵۵	اسلامیہ (گولڈ میڈلسٹ) ناظم اعلیٰ جامعہ مظہریہ
۵۶	فضلاء بنیال کی خدمت میں درخواست	۵۶	امدادیہ اسسٹنٹ پروفیسر گوشت و گرمی کالج قائمہ
۵۶	(۱) وجود خارجی	۳۳	آباد خٹاب
۵۶	(۲) وجود حق	۳۷	جامعہ مظہریہ امدادیہ بنیال کاسنگ قباد
۵۶	بالفاظ دیگر	۳۸	فقیر احمد علم و معرفت کالج بے کراں
۵۶	(۳) وجود مہربانی	۴۱	جامعہ کے پندرہ فلسفہ معادین
۵۷	بالفاظ دیگر	۴۴	الاحدء
۵۷	(۳) وجود کائناتی	۴۶	الکلمۃ الاولیٰ
۵۷	بالفاظ دیگر	۴۷	اعتراف حقیقت
۵۷	تفسیر معقولہ	۴۷	تدبیر نعت
۵۷	تفسیر موقوفہ	۴۷	عالم اسلام کے جامعات کا منفرد اور جامع الصفات
۵۷	خطا اور نسیان کا محدود دائرہ انواع مختلف کی صورت میں	۴۸	جامعہ
۵۷	النوع الاول الوجود الخارجی	۴۸	الخاصۃ الاولیٰ
۵۸	النوع الثانی الوجود الذہنی	۴۸	الخاصۃ الثانیہ
۵۸	النوع الثالث الوجود العیاری	۴۸	الخاصۃ الثالثہ
۵۸	النوع الرابع الوجود الکتابی	۴۸	الخاصۃ الرابعہ
۵۹	مخزن العلوم معدن الغنوں قریہ الدہریہ فقیر احمد قباد استاذ	۴۹	اقول
۶۰	انجام معرفت علامہ مولانا محمد بنیالوی	۵۰	القول القیصل
۶۰	گاہی عقیدت	۵۰	راقم الحروف کا وجدانی موقف
۶۱	آسان علم و حکمت کے افق پر شمس بازغ کا ظہور	۵۱	القضا یا المصلحہ
۶۱	ایوان خلوت کے کشن	۵۳	جامعہ مظہریہ امدادیہ کی چترانہم شخص
۶۱	ولادت، بحث سعادت	۵۳	شعبہ درس نظامی کے اساتذہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۳	اول	۷۴	ترغیب و تہذیب کا اعلیٰ پیکر
۷۴	تاکلیف شریک کے تابوت میں آخری سیخ	۷۴	تحصیل علم کا عقیدہ انشاں مرحلہ
۷۴	قبلہ فقیر اخصر ہندو اور مفتی انجم قبلہ سید صاحب	۷۴	عروج و زوال سنت کا انفرادی پیکر
۷۴	کاظمی کا مکالمہ	۷۴	یہ اسرار سے آراستہ شخصیت
۷۵	تحریک پاکستان میں منفرد کردار	۷۴	محبت طر کا دھندلایا پیکر
۷۵	آفتاب علم و حکمت کا آنکھوں سے اوجھل ہوتا	۷۴	سہن طر کا شہساز پازندہ
۷۶	حزار پر انوار	۷۵	گلشنِ ذکاوت کے پھول
۷۶	حلیہ ملیہ کی منفرد یقینیت	۷۵	شہزادہ علم کے انقلاب شہسوار
۷۶	اخلاق حمیدہ اور احیاء و حید کا طر رعل	۷۵	تعلیم کی جستجو کا دھندلا پیکر رعل
۷۶	قاسم رنگ معمولات کا حسین ناظر	۷۶	سید گزری میں ملیں علم و حکمت کا آفتاب مہتاب
۷۶	فقیر اخصر راستہ العلماء کی نرینہ اولاد	۷۶	تاجدار بریلی شریف کی زیارت
۷۶	کرامات	۷۶	حسب طر یقین کی جستجو
۷۸	فقیر اخصر کی دایوں پر شکوہ	۷۶	میل قاعدت کا علمی دستور
۷۹	قبلہ فقیر اخصر کی یادگار جامعہ مظہر پیر اداویر	۷۶	مرشد فقیر اخصر کا وصال
۸۰	امام المدینہ جامع امجدی قول و امجدی حضرت قبلہ	۷۸	بش بنیادی پر علم و عرفان کی بارش
۸۰	علامہ عطاء علی حسینی گلاڑی ہندی پالوی ہندوستان	۷۸	فن منظرہ میں بیٹھ گویا
۸۰	اسم گرامی و شعر و نسب	۷۸	نصیر الامت کا بہت بوتا
۸۰	تاریخ ولادت	۷۹	سورنی شرف علی کا علمی قابلیت
۸۰	ابتدائی تعلیم کی تاریخی نوعیت	۷۹	نصیر اخصر کا تحریطی
۸۰	طہر یاضی میں دھندلایا ملک	۷۹	سورنی حسین علی کا انفرادی
۸۰	ملک بخش شمس محمدی کا جہد و دینی	۷۹	سورنی شریف میں تحریطی
۸۱	مولانا علی محمد برادر برادر محقق العرب و اہل	۷۹	سورنی حامد بنین اور محرموی کے شہادت کے
۸۱	زیارت النبی ﷺ کے کمالات	۷۹	سورنی شرف
۸۱	متعدد جامعات میں دینی تعلیم کے مراحل	۷۹	سورنی دیوبند غلام خاں کی علمی قابلیت
۸۱	جامعہ دہلی	۷۹	سورنی مدد علی سنت پر احسان
۸۱	جامعہ تانیہ	۷۹	سورنی قسوداد کا علمی دستور
۷۳	فقیر اخصر امام اہل علم و انکست حضرت قبلہ علامہ پیر محمد	۷۹	سورنی شرف بنوہر مطلق
۷۳	ہندی پالوی ہندوستان کے ایم بھاری اور حضرت علامہ دہلا	۷۹	سورنی شرف

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۸۸	سادیگی میں انفرادیت	۸۲	کی خدمت گزاری
۸۹	استغناء نفس کی انفرادی نوعیت	۸۲	جامعہ دانش
	بیعت اور رشد گرامی سے عقیدت اور محبت	۸۲	محبت استاذ میں وحیدانہ کردار
۹۱	میں انفرادیت	۸۳	تقدیر سے نفرت
۹۱	شیخ سے والہانہ محبت کا حسین تاثر		علامہ بندیا لوی جیسے کی عظمت و درحقیقت بندیا ل کی
۹۲	سفر بغداد و شریف	۸۳	ہی عظمت ہے
۹۲	دکڑ و تدریس سے والہانہ محبت	۸۳	قابل رشک ذہانت اور خطابت
۹۲	امام المحدثین کا قوفو کے بارے میں نظریہ	۸۳	جامعہ رابعہ
۹۳	رشد گرامی کی شفقت اور محبت	۸۳	جامعہ جامعہ
۹۳	آسان تدریس کے آفتاب بہتاب	۸۴	جامعہ سادہ
۹۶	انداز تدریس کے طرق مختلف کی تعارفی نوعیت	۸۴	قرائن تدریس
۹۶	المنوع الاول	۸۴	مقامات تدریس
۹۶	المنوع الثاني	۸۴	المقام الاول
۹۷	دعوت فکر	۸۴	المقام الثاني
۹۷	المنوع الثالث	۸۵	المقام الثالث
۹۷	المنوع الرابع	۸۵	المقام الرابع
۹۷	المنوع الخامس	۸۵	المقام الخامس
۹۷	راقم کو ذاتی تجربہ	۸۵	المقام السادس
۹۸	طریقہ تدریس میں انفرادیت	۸۵	المقام السابع
۹۸	سہارت شیعہ کا وحیدانہ طریقہ	۸۵	علامہ بندیا لوی جیسے کا ہر بندیا ل کی کاہ تار ہے
۹۸	تدریس میں پے پیش دیانت داری	۸۶	المقام الثامن
۹۸	وصفہ وحیدہ کی تعارفی نوعیت	۸۶	المقام التاسع
	جامعہ انداز تدریس اور فاضل بندیا لوی کی تدریس میں	۸۶	المقام العاشر
۹۹	مطالعہ کی جامعہ	۸۶	المقام الحادی عشر
۹۹	مطالعہ کے سبق کا طریقہ تدریس	۸۷	تدریس کا طریقہ
	امام المحدثین حضرت علامہ عطاء محمد بندیا لوی جیسے کا	۸۷	تدریس میں نظریہ
۹۹	انداز تدریس		استاذ و تدریس کا عطاء محمد بندیا لوی کی نظر میں
۱۰۰	غرض شارح	۸۷	تدریس کی عظمت

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۰۹	شرافت خاندانی کا اجمالی پہلو	۱۰۰	سید نصیر حسین
۱۰۹	تقدیم و تربیت کا منظر و طریق عمل	۱۰۰	حضرت شمس الدین
۱۱۰	ابتدائی کتب فارسیہ	۱۰۱	سید سید بن عباس بندیالوی مجتہد اور نگارہ رسالہ
۱۱۰	کابل رشک محبت کا عملی دستور	۱۰۱	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۱۰	والہما نہ محبت کا اجمالی پہلو	۱۰۱	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۱۱	حضرت فقیر العصر کی آخری دعا کی تعارفی نوہیت	۱۰۱	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۱۱	سجیل علم کے لئے اسباب و حیلہ	۱۰۱	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۱۲	انکشاف حقیقت کا اجمالی پہلو	۱۰۲	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۱۳	اساتذہ کرام	۱۰۲	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۱۳	فقیر العصر کا سیر یا رنجر صاحب بندیالوی	۱۰۲	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۱۳	علامہ محمد سعید صاحب حسن ملتان والے	۱۰۲	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۱۳	علامہ علی محمد صاحب فاضل بریلی رحیمہ اللہ علیہ مراد خور	۱۰۲	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۱۳	علامہ عطاء محمد چشتی گلاڑوی بندیالوی	۱۰۲	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۱۳	علامہ عبدالغفور صاحب آف حفظ یا طریض طرارہ	۱۰۳	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۱۳	استاذ العرب و انجم شیخ محمد معقول و المعقول حضرت	۱۰۳	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۱۳	علامہ عطاء محمد بندیالوی مجتہد	۱۰۳	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۱۵	سماع	۱۰۳	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۱۵	حضرت علامہ نور محمد صاحب لواں ضلع ساک	۱۰۳	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۱۵	حضرت علامہ محمد بن صاحب بدھوہ (اتب)	۱۰۳	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۱۶	شیخ القرآن علامہ سید محمد مفتور صاحب بدھوہ	۱۰۳	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۱۹	دستاویز فضیلت	۱۰۴	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۱۹	تدریس میں اضافہ اور تکملہ	۱۰۴	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۱۹	تدریس کا تقابلی جائزہ	۱۰۴	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۱۸	ازلیہ اللہ	۱۰۴	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۱۸	راقم الحروف کا تفسیر	۱۰۴	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۱۹	میدان مناظرہ کے شہسوار	۱۰۴	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۱۹	مولوی غلام حسین فاضل دیوبند سے مناظرہ	۱۰۴	سید سید بن عباس بندیالوی
۱۲۱	علم معقول میں مہارت	۱۰۴	سید سید بن عباس بندیالوی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۳۱	تاج الفقہاء و فقیہی مقام	۱۳۲	تحریک پاکستان میں حصہ
۱۳۱	استقرار و اور جوش میں خدا واد ملک	۱۳۳	بیعت و خلافت
۱۳۱	اخلاص و محبت کا مغز و پیلو	۱۳۵	استیازی شان
۱۳۱	غایۃ تحقیق و التوفیق کی اتاری نوہرت	۱۳۵	شادی
۱۳۱	آسمان تحقیق و مد قوس کے افق پر غم کا طالع و طالع	۱۳۶	نمائے کرام و مشائخ عظام سے ملاقاتیں اور تاثرات
	باب الف	۱۳۶	شیخ الاسلام حضرت خیر الدین سیالوی رحمہ اللہ
	شان اجلست فاضل ذی شان علامہ احمد دین صاحب		حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی رحمہ اللہ
۱۳۳	زید عیدہ عربی شجر	۱۳۷	تونس شریف
۱۳۳	اعلیٰ تعلیم		سید الاسفیاہ خواجہ حافظ سید الدین رحمہ اللہ
۱۳۳	دور و قریب	۱۳۷	آستانہ عالیہ تونس شریف
۱۳۳	دور و حدیث		حضرت خواجہ سید الدین سیادہ شہرہ شریف
۱۳۳	سلسلہ بیعت	۱۳۷	کی بندیاں شریف شریف آوری
۱۳۳	دینی اور دنیوی خدمات		قلب دوران سید الاسلام خواجہ احمد دین مکہ دی
۱۳۳	مصری تعلیم کی خدمات	۱۳۷	سیادہ شریف مکہ شریف
	زکات اہل سنت فاضل ذی شان حضرت علامہ		سید الانبیاء حضرت خواجہ میاں مظفر علی آف پامیانہ
۱۳۵	احمد رضا صاحب خطیب مصری شاہ لاہور	۱۳۸	میانوالی سے ملاقات
۱۳۵	ابتدائی تعلیم کا اتاری پیلو		حضرت خواجہ سید اللہ المعروف بابر مجتہد سے
۱۳۵	مصری تعلیم	۱۳۹	ملاقات
۱۳۵	غرض العلوم جامعہ رقبہ	۱۳۹	حضرت خواجہ شان محمد رحمہ اللہ
۱۳۵	جامعہ مظہریہ لہا دیہ بندیاں شریف		حضرت بابا علی عیدہ الفقہ و التفسیر رحمہ اللہ
	فاضل عربی استاذ الانساب علامہ اقبال مہر علی مصطفوی	۱۳۹	دریا شریف (انکس) سے ملاقات
۱۳۷	صاحب شیخ الیامد کجریہ لاہور		سند الانبیاء سلطان اکبر بالاشرف ضلع میانوالی
۱۳۷	تاریخ پیدائش و مسکن	۱۳۰	حضرت علامہ مولانا اکبر علی صاحب میانوالی
۱۳۷	بسم اللہ اور ابتدا کی تعلیم		زینت الاولیاء میاں محمد عبداللہ صاحب سیادہ شریف
۱۳۸	ہم سبق علماء	۱۳۰	میرا شریف
۱۳۸	بندیاں و ایسی		محدث اعظم حضرت علامہ سر دار احمد قادری صاحب
۱۳۸	سفر اغاث	۱۳۰	فیصل آباد
۱۳۸	تدریس کی خدمات	۱۳۰	بیشی اعظم پاکستان علامہ سید احمد لاہور

صفحہ	عنوان	صفحہ	موضوع
۱۳۴	شہرچہ نسب	۱۳۹	سیرت
۱۳۴	مسکن کا تعارفی پہلو	۱۳۹	
۱۳۴	سن پیدائش اور علاقائی ماحول کی صورت نوعیت	۱۳۹	
۱۳۵	خاندانی شرافت کا عملی دستور	۱۳۹	
۱۳۵	عقدان شباب کی منفرد شجاعت	۱۳۹	
۱۳۹	علوم اسلامیہ کے آثار سفر کے اسباب و نتائج	۱۳۹	
۱۳۶	جائزہ	۱۳۹	
۱۳۶	تعلیم کا دوسرا سال	۱۴۰	
۱۳۶	ہم سبق و فقہاء	۱۴۰	
۱۳۷	دورہ قرآن	۱۴۰	
۱۳۸	جامعہ مظہریہ امدادیہ	۱۴۰	
۱۳۸	ہم سبق فضلاء	۱۴۱	
۱۳۸	دورہ حدیث شریفہ	۱۴۱	
۱۳۹	تہذیب المدارس کے امتحان میں اولیٰ پوزیشن	۱۴۱	
۱۳۹	تدریس خدمات	۱۴۱	
۱۵۰	جامعہ عباسیہ بہاولپور	۱۴۱	
۱۵۰	فصوص الفکر شریف	۱۴۱	
۱۵۱	جامعہ غوثیہ سکسٹر	۱۴۱	
۱۵۱	سنگ بنیا د جامعہ غوثیہ مدنیہ پشاور	۱۴۱	
۵۳	خاصیت انبیاء	۱۴۲	
	(انجیل انجیل)	۱۴۲	
	اسرار القراءہ و الفضلاء حضرت علامہ قادری جان محمد	۱۴۳	
۱۵۵	صاحب ذیچہ	۱۴۳	
۱۵۵	عربی تعلیم	۱۴۳	
۱۵۵	خطبہ القرآن	۱۴۳	
۱۵۵	ابتدائی کتب فارسیہ	۱۴۳	
۱۵۶	جامعہ خدیجہ فریدیہ	۱۴۳	
۱۵۶	مفتی عارف والا	۱۴۳	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۶۳	توحید الہی	۱۵۶	بیت
۱۶۳	محل آباد شریف بہادر	۱۵۶	انصرہ الفضل حضرت علامہ مفتی حسین علی چشتی صاحب
۱۶۳	جامعہ مظہریہ اہلادیت	۱۵۷	صدر مدرس جامعہ مظہریہ اہلادیت بندہ مال شریف
۱۶۳	آستانہ عالیہ میر صلاح الدین شاہ	۱۵۷	ابتدائی تعلیم و رسم اللہ شریف
۱۶۳	جامعہ کورہ فیصل آباد	۱۵۷	خانہ
۱۶۳	دورہ حدیث	۱۵۷	بیت
۱۶۵	تجوید و قرأت	۱۵۸	منصب مدرس
۱۶۵	سلسلہ بیعت	۱۵۸	وہابی مذہبی خدمات
۱۶۵	ہم درس فقہاء	۱۵۸	باب الدال
۱۶۵	خانہ	۱۵۸	فخر الدین حضرت علامہ حافظ دوست محمد صاحب
۱۶۵	مناظر اسلام مفتی ابوالحسن و جیل احمد مدنی	۱۵۸	صدر مدرس جامعہ میر غوثیہ عطاء العلوم و حقوق
۱۶۶	صاحب مدرسہ مدرس جامعہ میر غوثیہ رشویہ	۱۵۹	دعوت شریف
۱۶۶	مکمل شریف	۱۵۹	ابتدائی تعلیم
۱۶۶	تاریخ پیدائش	۱۵۹	منصب و حیوانہ
۱۶۶	ابتدائی تعلیم	۱۵۹	خانہ
۱۶۶	ابتدائی تعلیم	۱۵۹	سلسلہ بیعت
۱۶۶	مدرس اور خطابت	۱۶۰	زمانہ طالب علمی
۱۶۶	بیت	۱۶۰	باب السین
۱۶۸	وہابی اور سنی کی خدمات	۱۶۰	فخر الشیخ علامہ میر طریقت علامہ سردار احمد صاحب
۱۶۸	قرن مناظرہ شمس بدیع	۱۶۰	سجادہ نشین کھرچہ شریف
۱۶۹	مناظرہ	۱۶۰	تعلیمت اور شرافت کا منظر دہلاؤ
۱۶۹	مجاہدیت	۱۶۰	انوار الاول
۱۶۹	خانہ	۱۶۱	انوار الثانی
۱۶۹	مجاہد اور کاندھلک فرق	۱۶۱	انوار الثالث
۱۶۹	مجاہدیت و کاندھلک فرق	۱۶۱	مدرس تعلیم کا تعارفی بیلو
۱۶۹	محقق اہل سنت	۱۶۱	جامعہ قادریہ
۱۶۹	جامعہ رشویہ فیصل آباد	۱۶۲	جامعہ ہری پور
۱۶۹	خانہ	۱۶۳	جامعہ مظہریہ اہلادیت

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۷۰	ابتدائی تعلیم	۱۷۰	دست در حضرت
۱۷۸	تلاش و	۱۷۱	مدرسہ دارالعلوم حضرت قیام
۱۷۸	تصانیف	۱۷۱	دست در بیت
۱۷۸	قائدانی پس منظر	۱۷۱	دست در طریقت کی پاسائی
۱۷۸	سلسلہ بیت	۱۷۱	دست در میرزا شریف کاشغری منقرد
۱۷۸	دینی و مذہبی اور سیاسی خدمات	۱۷۸	دست در حضرت علامہ قادری سعد سلطانی صاحب
	﴿باب القضاء﴾	۱۷۲	دست در تجدید
	تحفہ العلماء و علماء ممالک اسلامیہ طاری محمود علی صاحب	۱۷۲	دست در تہذیب
۱۷۹	زید محمدہ قاضی عربی	۱۷۲	دست در تہذیب
۱۷۹	ابتدائی تعلیم	۱۷۲	دست در بیت
۱۷۹	عصری تعلیم	۱۷۲	دست در خدمات
۱۷۹	جامعہ بنیال میں داخلہ	۱۷۲	دست در جامعہ دارالعلوم غیر احمدیہ کولہڑوی صاحب
۱۷۹	قاضی بنیال علامہ غالب حسین مکی سندھی صاحب	۱۷۳	دست در تجدید
۱۸۰	زید محمدہ	۱۷۳	دست در تہذیب
۱۸۰	خصوصیت	۱۷۳	دست در تہذیب
۱۸۱	دست در	۱۷۳	دست در بیت
۱۸۱	منصب تدوین	۱۷۳	دست در پس منظر
۱۸۱	قائدانی پس منظر	۱۷۳	دست در تہذیب و ترقی پہلو
	﴿باب القضاء﴾		﴿باب الشیخ﴾
	ابداء السلام علیہ عصر فرید الدہر علامہ پروفیسر صاحبزادہ		دست در حضرت علامہ شبہ علی قادری
	ظفر الحق بنیالوی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ مظہریہ		دست در مدرسہ دارالعلوم کولہڑویہ کنگرگ
۱۸۲	ابداء بنیال شریف	۱۷۴	دست در
۱۸۴	شجرہ نسب	۱۷۵	دست در مدرسہ دارالعلوم شہر محمد صاحب زید محمدہ
۱۸۲	مولد مسکن	۱۷۶	دست در
۱۸۲	عصری تعلیم کا تعارف پہلو	۱۷۶	دست در
۱۸۳	ایض السی		﴿باب الصاد﴾
۱۸۳	بی اے		دست در مدرسہ ماسک محمد نقشبندی صاحب
۱۸۳	اقول	۱۷۷	دست در مدرسہ کبریہ مسافرائی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۸۷	ڈاکٹر خالد محمود	۱۸۳	ایم ایس اسلامیات
۱۸۸	پروفیسر محمد تقی الرحمن بند یا لوی	۱۸۳	فاضل عربی
۱۸۸	ڈاکٹر خالد محمود	۱۸۳	علوم اسلامیہ کی افتتاحی تقریر
۱۸۸	ڈاکٹر خالد محمود کی قابلیت کا تعارفی پہلو	۱۸۳	ڈوئی الاقتصادی اساتذہ کرام
۱۸۸	انتش الاول	۱۸۳	ایم ایس لٹریچر و لٹریچر علامہ عطاء محمد بند یا لوی
۱۸۸	اقول	۱۸۳	جامع المعقول و المعقول تاج العلماء حضرت
۱۸۸	تقریر مملووظہ مذکورہ کی شرعی حیثیت	۱۸۳	علامہ محمد عبداللہ بن عبد اللہ صاحب
۱۸۸	بارگاہ رسالت کی توہین کا مدار کی غرض پر موقوف	۱۸۳	فاضل دیوبند علامہ محمد یوسف شاہ صاحب مدظلہ
۱۸۸	نہیں ہے	۱۸۵	علامہ شرف الدین صاحب ہادی سوانہ کان شریف
۱۸۹	صریح توہین میں شہادت کا اعتبار نہیں ہے	۱۸۵	استاذ و افاضہ مفتی محمد طیب ارشد صاحب
۱۸۹	توہین رسالت پر حکم کفر کا مدار قطاع پر ہے	۱۸۵	فاضل دیوبند
۱۸۹	انتشع التال	۱۸۵	محقق العصر علامہ عطاء محمد متین صاحب
۱۹۰	صریح توہین کا مدار عرف پر ہے	۱۸۵	دورہ حدیث
۱۹۰	ڈاکٹر خالد محمود کے موقف کا علمی دستور	۱۸۵	علوم عصریہ کا شہین
۱۹۰	ڈاکٹر خالد محمود کا مشرین کی تفسیر سے تنقید اور تحقیر	۱۸۵	خدا داد کا وقت و مقامات
۱۹۱	کی تدبیر کا انجام	۱۸۶	علم توقیت
۱۹۱	خالد محمود کی تحقیق کا بنیادی تعارف	۱۸۶	تنظیم المدارس و رجالیہ کا امتحان
۱۹۱	محقق اہل سنت قبلہ صاحبزادہ کا موقف	۱۸۶	فن مناظرہ میں مہارت تامہ
۱۹۳	تسائیف	۱۸۶	علم نجوم
۱۹۲	استبہارات	۱۸۶	نبیست
۱۹۲	فریح تصانیف	۱۸۶	ڈاکٹر خالد محمود انگلینڈ کے نظریات کا علمی و تحقیقی جائزہ
۱۹۲	خطبات	۱۸۶	ڈاکٹر خالد محمود انگلینڈ
۱۹۳	امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لئے شرطوں	۱۸۷	علامہ پروفیسر محمد تقی الرحمن بند یا لوی صاحب
۱۹۳	داتا صاحب کے عرس پر خصوصی خطاب	۱۸۷	ڈاکٹر خالد محمود انگلینڈ
	باب العین		قصص المہمان شیخ البیان پروفیسر محمد تقی الرحمن بند یا لوی
	حسن اہل سنت حضرت علامہ مولانا عبداللہ صاحب	۱۸۷	صاحب
۱۹۳	زید محمدہ	۱۸۷	ڈاکٹر خالد محمود انگلینڈ
۱۹۳	بسم اللہ و ابتدائی تعلیم	۱۸۷	علامہ پروفیسر محمد تقی الرحمن بند یا لوی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۰۱	تاریخِ دلاوت	۱۹۳	
۳۰۱	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم	۱۹۳	
۳۰۱	حسن ابدال	۱۹۳	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۱	جامعہ انجمنی	۱۹۳	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۲	بیعت	۱۹۵	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۲	دستار بندی	۱۹۵	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۲	بریلی شریف میں مدرسہ کی فراغت	۱۹۵	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۲	ازدواجی زندگی	۱۹۶	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۲	مدرسہ و خطابت	۱۹۶	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۲	ملکی ہمدردی کی مندرجہ ذیل	۱۹۶	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۳	التمیذات الاولیٰ کا تعارفی پہلو	۱۹۳	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۳	والد گرامی کا انتقال	۱۹۷	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۳	عمر صاحب لولاک کی تقریب	۱۹۷	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۳	بیت اللہ کی زیارت	۱۹۷	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۳	قرار و پاکستان میں تاریخی کردار	۱۹۷	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۳	دوسری بار حج بیت اللہ کی زیارت	۱۹۸	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۳	عطا اللہ شاہ بخاری اور جامع العلوم شیخ القرآن کی	۱۹۸	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۳	تقریر کا تقابلی جائزہ	۱۹۸	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۳	عظیم الشان جلوس کی قیادت	۱۹۸	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۵	الپہنچر سے کا انتقال	۱۹۸	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۵	اسلامیہ کالج لاہور میں تاریخی خطاب	۳۰۵	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۶	قیام پاکستان میں جدید تہذیب	۱۹۹	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۶	مہاجرین کے ساتھ تعاون	۱۹۹	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۶	محدث مظلوم پاکستان سے وفاداری	۱۹۹	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۶	چہاوشیم میں تاریخی کردار	۱۹۹	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۶	حیثیت خلیفۃ پاکستان سے تعاون	۲۰۰	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۷	حضرت خواجہ گوہر الدین کا وصال	۲۰۰	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۳۰۷	تحریک ختم نبوت میں مثالی کردار	۲۰۱	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۱۹	جامعہ مظہریہ اندلیہ	۲۰۷	ترجمہ کتاب فکر علماء کی صدارت
۲۱۹	جامعہ توحید آباد شریف	۲۰۵	تحریک شیعہ نہایت میں بے مثل شجاعت
۲۲۰	جامعہ امینیہ فیصل آباد	۲۰۸	خلافت و اجازت
۲۲۰	ترک شریف	۲۰۸	دورہ فقیر القرآن کا افتتاح
۲۲۰	مید شریف	۲۰۹	تیسری بار بیت اللہ کی زیارت
۲۲۰	جامعہ ہندوستان شریف	۲۰۹	تاریخی بیونس کی قیادت اور اختتام پر خطاب لاہور
۲۲۰	کائنات	۲۱۰	تقریریں عقدہ کشائی کا ملکہ
۲۲۱	خدمتِ اعلیٰ	۲۱۰	تواضع اور انکساری
۲۲۲	شیخ الحدیث جامعہ توحید آباد	۲۱۱	طرزِ مخاطب میں انفرادیت
۲۲۲	مسلمی میں طرزِ انفرادیت	۲۱۱	سحر بیان کی اجمالی نوعیت
۲۲۲	کتب	۲۱۲	شیخ القرآن کا انتقال مدظل
۲۲۲	شجرہ نسب	۲۱۳	"ما تہبہ دین و ملت ائدہ گیا"
۲۲۲	تاریخ پیدائش	۲۱۳	خود مدظلہ اہلسنت والدین علامہ شہید افتخار گولڑوی
۲۲۲	خانہ ان کی تعارفی تصویر	۲۱۵	صاحبِ خطیب اعظم ساندھ لاہور
۲۲۲	ہجرت	۲۱۵	دورہ حدیث شریف
۲۲۳	گویترا نوالہ	۲۱۶	بیت
۲۲۳	نعم و برکت کی آغوشیں	۲۱۶	محبت اور خدمت کا اجمالی پہلو
۲۲۳	ابتدائی تعلیم	۲۱۶	خدمت سے جنسوں عقلمت کا عملی دستور
۲۲۳	سکول میں داخلہ	۲۱۷	محبت کی تعارفی نوعیت
۲۲۳	خانوار چرائے کا کام	۲۱۸	ریحی المقول والمقول استاذ العلماء علامہ عطاء محمد
۲۲۳	فیصل آباد میں	۲۱۸	متین صاحب ذیہجہ
۲۲۳	حضرت محمد رضا اعظم پاکستان کی زیارت	۲۱۸	جامعہ مظہریہ اندلیہ میں داخلہ
۲۲۳	بیت	۲۱۸	خود بیت
۲۲۳	حضرت محمد رضا اعظم کی زیارت اور جذبہ تعلیم	۲۱۹	عقیدت و محبت کا اجمالی پہلو
۲۲۳	جامعہ رضویہ مظہریہ اسلام میں داخلہ	۲۱۹	عقیدت و محبت کے پھول
۲۲۳	مادر علمی جامعہ مظہریہ اندلیہ شریف میں داخلہ	۲۱۹	دورہ حدیث شریف
۲۲۳	جامعہ مظہریہ اندلیہ شریف میں داخلہ	۲۱۹	تدریسی خدمات
۲۲۳	جدید اسلام کی تصویر	۲۱۹	جامعہ مظہریہ اندلیہ

صفحہ	عنوان	صفحہ
۲۲۸	ابتدائی تعلیم	۲۲۶
۲۲۸	اعلیٰ تعلیم	۲۲۷
۲۲۸	بیعت	۲۲۸
۲۳۹	خانقاہی پیر منظر	۲۲۸
۲۳۹	وہابی اور مذہبی خدمات	۲۲۸
۲۳۹	فائل علوم اسلامیہ علامہ غلام ربانی سیالوی صاحب	۲۲۹
۲۳۰	ابتدائی تعلیم	۲۲۹
۲۳۰	اعلیٰ تعلیم	۲۳۳
۲۳۱	اساتذہ	۲۳۱
۲۳۱	سلسلہ بیعت	۲۳۳
۲۳۳	تحقیق الاسلام زبدۃ المصنفین شیخ الحدیث فاضل خیر	۲۳۳
۲۳۳	علامہ غلام رسول سعیدی صاحبہ ریچھہ شارح مسلم	۲۳۳
۲۳۳	دستکاری	۲۳۳
۲۳۳	خانقاہی پیر منظر	۲۳۳
۲۳۳	ابتداء علم کا تاریخی پہلو	۲۳۳
۲۳۳	جامعہ محمدیہ رضویہ رحمہ اللہ میں داخلہ	۲۳۳
۲۳۳	جدید علم کا جدید اسلوب	۲۳۳
۲۳۳	اساتذہ ذی وقار	۲۳۶
۲۳۳	بار علمی جامعہ مظہریہ اہادیہ میں داخلہ	۲۳۶
۲۳۳	شرف بیعت	۲۳۶
۲۳۳	مستند درس کا افتتاحی عنوان	۲۳۶
۲۳۳	فن مناظرہ میں برتری	۲۳۶
۲۳۳	جامعہ تعمیر کراچی میں تخریف آوری	۲۳۷
۲۳۶	اسلوب درس کا منفرد پہلو	۲۳۷
۲۳۶	بہد بخت شخصیت کا تاریخی پہلو	۲۳۷
۲۳۷	آسان تحقیق و تحقیق کے آداب و مہتاب	۲۳۷
۲۳۷	قبول حق کا منفرد پہلو	۲۳۷
۲۳۸	تجلیان القرآن کی تہذیب شدہ عبارت	۲۳۸

ہایب الغین

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۵۲	جوہر اشباح و استخراج	۲۳۹	علی جوہر پارے
۲۵۷	سلسلہ نبوت	۲۳۹	(۱) حیات اہل بیت و اہل علماء
۲۵۸	تحقیق اہلسنت تلمیذ خاص فقید العصر علامہ غلام محمد	۲۳۹	(۲) توضیح البیان
۲۵۸	ہندیا لوی	۲۵۰	(۳) مقالات سعیدی
۲۵۸	دورۂ حدیث اور سند فراغت	۲۵۰	(۴) ضیاء السرائر الایمان
۲۵۸	اساتذہ کرام	۲۵۰	(۵) تذکرۃ المحدثین
۲۵۹	سلسلہ نبوت	۲۵۰	(۶) مقام ولایت و نبوت
۲۵۹	ذاتی خدمات کا تعارفی پیلو	۲۵۰	(۷) ذکر بائیم
۲۵۹	پیش قدمی علی	۲۵۰	(۸) معاشرے کے نامور
۲۶۰	تحریری مہاو	۲۵۰	(۹) لفظ خدا کی تحقیق
۲۶۰	سادہ زندگی اور پروقاہکم	۲۵۱	(۱۰) فاضل بریلوی کا فقہی مقام
۲۶۰	انتقال پر طالع	۲۵۱	(۱۱) نظام مطلق کی شرعی حیثیت ضرورت اور اہمیت
۲۶۰	ہفت	۲۵۱	(۱۲) شرح صحیح مسلم
۲۶۱	نجم الدین فاضل ذی وقار علامہ غلام محمد اختر	۲۵۱	تفسیر ربیان القرآن
۲۶۱	احسن مسابق مدرس جامعہ مظہریہ لہ آبادیہ	۲۵۱	خلافت دوی الانشاس
۲۶۱	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم		لطیف الاختصار حضرت علامہ غلام رسول صاحب
۲۶۱	اہل تعلیم	۲۵۲	قریہ مجیدہ
۲۶۲	قابل رشک خصوصیت	۲۵۳	آبائی گاؤں
۲۶۲	خلافت	۲۵۳	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم
۲۶۲	نبوت	۲۵۳	خدمات اسلام کا اجمالی پیلو
۲۶۲	وقاوت	۲۵۳	اساتذہ کرام
	پاسان مسلک اہلسنت علامہ غلام محمد یاروی		ارتحاح العلماء و علامہ غلام عباس قادری صاحب
۲۶۳	صاحب زید مجیدہ	۲۵۳	زید مجیدہ
۲۶۳	تاریخ پیدائش اور مسکن	۲۵۳	نبوت
۲۶۳	ابتدائی تعلیم		بارع العلوم و الفنون فاضل شبیر علامہ غلام محمد قوسوی
۲۶۳	اہل تعلیم	۲۵۵	صاحب زید مجیدہ
۲۶۳	خلافت	۲۵۵	سادہ اور پروقاہ زندگی
۲۶۳	اساتذہ	۲۵۶	پیش قدمی کی تعارفی نوعیت

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۶۲	جامع حیات القرآن مجسم کوٹ	۲۶۳	مست
۲۶۲	جامع چھ اعلیٰ گوجرہ منڈی	۲۶۳	مست
۲۶۲	جامع فیہ لاہور	۲۶۳	مست
۲۶۳	قلوی نویسی	۲۶۳	مست
۲۶۳	ادارۂ معارف نعمانیہ	۲۶۳	مست
۲۶۳	جامع نظامیہ	۲۶۳	مست
۲۶۳	جامع جلالہ رضویہ	۲۶۳	مست
۲۶۳	منہاج القرآن	۲۶۳	مست
۲۶۳	جامع خیر رضویہ	۲۶۳	مست
۲۶۳	جامع فخر العلوم	۲۶۳	مست
۲۶۳	جامع رسولیہ شیرازہ	۲۶۳	مست
۲۶۳	سنگ بنیاد مدرسہ العلوم جامعہ نیویہ	۲۶۳	مست
۲۶۳	شادی خاتون آبادی	۲۶۳	مست
۲۶۳	اولاد	۲۶۳	مست
۲۶۳	علم میراث کی ترویج و اشاعت کی عالمگیر تحریک	۲۶۳	مست
۲۶۵	اساتذہ کرام	۲۶۳	مست
۲۶۵	ہم درس علماء کرام	۲۶۳	مست
۲۶۶	اساتذہ	۲۶۳	مست
۲۶۶	بیت طریقت	۲۶۳	مست
۲۶۶	نکاح و اجازت	۲۶۳	مست
۲۶۸	استحکام عقیدہ کا منظر و پہلو	۲۶۳	مست
۲۶۸	علی ہزار پارے	۲۶۳	مست
۲۶۸	جامع العلوم علامہ مفتی غلام مصطفیٰ سندھی صاحب	۲۶۳	مست
۲۶۸	زبدۂ حیدر شیخ الجامعہ و مدرسہ دارالعلوم قادریہ	۲۶۳	مست
۲۸۰	الغنیۃ فی حکالہ و مسند	۲۶۳	مست
۲۸۰	ابتدائی تعلیم	۲۶۳	مست
۲۸۰	اعلیٰ تعلیم	۲۶۳	مست
۲۸۰	اساتذہ	۲۶۳	مست

موضوع	صفحہ	موضوع	صفحہ
ادب اعلیٰ صاحب	۳۱۱	عصری تعلیم	۳۱۹
شجرہ نسب	۳۱۱	جامعہ محمدی شریف جنگ میں داخلہ	۳۱۹
ابتدائی تعلیم	۳۱۱	فتیہ انصاری گلستان میں صدابہار	۳۱۹
علوم اسلامیہ کا اجمالی پہلو	۳۱۱	دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام میں داخلہ	۳۲۰
ہجرت	۳۱۲	پتلاں ضلع میانوالی	۳۲۰
خانقاہی پس منظر	۳۱۲	مراد علی شریف	۳۲۰
جنگ کوہستان تاج الشہداء	۳۲۰	جامعہ محمد اسرار الحق چیمبر شریف	۳۲۰
صاحب زید محمد مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ	۳۲۰	گولڑہ شریف	۳۲۰
ابتدائی تعلیم	۳۲۱	سیال شریف	۳۲۱
فخر العبادہ فاضل دین ان علامہ محمد اسلم صاحب	۳۲۱	ہندوستان شریف	۳۲۱
دفعہ اعلیٰ	۳۲۱	شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی مدظلہ	۳۲۱
ابتدائی تعلیم	۳۲۱	سندھ محمد شین محدث اعظم ہجرت	۳۲۱
علوم اسلامیہ کی ابتدائی تعلیم	۳۲۱	آغا زید رئیس کا تعارفی پہلو	۳۲۱
دورہ حدیث	۳۲۲	دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام	۳۲۲
تحقیق الامت علامہ صاحبزادہ محمد اسماعیل حسنی صاحب	۳۲۲	دارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور	۳۲۲
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شاہ ولی اللہ شریف	۳۲۲	دارالعلوم مولانا ولی	۳۲۲
فرن شعری میں پیدائش	۳۲۲	رکن الاسلام حیدر آباد	۳۲۲
تعلیم و تربیت کا اختلاقی پہلو	۳۲۲	خانقاہ	۳۲۲
اعلیٰ تعلیم	۳۲۲	منار قرہ جنگ کا اجمالی پہلو	۳۲۲
دورہ حدیث شریف	۳۲۲	منار قرہ جنگ کا اجمالی پہلو	۳۲۲
ہجرت	۳۲۲	بریلوی مناظر حضرت علامہ شیخ الحدیث صاحب	۳۲۳
شرافت منفرہ کا تعارفی پہلو	۳۲۲	دبج ہندی مناظر	۳۲۲
فضل العبادہ شیخ الحدیث فاضل دین محمد الہ آبادی	۳۲۲	بریلوی مناظر حضرت شیخ الحدیث سیالوی صاحب	۳۲۲
علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ اعلیٰ جامعہ غوثیہ میرپور	۳۲۲	وحید انصاری مدظلہ اعلیٰ علامہ محمد اشرف نقشبندی مدظلہ	۳۲۲
مذہب الاسلام کا بزرگ سرگودھا	۳۲۲	ناظم اعلیٰ جامعہ عثمانیہ لاہور	۳۲۲
مسئلہ سکون	۳۲۲	پیدائش نام روشن اور خاندان	۳۲۲

موضوع	صفحہ	موضوع	صفحہ
اولاد اور تانا	۳۲۹	پدر اور پسر اول و امین اول شیخ الحدیث علامہ محمد اسلم	۳۲۹
ہجرت	۳۲۹	سیالوی صاحب آستانہ عالیہ سیال شریف	۳۲۹
تسمیہ خوانی و عصری تعلیم	۳۲۹	تاریخ پیدائش مسکن	۳۲۹
درس نظامی کی ابتداء	۳۲۹	عصری تعلیم	۳۲۹
دورہ حدیث و سند فراغت	۳۲۹	ابتدائی تعلیم	۳۲۹
تدریس کا اختلاقی تعارف	۳۲۹	اعلیٰ تعلیم	۳۲۹
جامعہ قادریہ رضویہ لاہور میں آمد	۳۲۹	دورہ حدیث	۳۲۹
خطابت و امامت اور تبلیغ	۳۲۹	دورہ علم اہل سنت و التوحید	۳۲۹
سیاست و تحریکات میں نمایاں کارنامے	۳۲۹	تعلیم اہل سنت میں پاکستان سے پہلی پوزیشن	۳۲۹
ہجرت	۳۲۹	تدریس خدمات	۳۲۹
اساتذہ کرام	۳۲۹	خانقاہ	۳۲۹
تدریس علامہ ذی اللہ الاسلام	۳۲۹	تصانیف	۳۲۹
خانقاہ	۳۲۹	ہجرت	۳۲۹
شاہی خانہ آبادی	۳۲۹	تحریک مسلک اہل سنت رئیس العالمیہ و الشہداء	۳۲۹
اولاد	۳۲۹	علامہ حافظ محمد اقبال قادری صاحب زید محمد	۳۲۹
تصانیف	۳۲۹	تدریس	۳۲۹
ہجرت الاسلام علامہ محمد اشرف ہندوستانی صاحب زید محمد	۳۲۹	خطابت	۳۲۹
صدر مدرس جامعہ رضویہ شیراز زید لاہور	۳۲۹	اساتذہ کی خدمت	۳۲۹
ابتدائی تعلیم کا تعارفی پہلو	۳۲۹	عظمت اہل سنت حضرت علامہ قادری محمد اقبال صاحب	۳۲۹
قرآن حکیم کی تعلیم	۳۲۹	صدر مدرس جامعہ ابو بکر رائے پور آزاد کشمیر	۳۲۹
اعلیٰ تعلیم	۳۲۹	ابتدائی تعلیم	۳۲۹
دورہ حدیث	۳۲۹	اعلیٰ تعلیم	۳۲۹
اساتذہ	۳۲۹	قابل رشک منصب	۳۲۹
خانقاہ	۳۲۹	تدریس خدمات	۳۲۹
ہجرت	۳۲۹	ہجرت	۳۲۹
خانقاہ و فقیہ انصاری	۳۲۹	دینی مذہبی خدمات	۳۲۹

۳۹۶	ابتدائی تعلیم	۳۸۰	بیعت	۳۸۴	مقام تعلیم میں ترقی و ترقی و ترقی
۳۹۶	تصانیف	۳۸۰	تصانیف	۳۸۴	ابتدائی تعلیم
۳۹۶	دورۂ حدیث شریف	۳۸۵	مرجع العلماء مفتی محمد ریاض احمد قادری بنوری اوی صاحب	۳۸۵	ذہنی تعلیمی اور سیاسی خدمات
۳۹۶	تصانیف	۳۸۸	زید محمد رحیم یار خان	۳۸۵	قابل رشک مصروفیات
۳۹۶	ماورائی کا لیضان	۳۸۸	بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم	۳۸۵	بیعت
۳۹۸	قرمظلا و علامہ مفتی قاری محمد شفیع الہاشمی صاحب	۳۸۸	اولیٰ تعلیم	۳۸۱	مجموعہ علوم و الفنون علامہ محمد رفیع صاحب صدر مدرس
۳۹۸	خلیب پورے	۳۸۹	جامعہ مظہریہ اہادیہ بنوریال شریف	۳۸۱	جامعہ رضویہ ہاؤس لاؤن لاہور
۳۹۸	۱۰ ابتدائی تعلیم	۳۹۰	ابتدی تعلیمی کردار	۳۸۲	مسکن و تاریخ پیدائش
۳۹۸	اساتذہ حفظ و قرائت	۳۹۰	دورۂ حدیث	۳۸۲	ابتدائی تعلیم
۳۹۸	خانہ دینی میں منتظر	۳۹۱	دورۂ میراث و تقویت	۳۸۲	دارالعلوم خلیفۃ الدارین
۳۹۸	جامعہ بنوریال میں مدت قیام	۳۹۱	بیعت	۳۸۲	جامعہ مائدیہ رضویہ
۳۹۹	جامعہ رمانیہ	۳۹۱	خودیم خانوادہ فقید انصاری حضرت علامہ محمد زمان صاحب	۳۸۲	جامعہ مکہ شریف
۳۹۹	بیعت	۳۹۱	سابق مدرس جامعہ مظہریہ اہادیہ	۳۸۳	جامعہ شیرالحداد
۳۹۹	تصنیف	۳۹۱	قابل رشک خصوصیت	۳۸۳	دورۂ حدیث شریف
۳۹۹	خانہ دینی عظمت کا قاری پہلو	۳۹۲	ہم سبق خانہ و عظام	۳۸۳	تدریس خدمات
۴۰۰	ذہنی خدمات	۳۹۲	خانہ	۳۸۳	تدریس کا دوسرا سال
۴۰۰	شیخ العرف داؤد علامہ محمد شہباز خان شیخ شجاع الجامعہ	۳۹۲	پاسان مسلک رضا مناظر اسلام علامہ محمد سرفر از خان	۳۸۴	جامعہ بہار مدینہ
۴۰۱	شاہد الشریف	۳۹۲	قادری صاحب ذریعہ اساتذہ خان اصوب سرحد	۳۸۴	جامعہ تبلیغ الاسلام
۴۰۱	مزار بخزان شفا	۳۹۲	جائے پیدائش	۳۸۵	جامعہ اشرف بہمال
۴۰۲	بیعت	۳۹۳	والد گرامی	۳۸۵	جامعہ سر اجیب فیصل آباد
۴۰۲	انتیازی خصوصیت	۳۹۳	تعلیمی قابلیت	۳۸۵	جامعہ رضو لاہور
۴۰۲	زینت الفضلا و علامہ حافظ محمد شرف الدین اشرفی	۳۹۳	ابتدائی تعلیم	۳۸۵	زینت مسند تدریس علامہ مفتی محمد رفیق حسنی صاحب
۴۰۲	زید محمد	۳۹۳	اولیٰ تعلیم	۳۸۶	زید محمد ناظم مفتی جامعہ اسلامیہ مدینہ العلوم گلستان
۴۰۳	تاریخ پیدائش	۳۹۳	دورۂ قرآن	۳۸۶	جوہر گراچی
۴۰۳	کریم الفضلا حضرت علامہ محمد شریف حسنی صاحب	۳۹۳	دورۂ حدیث	۳۸۶	اساتذہ کرام
۴۰۳	یہ محمد خلیفہ جامع مسجد مبارک گراچی	۳۹۶	خانہ	۳۸۶	

۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴	۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷	۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹	۴۰۰	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۵	۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹	۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳	۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸	۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲	۴۲۳	۴۲۴	۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸	۴۲۹	۴۳۰	۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳	۴۳۴	۴۳۵	۴۳۶	۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹	۴۴۰	۴۴۱	۴۴۲	۴۴۳	۴۴۴	۴۴۵	۴۴۶	۴۴۷	۴۴۸	۴۴۹	۴۵۰	۴۵۱	۴۵۲	۴۵۳	۴۵۴	۴۵۵	۴۵۶	۴۵۷	۴۵۸	۴۵۹	۴۶۰	۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳	۴۶۴	۴۶۵	۴۶۶	۴۶۷	۴۶۸	۴۶۹	۴۷۰	۴۷۱	۴۷۲	۴۷۳	۴۷۴	۴۷۵	۴۷۶	۴۷۷	۴۷۸	۴۷۹	۴۸۰	۴۸۱	۴۸۲	۴۸۳	۴۸۴	۴۸۵	۴۸۶	۴۸۷	۴۸۸	۴۸۹	۴۹۰	۴۹۱	۴۹۲	۴۹۳	۴۹۴	۴۹۵	۴۹۶	۴۹۷	۴۹۸	۴۹۹	۵۰۰	۵۰۱	۵۰۲	۵۰۳	۵۰۴	۵۰۵	۵۰۶	۵۰۷	۵۰۸	۵۰۹	۵۱۰	۵۱۱	۵۱۲	۵۱۳	۵۱۴	۵۱۵	۵۱۶	۵۱۷	۵۱۸	۵۱۹	۵۲۰	۵۲۱	۵۲۲	۵۲۳	۵۲۴	۵۲۵	۵۲۶	۵۲۷	۵۲۸	۵۲۹	۵۳۰	۵۳۱	۵۳۲	۵۳۳	۵۳۴	۵۳۵	۵۳۶	۵۳۷	۵۳۸	۵۳۹	۵۴۰	۵۴۱	۵۴۲	۵۴۳	۵۴۴	۵۴۵	۵۴۶	۵۴۷	۵۴۸	۵۴۹	۵۵۰	۵۵۱	۵۵۲	۵۵۳	۵۵۴	۵۵۵	۵۵۶	۵۵۷	۵۵۸	۵۵۹	۵۶۰	۵۶۱	۵۶۲	۵۶۳	۵۶۴	۵۶۵	۵۶۶	۵۶۷	۵۶۸	۵۶۹	۵۷۰	۵۷۱	۵۷۲	۵۷۳	۵۷۴	۵۷۵	۵۷۶	۵۷۷	۵۷۸	۵۷۹	۵۸۰	۵۸۱	۵۸۲	۵۸۳	۵۸۴	۵۸۵	۵۸۶	۵۸۷	۵۸۸	۵۸۹	۵۹۰	۵۹۱	۵۹۲	۵۹۳	۵۹۴	۵۹۵	۵۹۶	۵۹۷	۵۹۸	۵۹۹	۶۰۰	۶۰۱	۶۰۲	۶۰۳	۶۰۴	۶۰۵	۶۰۶	۶۰۷	۶۰۸	۶۰۹	۶۱۰	۶۱۱	۶۱۲	۶۱۳	۶۱۴	۶۱۵	۶۱۶	۶۱۷	۶۱۸	۶۱۹	۶۲۰	۶۲۱	۶۲۲	۶۲۳	۶۲۴	۶۲۵	۶۲۶	۶۲۷	۶۲۸	۶۲۹	۶۳۰	۶۳۱	۶۳۲	۶۳۳	۶۳۴	۶۳۵	۶۳۶	۶۳۷	۶۳۸	۶۳۹	۶۴۰	۶۴۱	۶۴۲	۶۴۳	۶۴۴	۶۴۵	۶۴۶	۶۴۷	۶۴۸	۶۴۹	۶۵۰	۶۵۱	۶۵۲	۶۵۳	۶۵۴	۶۵۵	۶۵۶	۶۵۷	۶۵۸	۶۵۹	۶۶۰	۶۶۱	۶۶۲	۶۶۳	۶۶۴	۶۶۵	۶۶۶	۶۶۷	۶۶۸	۶۶۹	۶۷۰	۶۷۱	۶۷۲	۶۷۳	۶۷۴	۶۷۵	۶۷۶	۶۷۷	۶۷۸	۶۷۹	۶۸۰	۶۸۱	۶۸۲	۶۸۳	۶۸۴	۶۸۵	۶۸۶	۶۸۷	۶۸۸	۶۸۹	۶۹۰	۶۹۱	۶۹۲	۶۹۳	۶۹۴	۶۹۵	۶۹۶	۶۹۷	۶۹۸	۶۹۹	۷۰۰
۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴	۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷	۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹	۴۰۰	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۵	۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹	۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳	۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸	۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲	۴۲۳	۴۲۴	۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸	۴۲۹	۴۳۰	۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳	۴۳۴	۴۳۵	۴۳۶	۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹	۴۴۰	۴۴۱	۴۴۲	۴۴۳	۴۴۴	۴۴۵	۴۴۶	۴۴۷	۴۴۸	۴۴۹	۴۵۰	۴۵۱	۴۵۲	۴۵۳	۴۵۴	۴۵۵	۴۵۶	۴۵۷	۴۵۸	۴۵۹	۴۶۰	۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳	۴۶۴	۴۶۵	۴۶۶	۴۶۷	۴۶۸	۴۶۹	۴۷۰	۴۷۱	۴۷۲	۴۷۳	۴۷۴	۴۷۵	۴۷۶	۴۷۷	۴۷۸	۴۷۹	۴۸۰	۴۸۱	۴۸۲	۴۸۳	۴۸۴	۴۸۵	۴۸۶	۴۸۷	۴۸۸	۴۸۹	۴۹۰	۴۹۱	۴۹۲	۴۹۳	۴۹۴	۴۹۵	۴۹۶	۴۹۷	۴۹۸	۴۹۹	۵۰۰																																																																																																																																																																																																								

مقدمہ

از پر و فیر صاحبزادہ محمد ظفر الحق بند یالوی
فاضل درس انجمن فاضل الشریعہ (ایم اے علوم اسلامیہ) مولوی ملت (تلمیذ)
جامعہ مسلمہ بنیہ امدادیہ بنیہ انجمن اسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ ڈگری کالج کاندھارہ خوست

خوشا مسجد و مدرسہ خانقاہ

کہ دروے ہو قیل و قال محمد

ہمارے عظیم اسلاف کے قائم کردہ دینی مدارس عظیم تاریخ کے حامل ہیں۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ ”صفہ کا چہرہ“ دنیا کا پہلا اسلامی مدرسہ تھا جس
نے کرۂ ارض پر ایک بے مثال یونیورسٹی کا کام کیا۔ اس یونیورسٹی میں علوم و فنون کے سب شعبے
وجود تھے۔

ایک طرف ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم اس یونیورسٹی سے حکمرانی کا درس لے
رہے تھے۔

تو دوسری طرف عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم، عائشہ الصدیقہ رضی
اللہ عنہا اس یونیورسٹی سے قرآن و حدیث کا درس لے رہے تھے۔

تو تیسری طرف معاویہ بن جبلی، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما اس یونیورسٹی سے قانون کا درس
لے رہے تھے۔

چوتھی طرف امیر معاویہ اور عمرو بن عباس رضی اللہ عنہما سیاست کا درس لے رہے تھے۔
پانچویں طرف بلال حبشی اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما تصوف کا درس لے رہے تھے۔

چھٹی طرف خالد بن ولید اور عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما سہارا داری کا درس لے رہے تھے۔
غرضیکہ اس صفہ یونیورسٹی میں نیک وقت ہر شعبہ زندگی کے متعلق درس دیا جا رہا تھا۔ بلکہ

میرا نظریہ تو یہ ہے کہ قیامت تک کسی سائنسی شعبے میں بھی ایسی کوئی ریسرچ نہیں ہو سکتی جس کے
متعلق میرے آقا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس صفہ یونیورسٹی میں بیحد اشارہ نہ فرما چکے ہوں۔

مثلاً یکسری کے شعبے کو کس میرے آقا چودہ صدیاں پہلے فرما چکے: الناس معادن کمعادن
الذهب والفضة انسان میں معدنات ہوتی ہیں جیسے سونا اور چاندی، سنگوں و سالوں کی ریسرچ
کے بعد کیمشری دان اس نتیجے پر پہنچے کہ انسان میں تمام معدنات پائی جاتی ہیں۔

المسحورہ طر اولہ من الانس والجن - عیسا جہاں شہر - آسمان ہی - ان میں سے
جبران رہے کہ سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم - یہاں شہر - آسمان ہی - ان میں سے
خود دین (ایک نکتہ ۱۰ ہزار گن ہوا کر کے دکھائی ہے) ایجاد ہوئی اور کوڑا کی مرض کے براہیم کو
دیکھا گیا تو اس کی شکل شیر کی طرح تھی۔ قانون کے شے کو پس میرے آقا نے صفہ یونیورسٹی میں
بیروں دیا کہ لاٹھیاں جتنی سمجھ سکام الاغور دوسرے کی بات سے بغیر فیصلہ نہ کرے۔

مغرب کے قانون والوں نے سینکڑوں سالوں کی کوششوں کے بعد آج وی قانون پیش کیا
No Should be punished unheard
کسی کی بات سے بغیر سزا دی جائے۔

قانون ہی کے متعلق میرے آقا نے صفہ یونیورسٹی میں یہ درس دیا کہ المینہ علی
المسدعی والمین علی من انکر (گواہ دہی کے ذمہ اور مدعی پر قسم ہے) مغرب کے
قانون دان بھی اسی قانون کو آج ماننے پر مجبور ہونے اور کہنے لگے:

Onus of roof bues uron complainest
ترجمہ: ثبوت کی ذمہ داری مدعی کے ذمہ ہے۔

باقاعدہ مدارس قائم کرنے والوں میں نظام الملک طبری متوفی ۳۸۵ ہجری اور میر علی شیر نوابی
متوفی ۹۰۶ ہجری کے نام سر فہرست ہیں۔

ان کے علاوہ بغداد کا جامع نظامیہ فیضیہ پڑھنا ہر امت و غیرہ کے مدارس نمایاں ہیں۔ صرف
جامعہ نظامیہ بغداد میں چھ ہزار سے زائد طلباء زیر تعلیم تھے۔ منتفق طوسی نے جامعہ نظامیہ بغداد کے
لیے دو لاکھ دینار کی رقم وقف کی۔ علامہ ابواسحاق شیرازی اس مدرسہ کے صدر تھے۔ میر علی شیر نوابی
نے سینکڑوں مسجدیں اور مدرسے بنوائے۔ بغداد کی مستعمریہ یونیورسٹی تیرہویں صدی عیسوی میں
عجب روزگار میں تھی۔ یہ دینی مدارس غرضتوں کے رکھائے تھے۔ غرضی 'رازی' طبری 'خوارزمی'
کرتی 'ذکر یارازی' زہراوی ایسے نامور صاحبان علم و فضل علماء کہ جن کا سکھ آج تک اہل یورپ
کے دماغوں پر جاوے ہے۔ ان کا برقی تعلیم کے سامنے آج کی جدید تعلیم کم نظر آتی ہے۔ یورپ
کی موجودہ سائنسی ترقی مسلمان فضلاء کی رہن منت ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں مشائخ 'نہارور'
علامہ حق نے بے شمار تعلیمی مراکز قائم کئے۔ بریلی شریف، 'خیر آباد' رام پور ڈونک وئی 'سہارن پور' والد
آباد لاہور ملتان پشاور بہاولپور جیسے کئی مقامات علم و حقائق کا مرکز رہے ہیں۔ یونہی مشائخ

لات کی سعادتی حالت - عیسا جہاں شہر - آسمان ہی - ان میں سے
میں نہ وہ - عیسا جہاں شہر - آسمان ہی - ان میں سے
ایہ - عیسا جہاں شہر - آسمان ہی - ان میں سے
- مدرسہ کا نام تاریخ میں ہمیشہ جگہ گتا رہے گا۔ علامہ فضل حق خیر آبادی کے حمید رشید علامہ
مدایت اللہ خان جو پٹواری ایک معروف زمانہ استاد تھے کہ جن کے تلامذہ میں فقیہ العصر استاذ
الاساتذہ حضرت علامہ یار محمد ہندیاوی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ انہوں نے کم و بیش بیس سال
طویل عرصہ ہندوستان کی مختلف درسگاہوں میں پڑھتے پڑھاتے گزارا۔
قرآن و حدیث کے علوم کو دنیاوی علوم کی طرح قیاس کرنا جاہلانت ہے۔

ارشاد ربانی ہے:
بوفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات
ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں: عام مومنین سے اہل علم کے سات سو
درجے بلند ہو گئے۔
دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے:
انما یخشى اللہ من عباده العلماء
ترجمہ: بیشک علماء ہی اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔
آقا نے دو جہاں کا فرمان عایشان ہے:
فضل العالم علی العابد کفضل علی اذناکم
ترجمہ: عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے میری فضیلت تمہارے عام آدمی پر ہے۔
دوسری حدیث:

فضل العالم علی العابد سبعین درجۃ ما بین کل درجتین کما بین
السماء والارض (صحیح ترمذی ۳۶۸)
ترجمہ: عالم کی عابد پر ستر درجے فضیلت ہے۔ ہر دو درجوں کا درمیانی فاصلہ ایسا ہے
جیسے زمین و آسمان کا درمیانی فاصلہ
تیسری حدیث:

العلماء و رتبة الانبياء بحبهم اهل اسماء ويستغفروهم الحينان فی

ترجمہ: جس شخص نے بڑا کام چھوٹے پر رحم اور داریے عالم کے حق کو نہ پہچانا وہ میری امت سے نہیں۔

دوسری حدیث:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا يستخف بهم الا منافق.

ذو النية في الاسلام وذو العلم و امام مفسد (مجمع الروايات ۱۲۷)

ترجمہ: سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: بوجڑھا، صاحب علم اور عادل بادشاہ کو موالے منافق کے کوئی حقیقت نہیں سمجھتا۔

☆☆☆☆☆

جامعہ مظہریہ امدادیہ ہندیال کا سنگ بنیاد

فقیر العصر حضرت علامہ یار محمد ہندیالوی رحمۃ اللہ علیہ ریاست ٹوبہ کے نواب کے مدرسہ میں پڑھا رہے تھے کہ ایک رات خواب میں اشارہ ہوا کہ آپ اپنے علاقے میں جا کر خدمت دیں کریں۔ دوسری رات پھر اشارہ ہوا۔ آپ نے توجہ فرمائی تیسری رات بتی کے اشارہ ہوا کہ آپ اپنے علاقے میں چلے جائیں۔ چنانچہ آپ ستر فقیہی طلباء کو جو چھوڑ کر ہندیال تشریف لائے۔ یہ وہ دور تھا جب مولوی حسین دلی علی بھروی (استاذ مولوی غلام اللہ خان) ہندیال کے نزدیک والی بھراں پر ڈیرہ لگا چکا تھا اور اپنے عقائد باطلہ پھیلانے میں سرگرم عمل تھا۔ شاید مشیت ایزدی کو یہ گوارا نہ تھا کہ اس علاقہ میں نجدی عقائد پھیلیں۔ اسی لیے اس علاقہ میں عشق مصطفیٰ ﷺ کی شمع جلانے کیلئے دستِ قدرت نے فقیر العصر ہندیالوی کا انتخاب کیا۔

آپ نے ۱۹۱۰ء میں ہندیال میں جامعہ مظہریہ امدادیہ ہندیال کی بنیاد رکھی اور ۱۹۲۱ء تک خود تدریس کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔

بہت جلد آپ کی تدریس کا شہرہ چارواگ عالم میں پھیل گیا اور برصغیر تو کیا کابل، غزنی، کاشغر سے بھی لشکانِ علوم کشاں کشاں جامعہ مظہریہ آنے لگے۔

اس عرصہ میں علامہ عبدالرحیم کاشغر، شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، استاذ الکمل علامہ عطاء محمد ہندیالوی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ قادر بخش رحمۃ اللہ علیہ آف شاہ والا شمالی، علامہ عبدالحق میرزئی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: علماء انبیاء۔ سند وارت ہیں۔ انکی آسمان ان سے محبت کرتے ہیں۔ جب وہ وصال کر جائیں تو سمندر کی مچھلیاں ان کے لیے قیامت تک وعائے مغفرت کرتی رہیں گی۔

چوتھی حدیث:

اذا كان يوم القیامة یوذن دم الشهداء بمداد العلماء فیرجح

مداد العلماء علی دم الشهداء (کنز العمال ۱۲۳/۱۰)

ترجمہ: روز قیامت شہید کے خون کا عالم کے قلم کی سیاہی کے ساتھ وزن کیا جائے گا۔ علماء کے قلم کی سیاہی کا وزن شہید کے خون سے بڑھ جائے گا۔

پانچویں حدیث:

اول من شفع يوم القیامة الانبياء ثم العلماء ثم الشهداء (کنز العمال ۱۵۱/۱۰)

روز قیامت سب سے پہلے انبیاء کرام شفاعت فرمائیں گے۔ پھر علماء پھر شہداء شفاعت کریں گے۔

چھٹی حدیث:

فقه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد (نرمذی)

ایک فقیر شیطان پر ہزار عابد کی نسبت زیادہ بھاری ہے۔

ساتھویں حدیث:

تدروس العلم ساعة من الليل خير لك من ان تصلي الف ركعة (ابن مہبہ)

علم کی درس و تدریس رات کی ایک گھڑی میں ہزار رکعت نمازِ نفل سے بھتر ہے۔

آٹھویں حدیث:

كن عالماً او متعلماً اور مستمعاً اور محباً ولا تكن من الخاسر تهلكت.

ترجمہ: عالم یا طالب علم یا علماء کی باتیں سننے والا یا ان سے محبت کرنے والا جنتا پانچواں نہ بننا ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔

نویں حدیث:

لیس من امنی من لم یجعل کبرنا و برحم صغیرنا و یعرف لنا لمننا حقه

جہاں تک آپ کے خلف الرشید استاد احمد دین صاحب اور صاحبزادہ محمد ہادی

صاحب مدظلہ کی ذات کا تعلق ہے۔ آپ نے علم کی پیاس اپنے والد گرامی فقید العصر علامہ ہادی
بندیالوی صاحب۔ استاذ الاساتذہ علامہ عطاء محمد بندیالوی صاحب، شیخ القرآن علامہ عبدالغفور
ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ امام المناظرہ علامہ محمد آف بدو صلیح انک جیسے تادرو روزگار اساتذہ سے سیکھی
ہے۔

بلاشبہ آپ کا شمار استاذ اہل علامہ عطاء محمد بندیالوی کے صف اول کے شاگردوں میں ہوتا
ہے۔ آپ کی مہارت تدریس اور علم کی دست پوچھنی ہو۔

علامہ غلام نبی آف گکڑ، علامہ علی احمد سندھیلی، شیخ الحدیث علامہ یعقوب ہزاروی، علامہ
عبدالرشید چشتی جامعہ رضویہ راولپنڈی جیسے آپ کے قابل فرما شاگردوں سے پوچھی جاسکتی ہے۔

اور جنہوں نے مولوی محمد اسیر دین بیدی (فاضل دیوبند) اور مولوی غلام حسین (فاضل
دیوبند) جیسے خالصین کو مناظروں میں شکست فاش دی اور تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کسی دیوبندی
دہائی مناظرے بندیال میں عقائد اہل سنت پر ایک کیا۔ آپ نے اسی وقت اس کو مناظرے کیلئے
لاکارا تو سوائے فرار کے ان کو کہیں جانے اماں نہ لی۔

جہاں تک آپ کے خطاب میں رفت اور کیف و متی کا تعلق ہے۔ میں نے ان آنکھوں
سے آپ کے خطاب کے دوران قوی اتحاد کے جلسہ میں قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی کو
انگھار آنکھوں سے داد تحسین دیتے ہوئے دیکھا ہے اور خطبات جمعہ میں بڑے بڑے عادی
مجرموں کو گریہ و زاری کی کیفیت میں تو یہ کرتے دیکھا ہے۔

جہاں تک آپ کے روحانی مقام کا تعلق ہے۔ فقید العصر سید الانصاری کی گود میں پرورش پانا
اور ان کے زیر تربیت رہنا ہی تکمیل روحانیت کیلئے کافی تھا۔

چنانچہ جب آپ شیخ طریقت غلام محمد الدین المعروف قبلہ بابو جی گولڑوی کی خدمت میں
بہت کیلئے حاضر ہوئے تو قبلہ بابو جی گولڑوی نے آپ کو روحانی طور پر اتنا کامل پایا کہ تین دن
ظہر اور خصوصی توجہ فرما کر بہت ہی فرمایا اور فرقہ خلافت سے بھی سرفرازا فرمایا۔

اور یہ انتہائی قابل توجہ بات ہے حضرت صاحبزادہ سید نصیر الدین گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے
تھے۔ بڑے بڑے علماء و مشائخ کے اصرار کے باوجود بھی۔ آپ نے کسی ایک کو بھی خلافت عطا
نہیں فرمائی۔ آپ کے تمام متعلقین و تلامذہ اس بات کا برملا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ جو بات بھی

یہ الانصاری صاحب علامہ ہادی محمد بندیالوی اور امیر شریعت شہباز طریقت علامہ صاحبزادہ
محمد ہادی مدظلہ العالی جیسے علماء ربانین اور اولیائے کمالین کے غلوں کے تحت اور محنت و جانفشانی
فاخر و بے کلامہ مظہر یہ ابدائی کہ چرچا پوری دنیا میں ہے۔ جب بھی کسی محفل میں اسی عالم سے
ماحول فاضل بندیال کا لقب آتا ہے اہل علم سر جھکا دیتے ہیں اور جامعہ بندیال کا فارغ التحصیل
وہابی قابلیت کیلئے عظیم سرشکست سمجھا جاتا ہے اور یہ بات بھی قابل غور دونوں تقسیم علمی روحانی
عظمت یعنی حضرت قبلہ فقید العصر اور حضرت قبلہ تاج الفقہاء نے اپنی محدود زرعی زمین کی آمدن
پر زندگی بھر گزر بسر کی اور دوسرے سے ایک پائی بھی بطور تحفہ و معاوضہ وصول نہ کی۔

یہ انہی بزرگ مستیوں کی دعائے شمع تھی کہ تقیہ ہے کہ اہل سنت کے مدارس تو سب شمار ہیں
لیکن یہ فیضان جامعہ بندیال کا ہے کسی اور کا نہیں ہے۔

اور شاید ہی اہل سنت کا کوئی مدرسہ ہو جس میں بلا واسطہ یا بالواسطہ جامعہ بندیال کا فیض
بافتہ مدرس کے طور پر تدریس نہ کر رہا ہو۔

اور تاریخ شاہد ہے کہ اس جامعہ سے ہر فارغ ہونے والا ماہرین استاد دین کر نکلا۔

جامعہ کے چند مخلص معاونین

تقید بندیال میں ایک قوم "بندیال" آباد ہے جو بہت بڑے زمیندار اور علاقے میں سردار
ہیں۔ ان کا اس علاقے میں اپنا ایک سیاسی اور سماجی مقام ہے جو ابتداء ہی سے بڑے زمیندار
باشرع رہے ہیں۔ ملک حاجی خان محمد بندیال مرحوم نے مدرسہ کیلئے مرضی بطور عطیہ دی اور مسجد
کی توسیع کیلئے بھی زمین انہوں نے ہی دی اور اس وقت مسجد مدرسہ کا بنی کا بنی انہوں نے اپنی
طرف سے دینا شروع کیا جو ان کے صراحہ اور زمیندار بیٹے حاجی ملک محمد مظفر بندیال آج تک اسی
طرح دیتے چلے آ رہے ہیں۔

حاجی ملک عالم شیر بندیال مرحوم پوری زندگی مدرسہ کی مستقل طور پر مالی معاونت فرماتے
رہے۔ سالانہ مجلس میلاد النبی ﷺ ہوتا یا کوئی سنی کانفرنس یا بد مذہبوں سے کوئی بھی اختلاف کا
موقع ہوتا حاجی عالم شیر صاحب بندیال ہر جگہ صف اول میں شامل رہے اور جامعہ کی مختلف کمیٹی
کے کاحیات ممبر رہے۔ پھر ملک فتح شیر بندیال مرحوم (والدہ مرحوم ملک فاروق بندیال) مسجد اور
جامعہ کے ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ راضیوں سے اختلاف کا موقع ہوتا یا خارجوں سے

اس وقت بہاؤ علامہ مفتی محمد مسعود احمد تونسوی علامہ مفتی حسین علی غلام مفتی محمد سیف اللہ لوزوی علامہ قاری صاحبزادہ محمد اسرار الحق بندی لوی علامہ سیف اقبال چشتی جیسے قابل اساتذہ مصروف تدریس ہیں۔ اس وقت تنظیم المدارس کا مکمل سنبھلنے والی دورہ حدیث شریف تک پڑھایا جا رہا ہے۔ اسی سال سے تخصص فی الفقہ دو سالہ کورس بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ گیارہ شعبان سے اس سال دورہ تفسیر بھی باقاعدہ طور پر شروع ہو رہا ہے۔ شعبہ حفظ میں تین جدید قاری مصروف تدریس ہیں پرائمری سے بی اے تک سکول کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ کمیونٹر ابتدائی کورسز بھی کروائے جا رہے ہیں۔

جامعہ مظہر یہ کے تمام فضلاء کے حالات زندگی وضہ مات کا احاطہ کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے کیونکہ یہ تقریباً ایک صدی کا قلعہ ہے۔ تاہم جامعہ کے چند اہم فضلاء کا مختصر تعارف جامعہ کے ایک تنظیم فاضل علامہ غلام محمد بندی لوی شرقپوری نے اپنی کئی سادوں کی محنت اور محنت کے دور دراز علاقوں کے طویل سفر کے بعد مرتب فرمایا ہے۔

یہ تذکرہ گم گشتگانِ راہ کیلئے ذریعہ ہدایت اور تحقیقی کام کرنے والوں کیلئے تاریخ و ادب کا انسائیکلو پیڈیا ہے۔ اس تذکرہ میں سوانح سے اور علمی نکتے ہیں۔ متقدمانِ قوم کیلئے خراجِ تحسین ہے۔ شیریں زبان اور دلنشین اسلوب سے فاضل محترم نے اس تذکرہ فضلاء کے ہندیال میں قوس و قزح کے ایسے سین رنگ بھرے ہیں کہ پڑھنے والا کسی وجہ سے بور نہیں ہوتا۔ فاضل محترم علامہ غلام محمد شرقپوری محتاج تعارف نہیں۔ میں انہیں اس وقت سے جانتا ہوں جب آپ ملک

... اس وقت ایک نیر تباہی کی شکل میں...

آپ جامعہ فیصلہ لاہور اور جامعہ رسول پیرانیہ میں اپنی مہارت تدریس کا لوہا منوا چکے ہیں۔ سبب تحقیقی کتب لکھ کر اپنے محضر فضلاء سے خراج تحسین وصول کر چکے ہیں۔ انہوں نے مضبوطی کے ساتھ کڑھ کر تمام فضلاء سے ہندیال کی دیرینہ خواہش کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ سب پر غائد ایک قرض کو بھی چکا دیا ہے۔ اپنی مال داری اور اساتذہ سے علمی محبت و عقیدت انہیں شام کی اور کوہ اس وقت آپ مدہ فیض جامعہ بنوہ میں پڑھا رہے ہیں۔ جامعہ مسعودیہ لاہور میں پڑھا رہے ہیں۔ میں محکمہ تعلیم کے ادب است و کشادہ سے یہ مطالبہ کرنے میں بہت محنت ہوئی کہ بجائے تحریک پاکستان کے مخالفین کا ٹکڑی ملاؤں کے تذکرہ کے ان حقائق کے تذکرہ کو ضابطہ میں شامل کیا جائے جنہوں نے دوقوی نظریہ کی تردید و اشاعت کی اور تحریکستان کی زبردست سپورٹ کی۔ شاید کوئی مادیت پرست یہ اعتراض کرے کہ اسی تذکرہ کے مرتب کرنے کا کیا فائدہ؟ تو میں ضرور کہوں گا اپنے عظیم اسلاف کا ذکر کرنا قرآن کا طریقہ اور سرکارِ عالم کی سنت مبارکہ ہے۔ کتاب و سنت نے جہاں احکام کو بیان کیا وہاں ان احکام کے مانعے میں دخلی ہوئی مستیوں کو بھی کیا ہے تاکہ عمل کرنے والوں کیلئے آسانی ہو۔

اس دور میں ضرورت اس امر کی ہے ان علماء، حق کی میرٹ سے جو نوان نسل کو روشناس کرایا جائے جو خود کش مہار تیار نہیں کرتے رہے یا قوم مسلم کے فوخر و فہماںوں پر Brain Washin کر کے مصنوعی جنت کے خواب دکھا کر مسلمانوں کے قتل عام پر آمادہ نہیں کرتے۔ بلکہ جو بے راہ روی اور بد مستی کے طوفانوں میں روایاتِ اسلاف پر چٹان کی طرح ثابت رہے۔ جہالت کی داویوں میں علم و حکمت کی قدیلیں روشن کیں۔ اسلام کی ہدایات سے ملت جائیں یا تیار کی۔ انہی کے کردار کی روشنی میں موجودہ اہتر حالات کو درست کیا جاسکے۔

خاکسپاے علامہ حق
محمد ظفر الحق بندی لوی

افضل الناس واحقر العباد ابی اس سعی زہید اور ہمت ضعیفہ کو کیف الفقراء ملاؤ الغریبہ و محسن الامراء و اس الانقیاد زینت الاولیاء بین اصحابہ بدرالافتاء فزید انصاف شمس الکمالہ صاحب انظارہ سرانہ انقلبہ ضیاء الاولیاء عجم الشرفاء مرجع انصارہ زینت العرفاء عند الدولۃ الاسلامیہ قمر المملتہ الہامیہ تاج الانام غیر الاسلام امام لومصلین افضل العالمین اسدا کلین، جتہ تحقیقین سید المدققین شیخ المسلمین قائد المصلحین، زینت العابدین راحۃ العاشقین، بین السکین۔

جامع المعقول والمقول، مخزن العلوم والفنون، معدن الحقائق والدقائق، بحر الشریعہ والحدیث حامی الشریعہ المجدیہ علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام وانما ابدأ کشف الاسرار والرموز گلستان الشریعہ الاسلامیہ قاضی المبدعۃ والصلوٰۃ الداعی الی العلم والعمل و بین الطریقۃ والحقیقۃ صاحب البہجۃ والصلوٰۃ، ناصر العلوم النظارہ ربہ والہادیہ نجد وہ العین وقرۃ العین۔

وافی الکروب رافع الغیوب، طبع البیوب، بحر بحر العلوم بدر دور الفنون مرکز المعقولات والمعقولات، طبع الجود والعطاء، بحر طریقت رہبر شریعت، استاد العلماء الاستاذ المطلق فقیہ المصغر حضرت علامہ یار محمد ہندیاوی نور اللہ مرقدہ الشرفی بانی جامعہ مظہریہ امدادیہ ہندیاوی شریف تحصیل و ضلع خوشاب کی طرف منسوب کرنے سے مسرت و بھجت حاصل کر رہا ہوں۔

جن کے یل و تہا کے مجاہدات علیہ اور ریاضات عملیہ، خدمات و بیہ، مذہبیہ اور روحانیہ نے نسل آدم کی غیر محصور و ات کو ظلمات جہل سے نکال کر لغات علم پر اور ضلہ تصورات سے منصہ تصدیقات پر فائز کر دیا اور ان کے آسان علم کے آفتاب متاب نے غیر محدود نفوس کے اجتنان اور اذیان کو ضیاء و جلاہ بخش کر یور خلوص سے آراستہ کر کے فلوں سے بھی مستفی کر دیا۔ اور جن کے آسان علوم کے نجوم کی ضیاء پاشیاں علوم وفنون کے شاہراہوں کو روشن کر دی حصار نہ جانے ان کے علوم و بیہ اور کسمیہ سے کس قدر نفوس عالیہ متوسلہ اور سافلہ مستفیض ہو کر عارہ اجبار اور فضلاء اختیار کے مرتبہ علیہ پر فائز ہو کر امت مصطفیٰ کیلئے علوم اسلام کی خیرات تقسیم کر رہے ہیں اور جن کے گلستان شریعت کے تروتازہ اور مہکتے ہوئے گلستانے جن پر کسی وقت بھی موسم خزاں کا گزر نہیں ہے بلکہ ان گلستانوں کو موسم خزاں سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ علوم و فنون کے ان گلستانوں کی خوشبوؤں سے ہر سوامت مسلمہ کے انظار و افکار اور اذیان و اجنان کو مطہر کرتے رہیں گے اور جن کی شب و روز کی عرق پر بھجتوں اور دل آویز شغفتوں اور بھجتوں نے

ما را نہیں ملا، بی، عطا، دیانین سے آفتاب علوم وفنون کی لرزین عالم اسلام سے

اور جن کی آغوش ملی اور روحانی کے پرورہ امام المناظرہ استاذ العرب والعم حضرت علامہ شرفی گویا ہندی لوی نور اللہ مرقدہ الشرفی اور امام المصلاہ محقق العرب والعم تاج التقیاء بہر طریقت حضرت قبلہ علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب وغیرہ زید محمد ہم جی یافتہ نعمیات ہیں۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً

ندہ مصنف اور مصنف امید رکھتا ہے کہ آپ سے شرف قبولیت فرمائیں گے۔

اگر قبول افتد ہے عز و شرف

غبار راہ فقیر اعصر

العبد الضعیف المذنب

غلام محمد ہندیاوی شری پوری ضلع

الأول

ماہنامہ "نور" کے مدیر اور علمی جامعہ "مظہر" کے مدیر یہ تمام تعارف نہیں ہے۔
ماہنامہ "نور" کے مدیر ہیں۔ علم انوار کی ترغیب و اشاعت میں اپنی اپنی مجلس رکھتے۔ مدرس اسلامہ
الہ۔ "مظہر" کے مدیر ہیں۔ جس انوار اور انوار کے علوم پر ہے اس میں انوار کو اپنا

۱۔ اس محکمہ کے افسانہ بنندیاں ہیں۔ یہ وہ ادارے اور ادارہ محکمہ کا تھا کہ جامعہ ہند میں
انہوں نے خدمات کو نراج چھین پیش کیا جائے مگر اس کام تقسیم میں قدم رکھنا مجھے بھی حقیر
تصور ہے۔ انہیں تھا۔ مجھے اپنے صنف اور جگہ و زمین تھا۔ اس حالت کو بعد کے پیش نظر قضایا
مقبول نہیں کیا۔ نہ خود ت اور لغات آسان علم کی طرف اٹھے اور قضایا ملحوظ میں منتقل
کئے گئے۔ پہلے پہلے وزن ان کی صورت میں تھے۔ منتقل ہو جاتا۔ بلا خضعت اور جگہ کے باوجود اللہ
تعالیٰ نے غلطی سے۔ اور اس کی خصوصی عنایت اور رحمت کی امید پر میدان عمل میں نکل آیا اور وہیں
سے وہاں تھیں۔ مثلاً یہ ہیں۔ اور معانی ابید کے ذخائر موجود تھے انہیں رقم و قمر اس کے حوالہ کرنے
سے لئے جو ہند شروع تھیں۔ ”تذکرہ افسانہ بنندیاں“ کو منظر عام لانے سے ہندہ تاجہ کو کسی قدر
نرا۔ اور اس کے حکایت کا سامنا رہا ہے۔ اساطیر میں انہیں لایا جاسکتا۔ قدم قدم پر مومن ترقی
تھے اور وہ ملک ملک کے افسانہ بنندیاں کے حالات زندگی جمع کرنے میں پرتکثر
تھے۔ تاجہ انہیں فراموش نہیں کیا جاسکتا میرے اس طویل و عریض سفر میں جن شخصیات
نے اس طرح سے مدد کی وہ تھیں۔ مخفیہ طور پر سے نوازا اور میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ ان
کا یہ ہے۔ وہ تاجہ کا کاروبار بھی ہے اور قرض بھی ہے۔ اولین شکر ہے میں اپنے رب اور مشفق
رحمان کی مدد سے اس سادہ و سادہ تاجہ کا رقبہ، حضرت علامہ محمد عسکری ہندیاوی حفظہ اللہ تعالیٰ کا اور کرتا
ہوں۔ اس کے اعلیٰ مشورہ اور اور اہمائی شکر ہے جس سے میرے عزائم میں اس کا شکر بخشن۔

یہ نصیحتیں اعلیٰ الناس جب اپنے مربی و مفتی و اساتذہ و شیخ محض العرب و اہل حضرت
موجودہ تھیں، وہاں ابویں سب امت و جمیعہ العالیہ کی پابندی کیلئے آستانہ عالیہ ہندیل شریف
موجودہ تھیں، پھر مجھے جسے مرے الفاظ میں فراموش کرنا ہر کتاب کہاں تک پہنچے ہو ہندو ختم پر
تعمیر آپ کی خدمت میں عرض کرتا کہ مغرب منظر عام پر آ رہی ہے۔ پھر آپ فرماتے کہ اس
تاسہ نہ بول اور منظر عام پر لانا مشکل ہے۔ میں عرض کرتا کہ حضور آپ دعا فرمائیں گے تو

اس دور کا جو کہ فاضلہ و بندیاں اور نغمہ عام ہے اس نے اس کا حیات حاصل کر لیا ہے۔
 محقق الامام عامہ ہاشم امجدی و امجدی حضرت قیام صاحبزادہ پر فیضہ مقرر الحق بندیاں لوی نے
 محمد کے ارشاد میں بخیر و فاضلہ و بندیاں ترحیب دیا گیا ہے۔ آپ کا شکریہ ادا کرنا بھی میرے لیے
 بہا کی ضرورت ہو گیا ہے۔ آپ نے میرے لیے اس قدر کوشش فرمائی کہ جس قدر فاضلہ و بندیاں کے
 حالات جمع کرنے میں موافق ترقی پذیر تھے سب کے سب کے مندرجہ ہو گئے۔ قدم قدم پر میرے
 لیے یہ معاون ثابت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے عمل کی عظمت کو ہم پر قائم اور دائم رکھے اور حیات
 ہماری سے سر فراز فرمائے۔ آمین بحمدہ الباقی الامین۔

فقیح المسلمان، شیخ ابولیان خلیفہ الاسلام حضرت قبلہ عاجز اور محمد انوار اساتذہ مدظلہ العالی کا شکریہ ادا کرنے کے بغیر بھیجی رہا وہ نہیں سکتا۔ انہوں نے مذکورہ فضلاء و بنیاد کے حج مسائل محکمہ کا حل نہایت ذمہ داری اور حسن اسلوب کے ساتھ فرما کر بندہ کا پیچھے کے افکار و افکار انظار حضرت بخشی۔ میں حق دنیا تک ان کا احسان نہیں چکا سکتا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اعظم عطا فرمائے۔

اعتراف حقیقت

راقم الحروف مترف ہے جبکہ یہ حقیقت مسلمہ بھی ہے کہ ہندہ ناکارہ افضل الناس فضاء و نایل میں سے علم عمل میں کتر ہے اور مجھ اپنے ہم سبق فضاء ہندیال میں کوئی مقام نہیں ہے ان علم کے سامنے میرے علم کی حیثیت اس طرح ہے جس طرح سورج کو چراغ و کسکا نا ہے۔ فضاء ہال میدان فطانت اور ذکاوت میں مجھ پر فوقیت رکھتے ہیں اور میرے سر کے تاج ہیں اور میرے استسکین و اجتنان ہیں و علیہ التحکمان۔

تجدیدِ نعت

اللہ الرحمن وعلیہ السلام کی توفیق سے "تذکرہ فضلاء ہندی" تحریر کرنے کا موقع میسر ہوا اور
 اسی "تذکرہ" کو نقل کرنا صافیہ سے مشکل کر کے صدر قمر طاس کو محض کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ شرف
 ورجحان اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور عطایا نبویہ میں سے ہے اور اساتذہ کی خصوصی دعاؤں اور ان کی
 "بارگاہ" کا صدقہ ہے ورنہ آگہم کسمن وانہم خصوصاً اساتذہ اساتذہ تحقیق العصر فیجہ الملبان لبغیہ البیان
 جامعہ اہل عقل و اہل عقل تاج القضاہ بدر العلامہ علیہم السلام حضرت علامہ سراجہ احمد محمد عبدالحق صاحب
 "ادبی" فیضہ علیہ السلام کی مستجاب دعاؤں کے طفیل ناقص اہل عقل و انہم خدمت دین کے قابل ہوا۔

حمد على ذلك حمداً كثيراً

القضايا الملحة

معمق تحقیق کی عطا کردہ نعمتوں اور مصور حقیقی کی صورتوں اور غیر محسوسہ میں اس قدر جانب اور مطالعہ مضر ہیں کہ موقوف کے ذریعہ ان کے مناجات خفیہ میں تصور ہوتا ہے۔

حکیم مطلق کی حکمت متعاضدہ ہے کہ وہ اپنے عباد کو کمزور کے فیضان کو تسامت زیور بقاء سے اسد رکھے۔ اسی چشمہ فیضان کو جاری رکھنے کیلئے ہندیاں شریف کی ارض مقدسہ میں اپنے عہد حاصل ہوا انتظام فرما کر امت مسلمہ پر احسان عظیم و عجم فرمایا جنہیں عوام خواص امام المعقول و المعقول لایہ العصر حضرت علامہ یار محمد ہندیاوی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ حضرت فقیر العصر رحمۃ اللہ علیہ صلاہ سلم کیلئے رخت سرفراز کردہ کہ ہندوستان میں تشریف لائے اور مختلف جامعات میں داخلہ لیا اور اہل حق کے مشاہیر اساتذہ اور مشائخ کے سامنے زانوئے تلمذ تہذیب کیلئے اور علم شریعت و طریقت کی تکمیل کے لئے کئی عہد واپس وطن ہندیاں شریف میں تشریف لائے اور اسی علاقہ کی حالت موجودہ یعنی کہ وہ دیار اور وہابیہ کے مرکز قائم ہو چکے تھے اور گستاخ رسول گھر گھر میں گستاخی رسول کی ترویج و اشاعت میں رواں دواں تھے جن کی وجہ سے سادہ مسلمانوں کے جنان سے ایمان سلب کیا جا رہا تھا اور زبان سے گستاخی رسول کو عام کیا جا رہا تھا۔ اس علم و حکمت کے آفتاب مہتاب کے قدم بیعت سے سرزمین ہندیاں کے سنگریزے کے شجر کو ہلکے اور ان کے بولم و طریقت سے غیر مصور افراد سائلہ ہندیاں ہو گئے۔ محاسن اسلام کے شاہراہوں کو مہتاب غم و کلام سے ضیاء و جلاء الہی کی وجہ سے ہوئی۔

انفصاف اقبال کے اقوال کی معراج انہی علماء کے تذکار سے ہوا کرتی ہے جن کا شہی الاظہار والا فکروین شہین کی ترویج و اشاعت ہوا کرتا ہے۔

حضرت قبلہ فقیر العصر کے گستاخان علیہ کے گلدستے ملک کے اطراف و اکناف میں پھیلنے لگے اور اسی طوطی اور روحانی خوشبو سے عوام و خواص کے ذہان اور جنان کو معطر کرتے رہیں گے۔ جامعہ ہندیاں عالم اسلام کے جامعات کا مرجع ہے اور جامعہ کے فضلاء جزاً آسمان و جنان اہل حق و کان اور میزان کے شہسوار ہیں اور مشور اسلام کے معجزہ اور علوم و تقیہ کے شاہین ہیں ایوان ملاحظہ المعقول تفصیل المجلد کے خلوت نشین ہیں۔

اسی چشمہ علم و حکمت کو جاری رکھنے کیلئے قادر مطلق نے حضرت قبلہ فقیر العصر کے تلمیذ خاص

(۱) ساتھ سال علوم اسلامی کی خدمات (۲) تعلیم و تربیت کیلئے طویل و عریض سفری مصروفیتیں (۳) اسلام کی نشر و اشاعت بچہ الاسلام اور ترویج الحرام کی خاطر قربانیاں (۴) ملت اسلامیہ اور شریعت معطلوہ کے ترویج و اشاعت کیلئے مصنفین، مفسرین، مقررین، مدرّسین، محققین، مدققین، مفتیان و بین مشین شیوخ القرآن والحدیث، شیوخ الشریعہ و الطریقت تیار کرنے میں عالم اسلام کے جامعات سے فوجیت حاصل کر جانا مندرجہ بالا عطایا نبویہ اور مواہب ہندیہ کا ظہور فقیر العصر فی الدہر امام المعقول و المعقول علامہ یار محمد ہندیاوی قدس سرہ کی عطا اور دعا ہے۔ بس اور بس یکلہ فقیہ العصر نور الدین مرقدہ الشریف کی دعا و عطا نے سیدی و سندی و استاذی میرے آقا عطا علیہ السلام کو سرتاپا عطا بنا دیا۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً

راقم الحروف کا وجدانی موقف

مذکورہ بالا نقوش سے میرا وجدان میرے قلم پر حکومت کرتے ہوئے نقوش کے فرماند اور جواہر سے قرطاس کو منقش اور مزین کرنے پر مجبور ہو گیا۔ نقوش فریدیہ اور جوہریہ کا ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

امام اعلم و الحکمتہ علامہ یار محمد ہندیاوی قدس سرہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے یار محمد!" دنیا سے میرے لیے کیا لائے ہو جبکہ تمام عمر و ہمد وقت و بین متین کی ترویج و اشاعت میں صرف کر دیا تو علامہ یار محمد ہندیاوی قدس سرہ اپنے تلمیذ رشید کا ہاتھ پکڑ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر دیں گے۔

استاذی و سیدی و سندی حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد علی قدس سرہ ہندیاوی زید محمد و فرمایا کرتے ہیں۔ مجھے جو کچھ عظمت مرتبہ میرے یہ سب کچھ میرے والد گرامی کی دعا کا صدقہ ہے۔ الغرض راقم الحروف اگر تہذیب نعت کیلئے یہ بھی کہہ دے ماز علمی عالم اسلام کی مرکزی اور دینی درسگاہ جامعہ مظہریہ ابراہیمیہ نے ملت اسلامیہ کیلئے جس کثیر تعداد میں مدرّسین، محققین، مدققین، مفتیان، شرع شن، شیوخ الحدیث و القرآن، شیوخ الشریعہ و الطریقت کا پدہ پیش کیا ہے۔ عالم اسلام کے دیگر جامعات میں ایسی نظیر اور مثل متنت ہے تو کوئی مضائقہ اور حرج نہ ہوگا۔ تارنہیں کرام اگر جامعہ کی دینی اور مذہبی خدمات اور مدرّسین کی بہتات کا مشاہدہ فرماتا چاہیں تو ان کیلئے "تذکرہ فضلاء ہندیاں" کا مطالعہ ہی کافی اور وافی ہوگا۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

آباد میں دورہ حدیث شریف پڑھا (۲) فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث محمد فرید صاحب سے دورہ تفسیر القرآن کیا (۳) حضرت علامہ مفتی اہلی بخش صاحب سے سراجی پڑھیں (۴) حضرت علامہ مفتی غلام محمد تونسوی سے شرح حاشی اور عبدالغفور وغیرہ پڑھیں (۵) حضرت علامہ مولانا غلام حسین صاحب (۶) استاد العلماء حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب سے جامعہ سراجیہ بنگر میں ابتدائی کتب پڑھیں (۷) حفظ استاد القراء قاری محمد امین صاحب سے کیا (۲) حضرت علامہ مولانا محمد ہلال صاحب: جامعہ ہندیال کے فارغ التحصیل ہیں بڑی محنت سے پڑھا رہے۔

اساتذہ کرام فاضل موصوف نے جلیل القدر اور شہرت یافتہ اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ ان کے اساتذہ گرامی ذیل میں درج کیے جاتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) حضرت علامہ شیخ الحدیث محمد اشرف سیالوی صاحب (۲) حضرت علامہ مولانا غلام حیدر صاحب (۳) حضرت علامہ مولانا حکیم اللہ صاحب (۴) حضرت علامہ مولانا غلام حسین سرمد صاحب (۵) حضرت علامہ مفتی محمد مسعود احمد تونسوی صاحب سے جامعہ ہندیال شریف دورہ حدیث اور تخصص فی الفقہ کیا۔

(۳) حضرت علامہ محمد مظفر الدین صاحب فاضل ذی شان حضرت علامہ محمد مظفر الدین ذہبیہ محتاج تعارف نہیں ہیں۔ درس نکلی اول تا آخر جامعہ ہندیال میں کیا۔ فاضل موصوف خطابت کے فرائض جامع مسجد ختانیہ رضویہ پھانک موڑ میں سرانجام دے رہے ہیں اور ادارہ کے نشر و اشاعت کے کھلے کارکن ہیں۔

جامعہ مظہر الاسلام قائد آباد:

جامعہ ہذا مرکزی جامعہ کی ذیلی شاخ ہے اور دین معصومی کی ترویج و اشاعت میں اپنی مثال آپ ہے۔

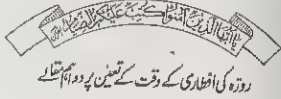
اساتذہ کرام:

جامعہ ہذا میں شعبہ حفظ و ناظرہ شروع ہے اور اس شعبہ میں حفظ کے استاد قاری محمد سعید صاحب اور قاری فضل الرحمن ہیں جو کہ بڑی محنت و محبت سے تدریس القرآن فرما رہے ہیں۔

اساتذہ کرام: جامعہ ہذا میں شعبہ حفظ و ناظرہ شروع ہے اور اس شعبہ میں حفظ کے استاد قاری محمد سعید صاحب اور قاری فضل الرحمن ہیں جو کہ بڑی محنت و محبت سے تدریس القرآن فرما رہے ہیں۔

جامعہ مظہر الاسلام:

مرکزی جامعہ مظہر الاسلامیہ کی شاخ ہے۔ مسجد ہذا میں خطابت اور امامت کے فرائض علامہ مولانا فرمان علی صاحب سرانجام دے رہے ہیں اور محلے کے بچے بھی پڑھ رہے۔ تقریب اس میں مدرسۃ البنات کا افتتاح ہونے والا ہے۔



روزہ کسٹ افطار کریں

پروفیسر مبارک محمد مظفر الحق ہندوستانی
امام المسلمین رحمہ اللہ
علامہ عطاء محمد سیالوی

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
مکتبہ کمالیہ
مستامعول دربار مارکیٹ لاہور

فلسفہ ہندیال کی خدمت میں درخواست

ہندی ۵۰ جو ہارتی اس لفظ کو کہتے ہیں جو کہ منہ سے خارج ہوتا ہے مثلاً گندھنہا کا وجود جو لفظوں میں ہوا کرتا ہے جسے انسان تلفظ کرے۔ مختصر پارگاہ رسالت میں صلوة والسلام کہتے وقت ہندیال کو یا ہوا کرتا ہے۔ "السلام اے گندھنہا کے "تیم"۔

(۴) وجود کتابی

وہو وجود النقوش الدالة على اللفظ الدال على الشئ (ایضاً) کسی شئی کا وجود مابقی وہ نقوش ہوا کرتے ہیں جو دائر لفظ پر ہوتے ہیں اور لفظ شئی پر دال ہوا کرتا ہے۔ مثلاً لفظ گندھ ۵۰ کے، وہ نقوش اور خطوط جن سے صفحات قرطاس مزین ہوا کرتے ہیں۔

الفاظ دیگر

وجود کتابی ایسے نقش کا نام ہے جو کاغذ پر بنایا جاتا ہے اور نقوش اور خطوط کی صورت میں معرض ہوتا ہے۔

اس تجرید مذکور کے بعد تفصیلاً معقول اور تفصیلاً ملفوظ کا مفہوم واضح کیا جاتا ہے۔

۱۔ قولہ

ایہ مرکب معقول کو کہتے ہیں جو صدق اور کذب کا متحمل ہو جیسے ذیہ قائم کی وہ صورت جو ذہن ۵۰ ہے اسی طرح اللہ واحد کی وہ صورت جو ذہن میں موجود ہے۔

مثال

ایہ مرکب ملفوظ کا نام ہے جو صدق اور کذب کا متحمل ہو اور اس کا تلفظ کیا جائے جیسے لفظ تقیہ جس کا تلفظ کیا جائے۔

طوائف اور نسیان کا صدور انواع مختلفہ کی

صورت میں النوع الاول الوجود الحارثی

کسی شئی کا وجود خارجی وہ ہوتا ہے جو خارج اور نفس الامر میں موجود ہوا کرتا ہے۔ فلسفہ ال اپنے خصائص فریدہ اور محاسن وحیدہ سے متصف ہو کر نفس الامر میں موجود ہیں۔ میں انہیں صاحب ملک تسلیم کرتا ہوں اور بندہ ناکاہ انہیں اپنے سر کا تاج بھجتا ہے اور علم و حکمت کا آئینہ صاحب بھکتا ہے۔ ان کے قدموں کی غبار کو نسبت ہندیال شریف کی وجہ سے آنکھوں کا سرمہ بنانے

انسان جہلتا اور غفلتاً خطاء اور نسیان کے تاریک راہوں کا مسافر ہے اور مجر و ناواقف اور بے بسی کے امصار کا مقیم ہے۔ انسان سے خطاء اور نسیان کا صدور انواع مختلفہ کی صورتوں میں ہوتا رہتا ہے۔

انواع الاول خطاء اور نسیان تفصیلاً معقول میں۔ النوع الثانی خطاء اور نسیان تفصیلاً ملفوظ میں اقسام مذکورہ کی توضیح اور تشریح سے پہلے اس امر کو نشین کر لینا ضروری ہے کہ شئی کے چار وجود ہوا کرتے ہیں:

(۱) وجود فی الاعیان (۲) وجود فی الازمان (۳) وجود فی الصارۃ (۴) وجود فی الکلیات۔

(۱) وجود خارجی

وجودہ الحقیقی وہو حقیقہ الموجد فی نفسہا جامع العلوم ج ۳ ص ۴۹ شئی کا وجود حقیقی ہی وجود خارجی ہوا کرتا ہے اور شئی کا وجود حقیقی اسکی شئی کی حقیقت کو کہتے ہیں جو فی نفسہا موجود ہوا کرتی ہے بغیر کسی اعتبار معتبر اور بغیر متصور کے تصور کے الفاظ دیگر شئی کا وجود خارجی وہ ہوا کرتا ہے جو خارج میں موجود ہوتا ہے جیسا کہ گندھنہا کا وجود جو خارج میں موجود ہے۔

(۲) وجود ذہنی

وہو وجودہ الظنی المعانی الموجد فی الذہن (ایضاً) شئی کا وجود ذہنی وہ شئی کا وجود ظنی اور مثالی ہوا کرتا ہے جو ذہن میں موجود ہوتا ہے۔

بالفاظ دیگر

شئی کا وجود ذہنی شئی کی ایسی صورت کا نام ہے جو کسی شخص کے ذہن میں موجود ہوا کرتا ہے اور وہ شخص اس صورت ذہنیہ کا تصور کرتا ہے مثلاً گندھنہا کا وہ صورت جو ہر مومن کے ذہن میں موجود ہے اور اس کا تصور کرتا ہے۔

(۳) وجود عبارتی

وہو وجود لفظ الدال علی الوجود الخارجی المعانی الذہنی (ایضاً) شئی کا وجود عبارتی وہ ہوا کرتا ہے کہ شئی کے لفظ کا وجود وجود خارجی مثالی اور ذہنی پر دال ہوا کرتا ہے۔

مر ہا در کعبہ و بہت خانہ سے نالہ حیات
ناز بزم عشق یک دلائے راز آید بیرون

مخزن العلوم معدن الفنون فرید الدھر

فقہ العصر قبلہ استاذ العلماء

حضرت علامہ مولانا یار محمد بند یالوی رحمۃ اللہ علیہ

گلہائے عقیدت

از بچہ نظر و فکر استاذ الاسلام استاذ العرب والجم الاسلامی

حضرت علامہ عطاء محمد بند یالوی رحمۃ اللہ علیہ

اپنے مناظر حسین اور مناظر عجیبہ کے تسلسل اور استمرار میں اہل اللہ کی محتاج ہے۔ فلک
العام میں علماء کا محتاج ہے۔ ارض و سما کی یہ دھرتی وجود اقیام سے عبارت ہے۔ اس
دورہ کملہ اور علماء کا شیدا ہے۔ عباد و کرمون اور مقربوں کے لئے دعائیں مانگتا ہے۔
اس سے رحمت کی ہیکل طلب کرتا ہے۔ پھر جب یہ دعائیں باریاب ہوتی ہیں تو خالق
کی مدد کو پیدا فرماتا ہے اور اس طرح ظلم و عدوان کی ویرانیاں اطاعت و امتثال کے
ساتھ بدل جاتی ہیں۔

ساتھ کے سکین

لوگ عالمے اہل سنت سے ارتباط رکھتے ہیں وہ اس حقیقت سے آشنا ہیں کہ آج میدان
دینی کے شہسوار اور چوٹی کے استاد بلا واسطہ یا بالواسطہ فقہ العرب والجم الاسلامی
علامہ مولانا یار محمد صاحب بند یالوی رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت تلمذ رکھنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔
یہ نشان خدا ایسے بھی ہوتے ہیں جو شہرت پذیر ہستیوں سے دور رہ کر گوشہ گہماہی میں
لی نہ گئی گزار دیتے ہیں اور نام و نمود کے افشاء کے ہر سب سے دور رہتے ہیں فقہ العصر
و دینی رحمۃ اللہ علیہ بھی تمام عمر حرکت و محنت کے مسلسل فیضان کرتے رہنے کے باوجود تاریخ
کا نام سے چھپتے رہے لیکن جب کہ علم کی بھری دنیا میں آپ کے خوش چینوں نے تحقیق و تدقیق
کی جاری تو جس کی نگاہ نے فیض کے اس منبع کو آخر و سرحد ہی لیا جو جامعہ ہندیاں کے تمام
دانش ہیں۔

عاش سعادوت

اس دور افتادہ اور ہمسامہ علاقہ کے قدیمی قصبہ ہندیاں میں ایک بزرگ میاں
سائب رحمۃ اللہ علیہ مشہور زمانہ ولی تھے۔ ان کی ذات گرامی دور و نزدیک کے تمام علاقوں کے
مذہب تھی۔ لوگ دینی اور دنیاوی مشکلات میں آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔ ایک

شہدہ اور ایدہ طولی بمقتول بدو در مرتبہ اولی بمقتول
دش روشن ز انوار الہی یافش سنج اسرار الہی
وان غائب و لکن ضوفاں ماند سراج حمد ہزاراں زوفاں ماند
ہمہ عرش بزمہ و انقاء رفت عطاء گوید ہشت مصطفی رفت

اُسے آپ نے گم کے ساتھ ایک دوست تھا جس نے بیچے اگر خادمین زدہ مریض کی چارپائی تھک رہی جاتی تو وہ فوراً ٹھیک ہو جاتا اور دنیا کا علاج مریض اس روحانی علاج کے ذریعہ شفا حاصل کر لیتا۔ حضرت فقیر انصاریؒ: العلماء بکفایت کا بیان ہے کہ بچپن میں ایک وفد میں رات کے وقت قبلہ والد صاحب کے ساتھ بنیال کے شرعی جانب (جو کہ شیر آباد مینسٹی تھی) آ رہا تھا کہ اچانک ہمارے سامنے ایک گھرانہ نمودار ہوا جو ہمارے آگے چلتا رہا اور کچھ دور جا کر وہ غائب ہو گیا۔ پھر ایک سیاحستانہ سامنے آ گیا اور کچھ دور ہمارے آگے چلتا رہا بالآخر وہ بھی غائب ہو گیا۔ گھر آتے ہی والد صاحب کو بخار ہو گیا۔ قبلہ والد صاحب حضرت میاں شادشاہ صاحب اس وقت زندہ تھے۔ ان کی خدمت میں قبلہ والد صاحب نے قصہ بیان کیا تو قبلہ والدی نے فرمایا کہ خوف اور فکر کرنے کی کوئی سی بات ہے یہ بھلوانی ایک جن ہے اس نے تمہارے ساتھ متحرکی ہے چنانچہ انہوں نے دم کیا اور والد صاحب تندرست ہو گئے۔ اور لوگوں میں مشہور تھا کہ جناب قبلہ میاں شادشاہ صاحب کے اکثر جن حلقہ گوش ہیں۔ چنانچہ جب چھوٹے بچے ڈر جاتے یا کسی کا جانور بیمار ہو جاتا لوگ آپ کے چوٹھے سے راکھ لے جاتے اور اسی سے اللہ تعالیٰ شفا عطا فرماتا۔ چنانچہ اب تک یہی عادت جاری ہے کہ اگر بچوں کو دودھ پرنے لگ جائے اور ماں کا دودھ پینا چھوڑ دیں یا بھیڑ بکری چکر کھانے لگ جائیں جسے نبھاگ کہتا شروع ہو جائے تو لوگ اب بھی چوٹھے کی راکھ استعمال کرتے ہیں اور شفا حاصل کرتے ہیں۔ اسی قسم کی دیگر کرامات کے پیش نظر آپ کی ذات لوگوں کے لئے عقیدت کا مرکز بنی ہوئی تھی۔

تاریخ ولادت کا اجمالی پہلو

میاں محمد شادشاہ کے صاحبزادے جن کا نام گرامی "میاں محمد سلطان" تھا حضرت فقیر انصاریؒ: ۱۸۸۷ء میں میاں محمد سلطان صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ نے جس فضا میں آنکھ کھولی وہ فضا شریعت اور معرفت سے بھر پوری تھی۔ آپ کے بچپن کا زمانہ بڑا عرصہ تھا آپ کے ہم عمر بچے جب کھیل کود میں مشغول ہوتے تو اس وقت آپ قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے ہوتے۔ ابو صاحب سے دلی نفرت تھی۔ ابن اور حافظ غنیمت کا پایا تھا تھا۔ جب چھ سال کی عمر ہوئی تو آپ کے والدین نے حفظ قرآن کی تعلیم کے لئے آپ کو موشع خلیفہ میاں لوالی میں بھیج دیا جہاں آپ غیر معمولی سرعت کے ساتھ حفظ قرآن کی منزل کو طے کر لیا پھر ایک مقامی عالم کے پاس نظم فارسی پڑھی۔ دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ جب سبق پڑھتے تو سر اور چہرہ پر چادر ہوتی تھی صرف آنکھیں ظاہر ہوتی تھیں۔ نیچے دیکھتے

کی طرف احاطہ زمانہ کے بعد مولوی محمد صاحب (مدرسہ) کی طرف اپنے زمانہ بہت بڑے عالم تھے ان سے صرفہ و نحوے ملاوہ کافی کتب دیجے

علم و فقیر اجمال مرحلہ

اللہ تعالیٰ نے اس کو ہر یکا کی آبیاری کے لئے عظیم الشان امداد کو مامور کیا جن کی آغوش میں در شہم دار نے منازل مروج طے کیں۔ "وضع بخان خلیفہ جہلم میں مولانا ثناء اللہ صاحب باطن پیر تھے جو شیخ علم کے پروداؤں کے لئے مرکزی حیثیت رکھتے تھے اور خصوصاً فقیر مالک کی تدبیر میں نظیر نہیں رکھتے تھے۔ جب حضرت فقیر انصاریؒ: العلماء نے ان کا شہرہ سنا آپ ایک دوسرے ساتھی کے ساتھ جو کہ آپ سے سکندر نامہ پڑھتا تھا۔ فقیر ابن مالک کی تحصیل - وہاں تشریف لے گئے۔ ۵۶ ہجری کے مشہور قتل کا زمانہ تھا جس میں گندم کا ایک ایک دانہ - تاباب کی حیثیت رکھتا اور بھوک کے سامنے پھیلنے جا رہے تھے اور آپ کا شوق پڑھتا جا رہا تھا۔ علامہ اللہ کی خدمت میں جب حاضر ہوئے اور اپنا دعا طلب کیا تو انہوں نے بوجہ قلت طعام سائیں شامل کرنے سے انکار کر دیا لیکن جن کا مقصد حیات علم حاصل کرنا ہو وہ کھانے پینے کی کچھ روک تھام کرتے۔ آپ عزم کے ایک پہاڑ تھے لہذا آپ پاپس ہونا تو جانتے ہی نہ تھے۔ قریب کی سی سرزمین میں دیر ذال دیا۔ وہ چار آنے کی کل کائنات ہاں موجود تھی۔ دو پینے کا پیاز اور دو چھ بکریاں۔ بازار بڑی سیٹ کوٹ کراس میں گڑا کر کھالینے اسی پر مبر کرتے ہوئے کتے دن مسجد میں گزار دیئے۔ اختصار ایک شخص کی سفارش پر حضرت علامہ ثناء اللہ صاحب نے آپ کو بلا کر اسباق مع کر دیئے۔

روح ریاضت کا انفرادی پہلو

جہانگیر کے قیام کے دوران آپ کی عادت تھی کہ رات کو بقی یا دو کرتے وقت اپنی بکری ایک گاہ کے نیچے سے گزار کر سرے باندھ لینے تاکہ نیند آنے کی صورت میں بھٹکا لگے اور آنکھ کھل جائے گی۔ معدن علم و حکمت کے ایسے تھے کہ ان سے ہوا کرتے ہیں جو رتی و نیا تک یا دو گارہتے ہیں۔

ہندی سو دکھ سہندی باتلیاں تے میندی
تن من سب چرا کے کشمئی تا زلفاں وچہ دیندی

پورائیکار سے آراستہ شخصیت

در العلماء باج لہجہ حضرت قبلہ صاحبزادہ علامہ عبدالحق صاحب فرماتے ہیں کہ آپ اپنے

۱۱۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں ان سے ملنے کے لیے جاؤں گا یہ ہے۔ ایک دن غلاف مہول انہوں نے رقم خریدا اور میرے پاس آنے لگا پچھنے کے لئے کہ تم کس مدرسے کے طالب علم ہو۔ میں نے انہیں اپنا نام اور مدرسہ کا نام بتا دیا اس سے قبل ہمیں مدرسہ کی طرف سے ہر مہینے دو روپیہ وظیفہ ملتا تھا۔ اس مہینے میں میرے وظیفہ کی رقم بڑھا کر چار روپے کر دی گئی اور یہ حالت اس وقت بدستور رہی جب تک کہ میں اس مدرسہ میں زیر تعلیم رہا پتا چھ چار روپے اور باقی طلباء کو دو روپے وظیفہ ملتا رہا۔ آپ فرماتے ہیں میں اس وظیفہ کی رقم سے کافی کتابیں خرید لیتا۔

بوسیدہ گدڑی میں ملبوس علم و حکمت کا آفتاب مہتاب

قبل فقیر اصغر فرماتے ہیں دہلی میں ایک کابلی پٹھان بیوہ کی دکان کرتا تھا اس نے مجھے بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس دیکھ کر کچھ پیسے دیکھے کہ ان کے کپڑے لے لوں لیکن میں نے اس رقم کی بھی کتابیں خرید لیں۔ پٹھان نے مجھے اسی کپڑوں میں دیکھ کر کپڑے سلوا کر دیے میں نے وہ بھی فروخت کر کے اس کی بھی کتابیں خرید لیں۔ اختر جن کا مقصد حصول علم ہو وہ زینت دریا کش کے طالب نہیں ہوا کرتے۔

تاجدار بریلی شریف کی زیارت

فقیر اصغر کی طبیعت میں جو رسول اللہ ﷺ کی دالہا نگہن بس رہی تھی یہ اسی کا اثر تھا کہ آپ نے تحصیل علم کے دوران ایسے استاد کا انتخاب فرمایا جن کا جسم ہند میں تھا اور روح روضہ انور کی چار دیواری میں گئی تھی۔ اس وقت بریلی شریف میں محبت رسول ﷺ کا گلستان کھلا ہوا تھا۔ اختر آپ بریلی شریف حاضر ہوئے۔ حضرت فقیر اصغر نے اعلیٰ حضرت امام العرب والجمہ بنوینہ کو دیکھا اور سراپا دید ہو گئے۔ پھر دل تمام آرزوئیں کرگو یا ہوا کہ کچھ استفادہ کا موقع حاصل ہو مگر وہ وقت کچھ ایسا تھا کہ اعلیٰ حضرت کی طبیعت ٹھیل گئی۔ تدریس کے لئے حواج سازگار نہ تھا آپ نے مجاہد اعظم مولانا فضل حق خیر آبادی بنوینہ کے مابین تائید و رد مولانا نہایت اللہ خان صاحب راہپوری کی طرف راہنمائی کی۔ حضرت قبلہ فقیر اصغر ان کے درس میں پہنچے اور جملہ فنون کی ان سے دوبارہ تحصیل کی اور قدما کی کتابیں مثلاً افق اکہین شرح اشارات ان سے پڑھیں صدر الشریعہ مولانا محمد علی صاحب صاحب مہار شریعت بعض اسباق میں حضرت فقیر اصغر استاذ العلماء کے ہم در سے رہے ہیں۔

کتب طریقت کی جستجو

حضرت قبلہ فقیر اصغر استاذ العلماء نے جہاں ہندوستان کے عظیم دینی درسگاہوں کے اعظم فضلا سے علوم ظاہریہ کی تحصیل کی وہاں قلب و جگر دھکا کر کے والی نگاہوں سے خُب دستی بھی لی۔

۱۲۔ اللہ شاہ صاحب ہاجری سے قبلہ فقیر اصغر نے ۱۱ صوفی محمد حسن صاحب ال آبادی میں سنا۔ دوسرے اور ان کے دست اقدس پر سلسلہ شیعہ صابریہ میں بیت اوسنے۔ سلسلہ قاضی کاظمی کا بارگاہ عالیہ میں رہ کر تصوف کی اکثر کتابیں سہتا پڑھیں اور سلوک کے مراتب بھی طے کئے۔ آخر اجازت خلافت سے نوازاے گئے۔

علم و محنت کا عملی دستور

ت قبلہ فقیر اصغر خود بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے قبلہ پیر و مرشد کے کا شانہ اقدس پر سے متصل تھا جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں بجز جانے کی کیا باتیں مٹی کے کوزے اور ایک سے لے کر پو بھی نظر نہ آ گھر کا کیل کاغذ دیکھ کر فرمان نبوی: "کن فی الدنیا کالک غریب" حاضر حسیل کے اعتنا کا یقین ہو گیا۔ فاللحمد علی ذلک جمدا کثیرا

فقیر اصغر کا وصال

حضرت فقیر اصغر کے پیر و مرشد حضرت قبلہ صوفی محمد حسین اللہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ ۸ رجب ۱۳۲۲ھ میں ۱۹ ستمبر ۱۹۰۲ء کو اس جہاں سے دصال پایا۔ اختر دصال اس طرح ہوا کہ سار کا خلسہ منعقد ہوا۔ آپ بھی وہاں تشریف لے گئے۔ قوالوں نے قطب العالم حضرت شاہ عبدالقدوس گنگوہی کی یہ شاعرانہ کی۔

آستین پہ زرخ کشیدی بچو مکار آمدی
بعد از ان بلبل شدی با نالہ و زار آمدی
شور منصور از کجا و در منصور از کجا
خود زدی بانگ انا الحق بر سر دار آمدی
گفت قدو سے فقیر سے در فنا و در بقا
خود بہ خود ازلا بودی خود گرفتار آمدی

۱۳۔ ہر قوالوں کی زبان پر ایک مرد سالک کا کلام جاری تھا۔ اختر حضرت قبلہ پیر و مرشد پر کلیں و ہر حالت طاری تھی۔ خصوصاً جب قوالوں نے آخری مصرعہ کو بار بار دہرایا تو آپ پر اس طرح غباری ہوا کہ جیسے کسی نے غبار کو بھر پور در کیا ہو۔ آپ مرغ نکل کی طرح بے تابانہ تڑپ رہے۔ جن اسی حالت میں آپ کی روح فطرت غصری سے پرواز کر کے خالق کائنات کے پاس جا

ارض بندیاں پر علم و عرفان کی بارش

یہ امر مسلم ہے کہ کبھی تو مکان کی عظمت کمین کی وجہ سے ہوا کرتی ہے اور کبھی کمین کو مکان کی وجہ سے عظمت حاصل ہوتی ہے۔ بندیاں شریف کو عظمت کمین بندیاں سے حاصل ہے۔

الغرض! حضرت قبلہ فقیر العصر ائمہ آپاؤ رام پور، ہوپال اور نواب ٹوٹک میں رہنے کے علاوہ ہندوستان کے مختلف مقامات پر بیس بائیس سال درس و تدریس کی زندگی گزارنے کے بعد اپنے وطن بندیاں واپس تشریف لائے۔ آپ کی تشریف آوری سے قبل بندیاں کی زمین جس طرح اپنے اطراف میں ریت کے دیو پیکر ٹپکے تھی اور ظاہری تروتازگی کا کوئی سامان نہ تھا اسی طرح رشد و ہدایت اور علم و تحقیق کی ہریالی سے بھی تپتی و لہتی تھی۔ جہالت و گمراہی کی یہ بھڑکنیں اپنے اپنے پر رسول عربی کے دشمن اور گستاخ عناصر کے انکار سے لئے مجلس رہی تھی اور ہر طرف ابن ابی کے چائینے بغیر نفیس رسالت اور توہین نبوت کا زہر اگل رہے تھے۔ الحق پر ذہر آلود ماحول انجانی عروج پر تھا کہ قدرت نے ارض بندیاں کو اپنی خصوصی عنایات کے لئے منتخب فرمایا اور ایک مرد مجاہد جو سراپا عشق مصطفوی، پیکر خلوص ہندوستان سے علم و عرفان، شریعت، طریقت، حقیقت اور عشق رسول ﷺ سے لیس کر کے بھیجا۔ آپ کی زندگی کا نصب العین توحید باری تعالیٰ کا پرچار اور عظمت رسول کا احیاء اور تدارک نبوت کا افرار تھا۔ انہی اصال آپ نے عقائد حقہ اہل سنت و جماعت پر ایسے ولائک سادھ اور ہر اہل حق کا قلعہ قائم کئے کہ ان کے گندم نما جو فرش کو ملاؤں کی سالوں کی منت پر پانی پھر گیا اور آپ کی آمدت ارض بندیاں رشد و ہدایت کا مینار بن گیا۔ خلافت اور گمراہی الٹیں کی آغوش میں سسکیاں لینے لگی اور جہالت اپنی موت آپ مر گئی۔

فن مناظرہ میں یدِ طولیٰ

حضرت فقیر العصر استاذ العلماء میدان مناظرہ کے مانے ہوئے شہسوار تھے۔ آپ نے ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ اور بیسوں مناظروں میں مناظرین کو ایسی شکست فاش دی کہ وہ پھر مدد دکھانے کے قابل نہ رہے آپ نے انہیں بے شمار مرتبہ مہموت اور لایعقل بنا کر چھوڑا۔ ذیل میں چند مناظروں کا حال ملاحظہ فرمائیں۔

حکیم الامت کا مہموت ہونا

قیام ہند کے دوران ایک دفعہ فقیر العصر علامہ یار محمد بندہ والوی کی ہادی اشراف علی قتلوانوی سے ملاقات ہوئی، انہوں نے گفتگو کرتے ہوئے ہادی اشراف علی قتلوانوی کو مخاطب فرمایا: ”میرا مت آ، مایا“

آدم علیہ السلام کو تمام اسماء سکھائے تو اس آیت کہ ”یر میں الاسماء جمع معارف بلا ما مفید استغراق ہے اور اس کی تاکید ہے اور اس کا عموم قطعی ہے اور اس کی تخصیص نامکن ہے اور یہی علم کلی ہے پھر عام انبیاء علیہم السلام خصوصاً امام الانبیاء کے لئے علم کلی مانے کو شرک و کفر کیوں قرار دیا جا رہا ہے۔

مولوی اشرف علی کی علمی قابلیت

مولوی اشرف علی نے اس کا جواب یہ دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو صرف اسماء سکھائے گئے تھے اور اسماء اور ذاتیں نہیں سکھائی گئی تھیں بلکہ علم اسماء ثابت نہ ہوا جس سے علم کلی کی نفی ہو جی۔

فقیر العصر کا تجربہ علمی

حضرت قبلہ فقیر العصر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کی یہ تعبیر تو خود قرآن مجید کے خلاف ہے کیونکہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”ثم عوذھ علی البلا لکۃ فقال الذین ولی باسما ہولاء یعنی پھر اللہ تعالیٰ نے اسماء کو فرشتوں پر پیش کر کے فرمایا کہ ان کے نام بتاؤ۔ اس سے تو یہاں یہ چلتا ہے کہ آدم علیہ السلام اسماء کو بھی جانتے تھے تب ہی تو ان کے ناموں کے متعلق پوچھا جا رہا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ صرف اسماء پیش کئے گئے تھے اور پوچھا گیا کہ ان کے نام بتاؤ تو یہ بالکل اسی طرح ہوگا کہ پوچھتے بتاؤ زید کا نام کیا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ ایک لغو اور بے معنی بات ہے اور قرآن مجید اس کا متحمل کسی صورت میں بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ کا یہ کہنا تھا کہ مولوی صاحب لگے وائیں بائیں دیکھنے اور بغلیں جھانکنے لگے اور ایسے مہموت ہو گئے کہ شاید زندگی میں انہوں نے اس طرح نہامت محسوس کی ہو۔ ناظرین انصاف فرمائیں کہ ان کے حکیم الامت کا یہ علمی دارنامہ ہے کہ قرآن پاک کے مطابق کو کچھ نہ سکا اور توہمات الجلیسہ میں مبتلا ہو کر حواس کھو بیٹھا۔

ہادی حسین علی کا فرار

اللہ قدوس نبی مختار ﷺ کے صدق حضرت فقیر العصر استاذ العلماء کو وہ جلالیت علم اور ہدایت فضل عطا کی تھی کہ مخالف میدان میں آتے ہی جھجک محسوس کرتا تھا۔ موضع ملتان ضلع کھیل پور ہادی محمد سعید صاحب جو کہ حضرت قبلہ فقیر العصر کے شاگرد رشید ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہادی حسین علی واپس پھرتی ہمارے گاؤں میں تقرر کرنے کے لئے آنے پر میرے دوران اپنی چھتری حاضرین جاسد کو دکھا کر کہنے لگا کہ یہ تو کسی کوٹوالی یا نقسان دے گئے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حال نے اہل کوٹلی یا نقسان نہیں دے سکتے۔ (ما الا ۱۰) تا محمد ہدفہ جہن کے میں نے

میں کچھ تقابلیت اور جرات ایمان ہے تو کل تک ہمکار انتظار کرتا میں یہ کہہ کر بندیاں آیا اور قبلہ حضرت
 فقیر احمد رضا استاذ العلماء یونیورسٹی کو ساتھ لے کر اپنے آبائی گاؤں ملتان پہنچا جب مولوی حسین علی کو قبلہ
 استاذ العلماء کی آمد کا علم ہوا تو وہ اپنا بستر بویا سمیٹ کر فرار ہوئے میں کامیاب ہو گیا۔ حضرت قبلہ
 نے ہانگ والی اعلان فرمایا کہ میں میں دن تک نہیں ہوں مولوی حسین علی اور اس کے معتقد ہیں کو
 لائیں مگر کون ہے جو آپ کی علمی وجاہت کے سامنے دم مارے۔ ذلک فضل اللہ یؤتہہ من یشاء
 آپ کے علم کا وہاں بظاہر بھی تسلیم کرتے ہیں۔

بحث علم غیب میں تبحر علمی

مولانا محمد سفید فرماتے ہیں کہ میں ان دنوں حضرت قبلہ فقیر احمد یونیورسٹی کے پاس پڑھ رہا تھا کہ
 وال پچھراں کے ملک احمد یار صاحب کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ فاتحہ خوانی کے لئے حضرت
 قبلہ فقیر احمد بھی تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا ہد قسمتی سے اس علاقہ کا ایک مشہور و
 معروف دیوبندی مولوی بھی اس فاتحہ خوانی میں آگیا اور آتے ہی اس نے مسئلہ علم غیب پر بحث شروع
 کر دی۔ کہنے لگا کہ علم غیب خاصہ خدا ہے جو شخص انبیاء کرام و اولیاء عظام کے لئے علم غیب کا قائل
 ہے وہ مشرک ہے۔ اس نے ان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ صفت علم میں شریک ٹھہرایا۔ حضرت قبلہ فقیر
 احمد نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ فرما رہے ہیں کہ جو شخص انبیاء کرام اور اولیاء عظام کے لئے علم
 غیب کا قائل ہے اس نے ان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ علم میں شریک ٹھہرایا۔ تم اللہ تعالیٰ کا علم متعین کرو
 کہ اللہ تعالیٰ کا علم کیا ہے لہذا اگر یہی علم دوسرے کے لئے تسلیم کیا تو شرک لازم آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کو
 مخلوقات کا کل ازل و اوقت ایسا علم تھا۔ بیان فرمائیں کہ علم باری تعالیٰ کی کیا کیفیت تھی اور اس میں
 ۳۶۰ مذہب ہیں ان میں سے کون سے مذہب حق ہیں اور کون سے باطل ہیں؟ جب تم نے اللہ تعالیٰ
 کا علم متعین کر لیا تو پھر کیا جا سکتا ہے کہ یہ علم اگر غیر اللہ کے لئے مانا گیا تو شرک لازم آئے گا اس فاتحہ
 خوانی میں ہزاروں معززین علاقہ شامل تھے۔ ملک امیر خاں صاحب جو کہ نکلس فاتحہ خوانی میں موجود
 تھے اٹھے اور مولوی صاحب سے کہنے لگے کہ مولوی صاحب تم پر قسم ہوگی اگر تم نے جواب نہ دیا لیکن
 مولوی صاحب کی بلا جانے کہ اللہ تعالیٰ کو کل ازل و اوقات کا علم کس طرح ہے اور اس میں کتنے
 مذہب ہیں۔ فالحمد للہ علی ذلک حمداً کثیراً۔

مولوی غلام یونس وال پچھراں کی کچھ شہادت کے جوابات شافعی

رکنس المناقہ حضرت علامہ مولانا عطاء محمد بند پالوی مدظلہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت قبلہ فقیر
 احمد یونیورسٹی کی قابلیت اور تبحر علمی میں میرا دلچسپی ہے۔ میرا دلچسپی ہے کہ مولوی صاحب نے ان کی علمی

میں اکبر علی صاحب مرحوم کی وصیت کے مطابق ان کا جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف لے گئے
 آپ نے وہاں اپنے مخصوص انداز میں تقریر فرمائی تو مولوی غلام یونس صاحب جو کہ قبلہ فقیر احمد
 یونیورسٹی اور حکیم مولانا برکات احمد صاحب دیوبند کو بھی مدظلہ کا شاگرد تھا لیکن اس وقت دیوبندیت سے
 قدرے مائل تھا وہ بھی وہیں تقریر میں موجود تھا۔ دوران تقریر مسئلہ مغیبات خسہ پر آپ نے آئیں
 براہین کافیہ اور دلائل شافیہ بیان فرمائے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے قبلہ ان مغیبات کو
 جانتے ہیں۔ جب آپ عصر کی نماز کے بعد میرے لئے باہر تشریف لے گئے تو مولوی غلام یونس اور
 دیگر احباب آپ کے ساتھ تھے دوران سیر مولوی صاحب نے مغیبات خسہ کے متعلق چند شہادت
 پیش کیں کہ حضرت قبلہ فقیر احمد کا تبحر علمی یہ تھا کہ آپ نے وہیں ایک جگہ پر بیٹھ کر دلائل بیان کرنا
 شروع کر دیے اور حوالہ کے لئے کتابوں کے نام لے جاتے۔ مولوی غلام یونس صاحب نے چند
 اعتراض کئے مگر آپ نے جوابات مسکتہ دے کر خاموش ہونے پر مجبور کر دیا۔ پھر آپ نے مخاطب او
 ک عرض کرنے لگا کہ جناب میں نے یہ کتابیں نہیں دیکھی تھیں انھیں حضرت قبلہ فقیر احمد نے دلائل
 کے لئے مسئلہ کو ثابت کر دیا اور مولوی غلام یونس کو آپ کی علمی وجاہت کا اعتراف کرنا پڑا۔

ذلک فضل اللہ یؤتہہ من یشاء

فتح القرآن مولوی غلام خاں کی علمی قابلیت

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد ابراہیم صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ فرقہ باطلہ دیوبند یہ
 مفتی مفتی القرآن مولوی غلام خان خلیفہ راولپنڈی طالب علم کے ہمیں میں حضرت قبلہ فقیر احمد
 صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسائل پر چھپنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے بخوشی اجازت
 دے دی۔ مولوی غلام خان کہنے لگا کہ آج کل اکثر لوگوں کے اعتقاد مشرکین مذہبی طرح ہوئے
 حضرت قبلہ فقیر احمد نے پوچھا وہ کیسے؟ تو کہنے لگا کہ مشرکین مذہبی توں کو سفاشی سمجھ رہا ہے
 کہ ہمارے جیسے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے "لما نعبدھ الا لیضربونا الی اللہ ذلکی"۔
 "ہم تو اللہ ہی کی عبادت کرتے ہیں پکارنے کی یہاں کون سی بات ہے وہ تو اپنے ہاتھ
 کو مارنے کے لئے کون انبیاء اور اولیاء کو مجبور دیکھتا ہے۔ جواب میں کہنے لگا کہ مشرکین توں کو اللہ
 ہی کی عبادت تھی کہ اللہ کہتے تھے۔ حضرت قبلہ فقیر احمد استاذ العلماء نے اس سے پوچھا کہ اللہ
 اس میں یا فرماتے ہے؟ تو کہنے لگا ہاں بہت بوا فرماتے آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے تو صرف
 یہ کہیں آتی۔ اللہ ہی اصل الہی ہے یہ آپ نے فرمایا کہ لڑکوں کا میلہ ہے یہی اللہ

بتاتا اور بھی کہتا کہ صفت مشہد کا صیغہ ہے۔ بہت داؤ پیچ کھاتا کہ ڈوبنے کو بچنے کا سہارا مل جائے مگر کوئی صورت نکل نہ سکی اور ان کا خود ساختہ شیخ القرآن خرافات ہلبیہ اور توہمات شیطانیہ کے تاریک راہوں میں بھٹک رہا آخر کار راست قرار اختیار کیا۔ اختصار بعد میں معلوم ہوا کہ طالب علم کے بہرہ وپ میں آنے والا امت نجد یہ دہائیہ کا خود ساختہ شیخ القرآن ہے۔

فیقہ العصر کا اہل سنت پر احسان

حضرت قبلہ فقیہ العصر کے تشریف لانے سے پہلے اس علاقہ میں وہابی بنوری مبنوی حسین علی و ان بھجروی مصنفہ "ہلبیہ الخیران" نے مذہبی فضا کو خراب کر دیا تھا اور گھر گھر وہابیت کا پرچم لہرا رکھا تھا۔ مگر حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمہ اللہ کے تشریف لانے کے بعد وہابیت کی بارودی سرنگیں منہدم ہو گئیں۔ آپ نے ہجروی مولوی کے عقائد کا پل کھول کر رکھ دیا۔ مولوی حسین علی کے مسکن و ان بھجروں جہاں سے اہل اسلام پر شرک و بدعت کی آگ برقی تھی کفر و الحاد کا کبوتر اچھلتا تھا آج اسی شہر میں اہل السنۃ والجماعہ کے دو عظیم الشان دارالعلوم دین معصومین کے تشیخ ان کو یہ اب فرما رہے ہیں جبکہ مخالفین کا وہاں نام و نشان نہیں ملتا اور ان بھجروں کی فضا تو حیدر و رسالت کے نفوس کے گورخ زری ہے اور دور و یار سے صلوات و سلام کی روح پرور صدائیں قلب و جگر کو ٹھنڈک پہنچا رہی ہیں۔ بحیرہ رسالت کے فلک شگاف نفوس سے وہاں بھجروں میں ایک تہلکہ مچا ہوا ہے یہ سب کچھ حضرت فقیہ العصر کا لیٹان نظر ہے جنہوں نے اپنی زندگی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پاک و پین کی نشرو اشاعت میں صرف کر دی تھی۔

قابل رشک ذکاوت کا عملی دستور

آپ کی علمی قابلیت کا شہرہ ملک کے اطراف و اکناف میں ہو چکا ہے آپ کے جوہر ملک اور ذکاوت فطری کے اپنے اور پرانے معترف تھے۔ مولوی احمد صاحب کا بیان ہے کہ میں اور چند دیگر ساتھی مولوی غلام شمیم کے پاس و ان بھجروں میں معقول کی مٹی کی کتاب "محمد اللہ" پڑھتے تھے۔ ایک دن "محمد اللہ" کا ایک مقام مولوی غلام شمیم سے حل نہ ہو سکا۔ کالی کوشش کی مگر کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ اس میں اس مقام کو حل کرانے کے لئے حضرت فقیہ العصر علامہ بندیا لوی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اسی وقت طلباء کے اسباق سے فارغ ہو کر چارپائی پر آرام فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کی حضور محمد اللہ کا ایک مقام سمجھنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے پوچھا کون سا مقام ہے۔ میں نے انھوں کو اشارہ کیا تو حضرت قبلہ فقیہ العصر نے اس مقام کی ایسی شرح، بے سے تقریر فرمائی کہ تمام اہل مذہب قہقہے میں نہ اہل جا۔ وہ تمام اپنے اپنا صاحب اور اپنے صاحبوں کو سمجھا۔

بصل اللہ یوتیہ من بشاء

یہ شرک بحوالہ منطوق

اتحاد العرب والعم الامتداد المطلق بین المکتبین رئیس المکتبین حضرت قبلہ علامہ عظیمہ حبشی دی بندیا لوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء رحمہ اللہ تھان یہ ملے جا رہے تھے میں بھی ہمراہ تھا۔ دوران سفر گاڑی میں ہی بحث شروع ہو گئی کہ اگر حضور ﷺ کو کائنات کا علم و ادبی ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک لازم آئے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم بھی اسی ہے۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ شرک لازم نہیں آتا کیونکہ ایک ضرورت ہے اور ایک وہم ان دونوں میں فرق ہے ضرورت کا معنی یہ ہے کہ انشاک محال اور ناممکن ہو اور وہم کا یہ معنی ناک تو نہیں ہوتا عام ازیں انشاک ممکن ہو یا ناممکن ہو تو اللہ تعالیٰ کا علم ضروری ہے یعنی اللہ کا علم انشاک ناممکن اور محال ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم اگرچہ و ادبی ہے لیکن ممکن ہے تو اب اللہ تعالیٰ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم میں ممکن اور ناممکن بھیدوں جیسا ہے تو مساوات کیسے لازم آئے گا یہ تحقیق سن کر حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

اہل الحدیث کے رائے یہ معقولات اور معقولات میں تلازم ہے یعنی معقولات کے بغیر تہا بھنا امر دشوار ہے۔ معقولات معقولات کے لئے بحیثیت موقوف علیہ کے ہیں جو شخص اس سے قواعد و ضوابط سے آشنا ہے وہ اپنے انکار و انکار کو خطا یا انکار سے محفوظ نہیں رکھ سکتا۔

فی المرام

حداۃ اور وہم کی مزید توضیح کے لئے ہم قارئین کی خدمت میں ضروریہ مطلقہ اور دائرہ مطلقہ پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

الھدیۃ المطلقۃ بانھا التي تحكم فیھا بضرورة ثبوت المحمول

لیموضوع او سلبہ عندہ مادام ذات الموضوع موجودہ

(ضیاء النجوم شرح سلم العلوم ص ۱۵۸ مطبعہ حد شرکت علیہ)

یہ مطلقہ اپنے تفسیر سے مرسوم کیا جاتا ہے کہ اس میں حکم کیا جاتا ہے محمول کا ثبوت بموضوع واجب و ضروری ہے جب تک ذات موضوع موجود ہے۔

الھدیۃ المطلقۃ ماحکم فیھا بدوام النسبۃ مادام ذات الموضوع

موجودہ (ایضاً ص ۱۵۲)

یہ مطلقہ اپنے تفسیر سے مرسوم کیا جاتا ہے کہ اس میں حکم کیا جاتا ہے محمول کا ثبوت بموضوع واجب و ضروری ہے جب تک ذات موضوع موجود ہے۔

موضوع سے ہمیشہ ہو جب تک موضوع کی ذات موجود ہے۔

اقول

اللہ تعالیٰ کے علم میں ضرورت مطلقہ ہوا کرتی ہے جیسا کہ ذیل کی عبارت سے تصریح ہو رہی ہے۔

فلان الشیخ قال فی الاشارات الصوریة قد تنكون علی الاطلاق کقولنا اللہ تعالیٰ حی۔

شیخ اشارات میں کہتے ہیں کہ ضرورت کبھی مطلقہ ہوتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ حی ہے۔

خلاصہ بحث یہ ہوا کہ دوام اور ضرورت میں نسبت عدم و خصوص مطلق کی ہے اس نسبت میں مزید وضاحت اس طرح ہے کہ جہاں ضرورت کا تحقق ہوگا وہاں دوام کا بھی ہوگا اور یہ ضروری نہیں ہے کہ جہاں دوام کا ہو تو وہاں ضرورت کا بھی ہو لہذا دوام عام ہے اور ضرورت خاص ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم پر فقہیہ ضروری یہ چاہتا ہے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پر فقہیہ دائرہ چاہتا ہے۔

حاکمین شرک کا تبوت میں آخری بیج

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم دائمی تسلیم کیا جائے تو پھر بھی شرک لازم نہیں آئے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم ضروری ہے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم دائمی ہے۔ مثلاً اللہ عالمہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ علم کا ثبوت اللہ تعالیٰ کے لئے ضروری ہے یعنی علم کا اللہ تعالیٰ سے افتراق اور انفکاک محال ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالمہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ علم کا ثبوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے دائمی ہے مگر چونکہ حضور سید عالم سے علم کا افتراق اور انفکاک محال نہیں ہے۔ لہذا ہم۔

قبلہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی اعظم قبلہ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا علمی مکالمہ

حضرت قبلہ فقیہ العصر مدظلہ العالی اتفاق سے لاہور تشریف لائے اور حضرت قبلہ فقیہ العصر حزب الاحناف تشریف لائے اور انجمنی ایام میں حزب من الاحناف کا سالانہ جلسہ تھا۔ اطراف ملک سے کثیر تعداد میں علماء کرام تشریف لائے ہوئے تھے۔ قبلہ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک فتویٰ تھا جس پر بہت سے علماء کرام نے تائید اپنے اپنے دھڑے کے ہوتے تھے۔ قبلہ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وہ فتویٰ حضرت قبلہ فقیہ العصر کی خدمت میں بھی پیش کیا کہ آپ بھی اس پر دیکھ کر فرما کر تائید فرمائیں۔ مسئلہ یہ تھا کہ ایک شخص امان (جو کہ الہامی کے معزز پیشہ سے وابستہ ہے) نے ایک عورت (جو کہ آزاد عورت ہے) سے تعلق رکھتی ہے جس کے ساتھ بغیر اجازت سے تعلق رکھا گیا ہے۔ جب کہ اس کا

اولی قوم کی عورت کا اعلیٰ قوم کے مرد سے ہوا ہے۔ یہ نکاح با اجازت و رثاء صرف عورت کی اجازت ہی نافذ ہو جائے گا۔ ولی کی اجازت تب ضروری ہے جبکہ اعلیٰ قوم کی عورت کا نکاح اولی قوم کے مرد کے ساتھ کیا جائے۔ قبلہ سید صاحب نے فتویٰ شامی نکال کر اسے فتویٰ کی تائید میں عبارت پائی۔ استاذ العلماء فقیہ العصر بندہ یلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جناب اس عبارت سے ماہل بھی دیکھو اب ماہل دیکھا گیا تو بعینہ وہ مضمون مذکور تھا جو آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔ قبلہ سید صاحب یہ دیکھ کر آفرین و تحسین فرمائی اور فرمائی کہ مرتب فرمایا۔ تمام علماء حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ علیت و تقابلیت اس کا نام ہے۔ لہذا فصل اللہ ینوتہ من یشاء۔

تحریک پاکستان میں منفرد کردار

تحریک پاکستان میں حضرت قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء بندہ یلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اہم کردار ادا کیا۔ اس وقت خلیج سرگودھا کے اکثر افراد یونیٹ تحریک کے حامی تھے اور مسلم لیگ کا نام بھی سن سکتے تھے اور اس علاقہ کے دیوبندی مولوی بھی توجہ کا ٹکری ہوئے کے فیو ملک خضر حیات نوانہ کے طریقہ ہونے کی وجہ سے پاکستان اور مسلم لیگ کے خلاف دعوای و حصار تقریریں کرتے تھے اور ماہ اظم کو طرح طرح کی گالیاں دیتے تھے اس نازک موقع پر استاذ العلماء نے ہیا تک و ملی اعلان کیا کہ مسلم لیگ کی امداد کرنا ضروری ہے اور اہم وقت نے جب یہ بات تو بہت براہین تھیں لیکن ہم نے صاف صاف فرما دیا کہ ایک طرف اسلام کا جھنڈا ہے اور دوسری طرف کفر کا۔ چونکہ مسلم لیگ مسلمانوں کی جماعت ہے اس لئے اس سے کتنا اسلام سے کتنا ہے۔ آپ ہر جہہ کے دن پر زور دیا کہ ہمارے چنانچہ ہزار ہا آدمی مسلم لیگ میں شامل ہوئے اور آخر بزرگان دین کی ہمت اور جفا کشی اپنا لب دلی اور ۱۳ اگست ۱۹۴۷ء کو دنیا کی عظیم اسلامی مملکت پاکستان دنیا کے نقشہ پر ابھرا۔ اللہ اعلم۔

آفتاب علم و حکمت کا آنکھوں سے اوجھل ہونا

حضرت قبلہ فقیہ العصر بندہ یلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فتویٰ نصف حدی سے کچھ کم عرصہ تک پاک و ہند اور علاقہ تان سے چل کر آنے والوں کو رشد و ہدایت کا درس دیا۔ انھیں غیر محصور افراد لکھو کہ جہالت کی آفتابوں سے نکال کر رشد و ہدایت کے روشن شاہراہوں پر گامزن کر دیا۔ بیٹکڑوں کے دامن ظاہری سے بچا دیا۔ اور ہزاروں کی جموں ہاں مفتی علوم کے فیوض و برکات سے پر کرویں۔ محقق العرب و اظم قبلہ صاحبزادہ محمد امجد الحق صاحب مدظلہ العالی بیان فرماتے ہیں کہ وصال داتا آپ کی زبان پر نکلے طہ جاری تھا اور چہرہ نشانی اور بیاضیت کے آثار موجود تھے۔

مزار پر الوار

حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمہ اللہ کا مزار پر الوار ہندیاں شہر کی جنوبی جانب شہر سے متصل مرجع خلایق بنا ہوا ہے۔ عقیدت مندوں کی ارادت و عقیدت کا مرکز ہے۔ ہر سال آپ کی تاریخ وصال ۲۱-۲۲ محرم الحرام عرس مبارک منعقد ہوتا ہے جس میں ملک بھر کے جلیل القدر علمائے کرام اور صوفیاء عظام تشریف لاکر حضرت قبلہ فقیہ العصر کی دینی خدمات اور سماجی جلیلہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

حلیہ علمی کی منفرد کیفیت

حضرت قبلہ فقیہ العصر علامہ یار محمد صاحب ہند یالوی نور اللہ مرقدہ و راز قدح تھے۔ جسم میانہ تھا نہ بہت موٹے اور نہ باریک بہت دلچسپ بلکہ درمیانہ جسم کے مالک تھے۔ چھاتی چوڑی سی اور بدن نہایت مضبوط، ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں دراز تھیں۔ رنگ گندمی نہایت ملاحت والا، داڑھی مبارک گھنی، آخری عمر میں جب مہندی لگاتے تو اتنی خوبصورت معلوم ہوتی کہ جیسے طلاء کی تاریں چمکتی ہیں۔

فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

اخلاق حمیدہ اور محاسن وحیدہ کا طرز عمل

حضرت قبلہ استاذ العلماء رحمہ اللہ کی طبیعت میں نہایت ہی سادگی اور انکساری تھی۔ خدمت خلق عادت ثانیہ بن چکی تھی۔ طالب علمی کے زمانہ میں اپنی روٹی لینے کے لئے خود شہر میں جایا کرتے تھے۔ مسجد کے امام نے جب آپ کی عادت کریمہ اور صفا سنی کو دیکھا اور آپ کی ذہانت سے مطلع ہوئے تو آپ کو روٹی لانے سے روک دیا اور آپ کے لئے خود شہر سے روٹی لانے لگے اور اس کام میں فراموش کرنے لگے۔

قابل رشک معمولات کا حسین تناظر

حضرت قبلہ فقیہ العصر رحمہ اللہ نے تمام عمر نہایت سادگی سے بے لوث خدمت دین اور مجاہدات ریاضات میں گزاری۔ تمام دن بے تکلف و تشنگان علوم ظاہریہ و باطنیہ کو ذلال فیض سے سیراب فرماتے اور خلق خدا کی اصلاح فرماتے۔ مسلمان تو مسلمان ہندو بھی اس سرچشمہ فیض سے سیراب ہو رہے تھے۔

دواوی غلام یلین صاحب کا بیان ہے کہ قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء نے اپنے وجود کی کوئی پرواہ نہیں کی خدمت مجاہدات و ریاضات کر کے اپنے آپ کو کمزور کردیا بدن میں تدریس و تبلیغ کی تعلیم مصروفیت سے کبھی نہ ہٹتا تھا، رات با رات حالت کرامت و اہتمام میں گزار دیتی تھی۔

امام کی گزاریاں کریں لیکن آپ نے صرف عجم فرمانے کے علاوہ کوئی جواب نہ دیا۔

۱۰۰۰ متیا، والا سفیا فقیر سلطان علی صاحب غلیظہ مجاز قبلہ عالم خواجہ غلام حسن سہاگوی رحمہ اللہ صاحب المد قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء میرے برادر محترم مہاں مہر علی صاحب مرحوم کی فاضلہ شاہدہ الا میں تشریف لائے دوران قیام ذکر واذکار کی مجلس کس گری رات کو میں حضرت صلی کی خدمت میں حاضر رہا آپ نے تمام رات اپنے محبوب حقیقی کے ذکر فکر میں گزاری۔ نے بستر استراحت پر تشریف فرما نہ ہوئے کبھی بھی باذکر ایک لگا لیتے تھے کبھی دائیں کی بائیں کی اور مراقبہ اور استغراق میں تمام رات گزار دی۔

اصول استاذ العلماء کی نرینہ اولاد

۱۰۰۰ متیا، والا سفیا فقیر سلطان علی صاحب غلیظہ مجاز قبلہ عالم خواجہ غلام حسن سہاگوی رحمہ اللہ صاحب المد قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء میرے برادر محترم مہاں مہر علی صاحب مرحوم کی فاضلہ شاہدہ الا میں تشریف لائے دوران قیام ذکر واذکار کی مجلس کس گری رات کو میں حضرت صلی کی خدمت میں حاضر رہا آپ نے تمام رات اپنے محبوب حقیقی کے ذکر فکر میں گزاری۔ نے بستر استراحت پر تشریف فرما نہ ہوئے کبھی بھی باذکر ایک لگا لیتے تھے کبھی دائیں کی بائیں کی اور مراقبہ اور استغراق میں تمام رات گزار دی۔

۱۰۰۰ متیا، والا سفیا فقیر سلطان علی صاحب غلیظہ مجاز قبلہ عالم خواجہ غلام حسن سہاگوی رحمہ اللہ صاحب المد قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء میرے برادر محترم مہاں مہر علی صاحب مرحوم کی فاضلہ شاہدہ الا میں تشریف لائے دوران قیام ذکر واذکار کی مجلس کس گری رات کو میں حضرت صلی کی خدمت میں حاضر رہا آپ نے تمام رات اپنے محبوب حقیقی کے ذکر فکر میں گزاری۔ نے بستر استراحت پر تشریف فرما نہ ہوئے کبھی بھی باذکر ایک لگا لیتے تھے کبھی دائیں کی بائیں کی اور مراقبہ اور استغراق میں تمام رات گزار دی۔

۱۰۰۰ متیا، والا سفیا فقیر سلطان علی صاحب غلیظہ مجاز قبلہ عالم خواجہ غلام حسن سہاگوی رحمہ اللہ صاحب المد قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء میرے برادر محترم مہاں مہر علی صاحب مرحوم کی فاضلہ شاہدہ الا میں تشریف لائے دوران قیام ذکر واذکار کی مجلس کس گری رات کو میں حضرت صلی کی خدمت میں حاضر رہا آپ نے تمام رات اپنے محبوب حقیقی کے ذکر فکر میں گزاری۔ نے بستر استراحت پر تشریف فرما نہ ہوئے کبھی بھی باذکر ایک لگا لیتے تھے کبھی دائیں کی بائیں کی اور مراقبہ اور استغراق میں تمام رات گزار دی۔

۱۰۰۰ متیا، والا سفیا فقیر سلطان علی صاحب غلیظہ مجاز قبلہ عالم خواجہ غلام حسن سہاگوی رحمہ اللہ صاحب المد قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء میرے برادر محترم مہاں مہر علی صاحب مرحوم کی فاضلہ شاہدہ الا میں تشریف لائے دوران قیام ذکر واذکار کی مجلس کس گری رات کو میں حضرت صلی کی خدمت میں حاضر رہا آپ نے تمام رات اپنے محبوب حقیقی کے ذکر فکر میں گزاری۔ نے بستر استراحت پر تشریف فرما نہ ہوئے کبھی بھی باذکر ایک لگا لیتے تھے کبھی دائیں کی بائیں کی اور مراقبہ اور استغراق میں تمام رات گزار دی۔

۱۰۰۰ متیا، والا سفیا فقیر سلطان علی صاحب غلیظہ مجاز قبلہ عالم خواجہ غلام حسن سہاگوی رحمہ اللہ صاحب المد قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء میرے برادر محترم مہاں مہر علی صاحب مرحوم کی فاضلہ شاہدہ الا میں تشریف لائے دوران قیام ذکر واذکار کی مجلس کس گری رات کو میں حضرت صلی کی خدمت میں حاضر رہا آپ نے تمام رات اپنے محبوب حقیقی کے ذکر فکر میں گزاری۔ نے بستر استراحت پر تشریف فرما نہ ہوئے کبھی بھی باذکر ایک لگا لیتے تھے کبھی دائیں کی بائیں کی اور مراقبہ اور استغراق میں تمام رات گزار دی۔

۱۰۰۰ متیا، والا سفیا فقیر سلطان علی صاحب غلیظہ مجاز قبلہ عالم خواجہ غلام حسن سہاگوی رحمہ اللہ صاحب المد قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء میرے برادر محترم مہاں مہر علی صاحب مرحوم کی فاضلہ شاہدہ الا میں تشریف لائے دوران قیام ذکر واذکار کی مجلس کس گری رات کو میں حضرت صلی کی خدمت میں حاضر رہا آپ نے تمام رات اپنے محبوب حقیقی کے ذکر فکر میں گزاری۔ نے بستر استراحت پر تشریف فرما نہ ہوئے کبھی بھی باذکر ایک لگا لیتے تھے کبھی دائیں کی بائیں کی اور مراقبہ اور استغراق میں تمام رات گزار دی۔

۱۰۰۰ متیا، والا سفیا فقیر سلطان علی صاحب غلیظہ مجاز قبلہ عالم خواجہ غلام حسن سہاگوی رحمہ اللہ صاحب المد قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء میرے برادر محترم مہاں مہر علی صاحب مرحوم کی فاضلہ شاہدہ الا میں تشریف لائے دوران قیام ذکر واذکار کی مجلس کس گری رات کو میں حضرت صلی کی خدمت میں حاضر رہا آپ نے تمام رات اپنے محبوب حقیقی کے ذکر فکر میں گزاری۔ نے بستر استراحت پر تشریف فرما نہ ہوئے کبھی بھی باذکر ایک لگا لیتے تھے کبھی دائیں کی بائیں کی اور مراقبہ اور استغراق میں تمام رات گزار دی۔

۱۰۰۰ متیا، والا سفیا فقیر سلطان علی صاحب غلیظہ مجاز قبلہ عالم خواجہ غلام حسن سہاگوی رحمہ اللہ صاحب المد قبلہ فقیہ العصر استاذ العلماء میرے برادر محترم مہاں مہر علی صاحب مرحوم کی فاضلہ شاہدہ الا میں تشریف لائے دوران قیام ذکر واذکار کی مجلس کس گری رات کو میں حضرت صلی کی خدمت میں حاضر رہا آپ نے تمام رات اپنے محبوب حقیقی کے ذکر فکر میں گزاری۔ نے بستر استراحت پر تشریف فرما نہ ہوئے کبھی بھی باذکر ایک لگا لیتے تھے کبھی دائیں کی بائیں کی اور مراقبہ اور استغراق میں تمام رات گزار دی۔

ایک بھیا تک عذاب سے نجات لٹی کہتے ہیں کہ بعد میں وہ (۴۵) سال تک زندہ رہا اور فتح خان باؤلا کے نام سے مشہور ہو گیا جس کو تقریباً تمام علاقہ جانتا ہے۔

اسی طرح ایک آدمی کا ایک قیمتی تیل باؤلا ہو گیا اس کے مالک نے حضرت قبلہ فقیہ اخصر بمبئیہ کی خدمت میں اکر دھانی دی۔ عرض کرنے لگا حضور میرا ہزار روپیہ کی قیمت والا تیل ضائع ہوئے کو ہے آپ نے فرمایا اسے میرے پاس لے آؤ وہ شخص عرض کرنے لگا کہ تیل بڑا سرکش ہے اس پرستم یہ کہ وہ اب باؤلا بھی ہو چکا ہے اسے یہاں تک لانا ہمارے بس نہیں ہے۔ آپ نے اسے تعویذ لکھ کر دیے اور فرمایا کہ یہ اسے کسی طریقہ سے کھلا دینا وہ خود بخود آجائے گا۔ اس شخص نے وہ تعویذ تیل کو کھلا دیے اس کی رسیاں کھول دیں اور اسے قبلہ فقیہ اخصر کے آستانہ کی طرف متوجہ کیا وہ تیل خود بخود اس راستہ پر ایسے چل پڑا جیسے ہمیشہ سے چلتا آیا ہو۔ آپ نے اسے ایک درخت کے ساتھ بندھوایا۔ آنکھوں پر پٹی بندھوائی اور تین دن تک اسے روٹی پر کچھ لکھ کر کھاتے رہے۔ جب اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ صحیح اور درست تھا۔ فالہ محمد علی خلک حمدًا کثیرًا۔

کی محمد علیؒ سے وفا تو نے تو ہم حیرے ہیں

یہ جہاں چیز سے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

استاذ العرب والہج ماہر معقولات و معقولات حضرت قبلہ عظیمہ عطا محمد کلزوی ہندالوی بیان فرماتے ہیں کہ جب میں ہندیاں میں پڑھتا تو حضرت قبلہ فقیہ اخصر کو باری لائق ہوئی جس سے آپ کو زبردست تکلیف دہی تقریباً آپ چھ ماہ ستر خلافت پر رہے دیگر تمام علماء اور مدائیں میں چلے گئے صرف میں آپ کی خدمت میں حاضر رہا آپ نے میرے حق میں دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تم کو کلم نافع عطا فرمائے۔

حضرت قبلہ استاذی الاحقرم علامہ عطا محمد ہندالوی بمبئیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں غالب علی کے زمانہ میں پریشان رہتا تھا کہ درس نظامی میں علوم عامہ پر بڑے مشکل ہیں جب کہ پڑھنے کے وقت بعد مشکل سبق بھی آتا ہے تو بعد از تفصیل کیا ہوگا۔ اس وقت تو سابقہ کتب بالکل بھول جائیں گی لیکن اساتذہ کی دعاؤں کا اثر ہو کر ہمارا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فضل عظیم کیا کہ بلا تکلیف علم نصیب ہوا۔

نہ کتابوں سے نہ کالج کے ہے در سے پیدا

دینا ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

فقیہ اخصر کی ہادلوں پر حکومت

میں۔ آسمان قطرہ برسا نے پر نظر نہ آتا تھا۔ لوگوں کے مال مویشی ہلاک ہو رہے تھے۔ قحط کے دم اللہ برکی دلہیز پر نظر آ رہے تھے۔ سارے گاؤں والے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہمارا رشتہ کے لئے دعا فرما لیں آپ نے دعا فرمائے کہ بعد اپنے خادم سے کہا کہ کسی چیز سے پانی کے لئے راستہ بناؤ۔ اس نے چاروں طرف نظر دوڑا کر کہا کہ آسمان پر تو کوئی بادل کا ٹکڑہ بھی نہیں میں صبح راستہ بنا دوں گا۔ آپ نے فرمایا میں جو تجھیں کہہ رہا ہوں وہ کرو تجھیں کیا معلوم کہ تیرے والی گھڑی میں خدا کیا کرنے والا ہے۔ خادم بھی راستہ بنانے کے کام سے فارغ نہ ہوا تھا کہ ان کی ایک چاب سے گہرا زابل اٹھا اور جل قحط ایک ہو گئے۔ صبح کے وقت فقیہ اخصر بمبئیہ نے خادم سے متوجہ ہو کر فرمایا کہ اب کس طرح راستہ بناؤ گے۔ فالہ محمد علی خلک حمدًا کثیرًا۔

قبائلیہ اخصر کی یادگار جامعہ مظہر یہ انداویہ

حضرت قبلہ فقیہ اخصر استاذ العلماء علامہ یار محمد ہندالوی بمبئیہ کوئی نصف صدی سے کچھ کم عرصہ تک ہندیاں میں سفر کا حقیق کی منزل تھے رہے آپ کے وصال کے بعد رشد و ہدایت کے اس یار تاریک روشنی جس کی ضیاء ہار شاخوں سے سمور ہو کر نکلیں و یار سے علم کے متوالے دوڑے دوڑے آتے کچھ کم ہو گئی۔ حضرت قبلہ فقیہ اخصر نے اپنے پیچھے دو صاحبزادگان حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق صاحب و مولانا محمد فضل الحسن کو چھوڑا جن سے علوم کی تکمیل اور تربیت کی ضرورت تھی لہذا اہل ہندیاں نے صاحبزادگان اور دیگر علماء کی تعلیم کے لئے اور اہل علم جامعہ مظہر یہ انداویہ کی بنیاد رکھی اور استاذ العلماء ہندالوی بمبئیہ کے شاگرد رشید مولانا محمد سعید صاحب (شمن ملتان) کے ہاتھوں سے امامی مذہب کی زندگی کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد مولانا عبدالحق صاحب بائذی واسلے اور علامہ علی محمد صاحب پھر راؤ نے بھی تدریسی خدمات کو جاری رکھا۔ کچھ عرصہ معقولات کے امام مولانا محمد وین صاحب بدھوی بمبئیہ کی خدمات حاصل کی گئیں۔ سحر و دینی خدمات کے وہ بے غرض توبہ یں جن سے اہل ہندیاں مانوس تھے ابھی تک حاصل نہ ہوئی تھیں۔ آخر آجھونڈ نے والوں کی نگاہیں عصر حاضر کے سب سے بڑے فاضل استاذ الاسلاماتہ جامع معقول و اہل معقول امام المسلمین استاذ العرب والہج حضرت علامہ عطا محمد ہندالوی چشتی کلزوی نور اللہ محمد قدس تلخیز ارشد حضرت استاذ العلماء بمبئیہ لوانہ بڑھ لائیں۔ الاستاذ اہل علم علامہ ہندالوی کی تشریف آوری کے بعد ہر طرف سے تشنگان علوم پروانہ وار ٹول پڑے اور عظمت رفتگی یاد ایک بار پھر تازہ ہو گئی۔

واللہ الحمد علی النعماء

الفیہ پڑھیں۔ رضی کا فیہ، مغنی الملیب کے مشکل مسائل از بر ہو گئے اور ایسے ذہن نشین ہو گئے کہ وقت کے امام ائمہ بن گئے۔ اصول فقہ میں اصول الشاشی، نور الانوار، حسامی تک اور فقہ میں قدوری سے وقایہ تک یوں پڑھا کہ تمام احکامات مشکلہ اور جزئیات دقیقہ پر اس طرح حاوی ہو گئے کہ اپنے عصر کے امام الفقیہ بن گئے۔ منطق کی قیسی وغیرہ اس انداز سے پڑھی کہ اپنے وقت کے امام العقول بن گئے۔

فقیہ العصر امام العلم والحدیث حضرت علامہ یار محمد بند یالوی رحمہ اللہ

کے ایام بیماری اور حضرت علامہ عطاء محمد کی خدمت گزاری

فاضل ہندیال حضرت علامہ عطاء محمد بند یالوی رحمہ اللہ کو کراچی کے شریف میں سات یا آٹھ سال کے عرصہ تعلیم میں اپنے مربی و مشفق استاد محترم کی خدمت میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا۔ یہاں تک کہ استاد النکل بنار ہو گئے اور چھ ماہ تک اسباق کا سلسلہ منقطع رہا لیکن اس کے باوجود خدمت گزاری کا سلسلہ جاری رہا اور پوری محبت کے ساتھ خدمت میں مصروف رہے۔ کسی دوسری جگہ جانے کا خیال تک نہ کیا۔ آخر خود استاد العلماء کے فرمانے پر علامۃ العصر حضرت مولانا مہر محمد رحمہ اللہ کی خدمت میں اچھرہ لاہور تشریف لے گئے۔

جامعہ ثالثہ

استاذ العلماء رحمہ اللہ کے حکم پر ۱۳۹۰-۱۳۹۱ء میں علامہ زمان حضرت مولانا مہر محمد صاحب قدس سرہ کی خدمت میں اچھرہ لاہور چلے گئے اور وہاں دو سال تک جامعہ فقیہ اچھرہ میں علامۃ العصر سے مختصر المعانی، مطول ملاحسن، قاضی مبارک، حمد اللہ شرح عقائد، خیالی اور امور عامہ وغیرہ کتابیں پڑھیں۔ استاد النکل مولانا مہر محمد رحمہ اللہ سے مشکوٰۃ شریف، مسلم شریف پڑھیں۔ انہوں نے آپ کو اس قدر محنت سے پڑھایا کہ سلطان العلوم بنادیا۔

محبت استاد میں وحیدانہ کردار

حضرت محقق العرب و انجم اپنے مشفق اور مربی استاد محترم کے حکم پر اچھرہ پڑھتے تو رہے مگر نیاز مندی کا عالم یہ تھا کہ تعطیلات کے موقع پر پہلے بند یال شریف اپنے مربی اور مشفق استاد کی خدمت میں حاضری دیتے پھر والدین کی خدمت میں حاضر ہوتے حالانکہ گھر بند یال شریف سے پہلے خوشاب سے راستے میں پڑتا تھا اور پھر دو تین دن خدمت استاد میں قیام فرماتے اور بے شمار مسائل ضروریہ پر بحثوں و گفتگو فرماتے اور اپنی مکمل تعلیمی ترقی کے بعد بھی گھر کے لئے ماضی نہ ہوتے۔

سات سلطان العلماء دل میں اللہ تعالیٰ سے وابستہ رہے۔ احسان و احسانیت اور محبت اور محبت

ای محبت کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان مدرس کی بدرمیر بنادیا۔ خالد علی حبیباً کثیراً۔

محبت فوت

حضرت قبلہ محقق العرب و انجم محدث محبت کے طور پر یوں فرماتے تھے کہ میں ہمیشہ اپنے استاد سے محبت کرتا اور وہ عین لیتا تھا حقیقت یہ ہے کہ اس وقت کی ساسی ایسے تھے جو میرے خیال میں مجھ سے زیادہ لائق تھے مگر آج ان کا کوئی نام نہیں اور ہر سو عطاء محمد بند یالوی اور عطاء محمد بند یالوی کی اہم یاد ہمہ ہوتی ہیں۔ مجھ سے اللہ تعالیٰ نے جو کام لیا اور مجھے بخشی شہرت ملی ہے یہ میرے استاد علامہ یار محمد بند یالوی کی خصوصی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

علامہ بند یالوی رحمہ اللہ کی عظمت و حقیقت

بند یال کی ہی عظمت ہے

علامہ بند یالوی رحمہ اللہ کی عظمت اور شہرت کا باعث بند یال ہے جبکہ آپ کی یہ شہرت اور عظمت آپ کے مربی اور مشفق استاد کی دعاؤں کا ثمرہ ہے اور آپ کے مربی استاد کی محنت شاقہ نے آسمان رحمت کا آفتاب منجاب بنادیا۔

نیل رشک ذہانت اور فطانت

حضرت محقق العرب و انجم جن دنوں میں اچھرہ میں زیر تعلیم تھے تو وہاں امتحان لینے کے لئے وقت کے دو بہت بڑے فاضل کو بلایا گیا ان میں سے ایک حاجب یونیورسٹی کے پروفیسر سید محمد اور دوسرے دیوبند کے مشہور مدرس مولوی رسول خان تھے۔ جن کا نام سن کر طلباء کانپ جاتے ان دنوں حضرات نے فاضل بند یال علامہ بند یالوی سے مطول کا امتحان لیا اور خاص علمی جوایب قرار اور اجزاء پر مشتمل قسطی امتحان کے بعد آپ کی علمی قابلیت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوئے۔ آپ نے ایک ہونہار اور سرچشمہ انہم طالب ہونے کا ثبوت دیا۔

حدا رہا

مال اچھرہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد چھ ماہ تک موضع انہی ضلع گجرات میں مولانا علامہ دل صاحب سے اکتساب فیض کیا اور آپ سے مشفق اور غاضد کی کچھ کتابیں پڑھیں۔

حدا رہا

میں شش ہانڈ اور شرح عقائد خیالی پڑھیں۔

جامعہ سادہ

جامعہ نعمانیہ کے بعد بحیرہ منہج سرگودھا میں فاضل اہل مولانا علامہ غلام محمود رحمۃ اللہ علیہ سے تشریح اور شرح چھٹی وغیرہ پڑھیں۔

الحاصل حضرت علامہ ہندیاوی رحمۃ اللہ علیہ بیست سال کے عرصہ میں تاور روزگار ساتھ سے کسب فیض کر کے آسان علم و فضل کے آفتاب بہتاب بن گئے۔

فرائض مدرس

تحصیل علوم سے فارغ ہونے کے بعد دنیائے مدرس کے تاجدار نے ۱۹۳۴ء میں مدرس کا آغاز کیا۔ آپ ایسے جامع الصفات صاحب فطانت و ذہانت اور سرچشمہ برکات تھے کہ کسی دارالعلوم کے محتاج نہ تھے بلکہ عالم اسلام کا ہر دارالعلوم مدرس میں آپ کا محتاج تھا۔ آپ نے مختلف مدارس عربیہ میں تشنگان علم کو کیرا پ کیا اور اپنے فیض کے موتی نکھیرے۔

مقامات مدرس

المقام الاول

حضرت علامہ ہندیاوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ فقہ احمدیہ لاہور سے اپنی فقیہ المثل مدرس کا آغاز کیا۔ اور پہلے سال ہی ملاحسن، قاضی محمد خالد، توفیق تلوخ و تفتیح جیسی کتب جامعہ سمیت تیرہ اسباق زیر مدرس رکھے جس سے آپ کے علمی کمالات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ حالانکہ بڑے بڑے محقق مدرس سابقہ سال تجربہ مدرس کے بعد بھی ان مذکورہ کتب کو بسمانی نہیں پڑھا سکتے۔ مگر آپ کی مدرس کا یہ عالم تھا کہ سبق کی تقریر کو سن کر اور مشکل مقامات کو بالکل آسان ہوتا دیکھ کر علاحدہ عیش و عشرت کر لیتے۔ مدرسہ فقہ میں مدرس کے زمانہ شیخ الحدیث والفیہ حضرت علامہ مولانا غلام رسول رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ شارح بخاری نے آپ سے تقریر بیضاوی اور اقتیدس وغیرہ پڑھیں۔

المقام الثانی

۱۹۳۳ء میں لاہور میں پاکستانی سید المصطفیٰ حضرت مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالکلام آزاد قادری رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر جامعہ حزب الانافک میں مدرسہ بنایا۔ قاضی محمد خالد، ملاحسن، ملاحسن علی و

ای دوران شارح بخاری حضرت علامہ مولانا سید محمود احمد رضوی صاحب نے آپ سے سادہ شریف ہدیہ سعید اور مختصر المعانی وغیرہ کتابیں پڑھیں۔

المقام الثالث

دارالعلوم حزب الاحناف کے بعد ۱۹۳۴ء میں حضرت ملک المدرسین مدرسہ اسلامیہ "رائیہ" ضلع حصار ہندوستان تشریف لے گئے اور وہاں ایک سال تک مدرس کے فرائض سرانجام دیئے۔

المقام الرابع

۱۹۳۵ء میں مفسر قرآن حضرت علامہ پیر محمد کرم شاہ الازہری کے والد گرامی پیر محمد شاہ صاحب کی دعوت پر آپ جامعہ محمدیہ غوثیہ تشریف لے گئے اور تین سال تک تعلیم کے فرائض سرانجام دیئے۔

ان دنوں پیر محمد کرم شاہ فاضل عربی کی تیاری کر رہے تھے۔ آپ نے اشارات ابن سینا کے کچھ بات پڑھے اور نور الانوار کے چند مقامات پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

المقام الخامس

بحیرہ شریف میں مدرس کرنے کے بعد حضرت قبلہ علامہ ہندیاوی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ الاسلام المسلمین پیر طریقت حضرت علامہ مولانا خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے اصرار پر سیال شریف کے وقت سفر ہانڈہ دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام تشریف لے گئے اور وہاں آٹھ سال تک مدرسہ سادہ ہانڈہ پڑھا۔

عام السادس

آٹھ سال تک سیال شریف میں خدمت دین کے بعد حضرت استاذ العلماء محقق العرب والہجیم محمد کلاہ شریف اسلام آباد میں ایک سال تک مستند مدرس کوخت بخشی۔

المقام السابع

۱۹۳۸ء شریف کے بعد جامعہ مظہریہ اہادیہ ہندیاوی شریف ضلع خوشاب تشریف لائے اور تقریباً ۱۰۰۰ ماہ کے عرصہ دراز تک یہاں اپنے استاذ گرامی مولانا یار محمد ہندیاوی رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان علم و ہادی رہے۔

ہندیاوی صاحب قار ہندیاوی با وقار ہے۔

الأدب والفقه

۱۹۳۸ء میں حضرت خواجہ سید غلام محی الدین گولڑوی (بازجی) کے ساتھ بغداد شریف حاضر ہوئے اسی موقع پر جامع امام عظیم بغداد شریف کے خلیفہ حضرت علامہ مولانا شیخ عبدالقادر انصاریؒ سے سند حدیث اور فقہ حاصل کی۔

ت میں نہیں منتظر

فاضل بنیال سید محققین تاج المدققین اخلاق میں وحدت رکھتے تھے تواضع میں اپنا ہائی نہیں تھے۔ امام المذاہب ہونے کے باوجود آپ نے مباحثہ کی طرح گفتگو اور بحث کی ہے جراثیم کو اپنے سے آنے کی راہ نہ دی بلکہ تواضع و انکسائی، عاجزی کو بڑا دلاینبک جہاں رکھا تھا۔

علم و فضل کے کوہِ امالہ آؤں گے ہاوجودِ عجبِ خود بینی اور بی یاری سے دور کا واسطہ بھی نہیں ملے گا۔ آپ کی یہ علم و فضل کے ہاوجودِ خورسائی و غررائی اور بے کبرئی بھی علمِ عظیم علیٰ حالت کے ہاوجودِ انتہائی سادہ زندگی گزارنے کے عادی تھے۔ نہ آپ نے کبھی علامہ کہلوانے کا قوف پالا نہ لیڈر بننے کا ذولِ والا۔ اعلیٰ مراتب میں بیٹھنے کے عادی نہ تھے۔ یہ الگ بات ہے کہ علامہ کی زبانِ رازی و درازی، سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ جیسے لوگ آپ کے پیچھے بیٹھنے میں عزت محسوس کرتے تھے۔ آپ نے کبھی نہ چاہا کہ کوئی ان کے گھنے چھوئے آپ کے ہاتھ جوئے البتہ مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ جیسے ہر لوگ آپ سے ملنے وقت آپ کے سامنے جھکا اپنی سعادت سمجھتے تھے اور آپ ہاتھ نہ دیتے تھے۔ سندھ ائمہ کا حضرت علامہ عبدالحق بندایوی صاحب کو بھی پاؤں جوستے دیکھا

يا اعراب والحجج علامه عظامه محمد بنديالوي

لی نظر میں علماء کی عظمت

انہیں لوگ یہ کہتے ہیں کہ علامہ عظیمہ ہند پانی پینے والی بیٹھتی ہو کہ باخاطر میں بیٹھ لائے اس کے شبہ
 ۱۔ الہ لئے یہ صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ حضرت قبلہ علامہ عظیمہ ہند پانی پینے والی بیٹھتی ہیں غفر
 رحمہم بخاری بہت نقلت ہے۔ آپ اپنے ہاں ہر صبح ملایا جاتا ہے حفاظت میں پافر مالتے تھے۔ احقر
 علامہ عظیمہ کے شریف لکھتے ہیں بعد میں شریف متقی انصاری نے درجہ علامہ عظیمہ

ہندیال کی مقدس زمین میں وافر مقدار میں برکت رکھ دی ہے۔ جس نے بھی ہندیال شریف میں حضرت قبلہ فاضل ہندیال کے سامنے روانے تلذذہ کے وہی محقق اجتہاد بن گیا۔ آج شرق و غرب جنوب و شمال میں علم و حکمت کے چراغ روشنیاں دے رہے ہیں یہ سب اسی فاضل ہندیال علامہ عظامہ ہندیال کی کا فیض ہے مگر اقامت کا نظریہ ہے کہ اصل میں یہ فقیہ العصر علامہ یار محمد ہندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی اکتساب کی تخلیقات ہیں۔

المقام الثامن

ہندیال شریف میں عرصہ دراز سے لوگوں کے دلوں کو روشن کرنے کے بعد رشد و ہدایت کا مینار و دوچہر شریف کو روشن کرنے کے لئے دوچہر شریف ضلع خوشاب شہر تشریف لائے اور دو سال تک دوچہر شریف میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ دوچہر کے بعد استاذ العرب واللحم پھر واپس ہندیال شہر تشریف لائے پھر کچھ عرصہ تک منصب تدریس پر فائز رہے۔

المقام التاسع

ہندیالی شریف میں دوبارہ تدریس کے دوران مولانا غلام نبی صاحب نے خوب اصرار کیا اور استاذ الاسلام کو کراچی لے گئے۔ کراچی میں تین سال تک دارالعلوم جامعہ حامد یہ علوم و فنون کا فیضان جاری رکھا۔

المقام العاشر

کراچی کے بعد استاذ العرب والجم مکہ شریف ضلع انک تشریف لے گئے اور وہاں تین سال علوم و فنون پڑھاتے رہے۔

المقام الحادى عشر

مکتبہ شریف میں تین سال تدریس کے فرائض سرانجام دینے کے بعد جامعہ مدنیہ رضویہ بمبئی شریف میں محافظ اسٹنڈنٹ پرنسپل الدین شاہ صاحب کی صند پر شیخ الحدیث کے عہدہ پر قائم رہے۔ دو تین سال تک تصنیف علوم وفنون کو سراہا فرمایا۔

جامعہ محمدیہ رضویہ میں آپ سے ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی فاضل بغدادیہ بخاری نے
زائے تلمذ تہذیب کے علوم و فنون کی کتب متعدد پڑھ کر اپنے ذہن کو خوب جلا بخشی۔

جامعہ محمدیہ ممبئی شریف میں تین سال تک تدریس کے فرائض سرانجام دینے کے بعد مرزا کا علمی و
حکومتی بندہ وال شریف میں ۱۰ بارہ تعریف نامہ سہ ماہی کے لیے جس آفتاب مرزا نے مسندِ خلافت

ہندیاوی کے پاس فرانوفہ تلمذ کرنے کے لئے حاضر ہوا جبکہ سال پڑھنے کے بعد راقم الحروف جامعہ کے محکمہ کماحقہ اتفاق سے حضرت علامہ عظیم ہندیاوی رحمۃ اللہ علیہ تعریف لائے مجھ سے پوچھنے لگے کہ آپ پہلے کہاں پڑھتے رہے میں نے عرض کیا حضور و وسال مکی شریف پڑھنے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ۱۲۰۱ھ فرمائے گئے وہاں کیا پڑھ کر آئے ہیں۔ میں نے عرض کیا حضور سلم العلوم تہ جلال الحنفی والدین حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی ہے اور دیگر اسباق دوسرے اساتذہ کے پاس تھے۔

زمانے کے مسلم علما کیسے پڑھاتے تھے میں نے عرض کیا حضور خوب سیر حاصل کرتے تھے اس طرح کرنے کا مسلم علما کی عقلی کوشش آپ کے بیان سے عیاں ہو جاتی ہے۔ پھر فرمانے لگے مولانا محمد اوزار صاحب قلید کہ کیا حال ہے میں نے عرض کیا حضور وہ پڑھاتے تو ہیں مگر ان کی چیتا کی کچھ کمزوری ہو چکی ہے جس کی وجہ سے کتاب انھوں نے قریب لے جا کر پڑھتے ہیں مجھے فرماتے ہیں: ”اب ان کو کتاب دیکھنے کی کیا ضرورت رہ گئی ہے طالب علم عبارت پڑھیں اور آپ تقریر فرمائیں۔ میں یہی کہتا ہوں۔“

آپ کا یہی جملہ ان لوگوں کے لئے کافی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ محقق العرب والعجم حضرت قبلہ علامہ ہندیاوی رحمۃ اللہ علیہ سے ہم عصر علامہ اور محدثین کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔

ساوگی میں انفرادیت

ساؤگی میں اپنی مثال آپ تھے جو غصے بھی آپ کے علم و فضل کے بارے میں سنتا آپ کے طرز و تدبیر میں انفرادیت کے بارے میں اسے معلوم ہوتا تو اس کے دل میں شوق و یاد دیر پزیرا ہوتا۔ اب وہ وہن میں خیالی تصویر بناتا کہ آپ ایسے ہوں گے، اونچی سمنہ پر بیٹھے ہوں گے وغیرہ مگر جب آپ کا دیدار کرتا تو یکسر مختلف پاتا۔

کچھ ایسا ہی پروفیسر معین نظامی صاحب کے ساتھ ہوا آپ لکھتے ہیں۔

”میں نے بکثرت آپ کی عظمت و فضیلت کا سن کر دل و دماغ میں آپ کی ایک خدائی تصویر بنانے کی سعی کی۔ ایک لمبا ترکا مونہ پہلا ہوا عالم دین سرور اور عطر لگائے ہوئے عمامہ و عباہ میں ملیں۔۔۔ مگر آپ کو دیکھ کر خدائی تصویر تیرے پیچھے رہ گئی۔ سنہ کو پی نہیں چاہتا تھا کہ یہ ہیں امام معقول و المعقول حضرت علامہ عطاء الرحمن رحمہ اللہ جی کا ذکر کرتے کرتے واوا جان (حضرت علامہ مولانا سید الدین صاحب رحمہ اللہ) جھپکے نہیں تھے۔

ہوں تھے چونکہ سردیوں کا موسم تھا اس لئے ایک کھلی گرم ٹوپی نے آپ کے آدھے کان
 سانپ، ککے، پیسنے کے لئے کوئی عامی چیز تھی نہ سرما نہ عطر نہ عمامہ نہ نقاب نہ روغنوت۔ دو علم
 لہذا یہ چلتا پھرتا بیوی تھے اور بس۔

ہاں! مجھے آپ کی ذہین و فطین آنکھوں کی چمک، لب و لہجے کے استحکام، قوت فیصلہ کی صاف گوئی اور ایثار نے بہت متاثر کیا۔

حضرت امام المددین انتہائی سادہ طبیعت کے مالک تھے ابتدائی دور میں جب آپ گولڑہ
 کھا کر سوں پر جاتے تھے تو پناہ بستر ساقیہ لے کر جاتے تھے وجہ یہ ہوتا ہے کہ جو بستر ننگے سر سے ملے گا
 ہی اور زائر کے کام آسکتا ہے میں پیر خانے پر بوجھ کیوں ہوں؟ پیر خانے کی سادہ ٹوٹی سر پر رکھتے
 تھا کہ کرتے تھکانے میں جو کچھ مل جاتا بخوبی کھا لیتے اپنے پیر خانے میں بھی کبھی بیٹھے اور
 یہ وہاں یا ایئر کنڈیشنر کمرے کا مطالعہ نہیں کیا۔ فرمایا کرتے تھے حضرت گولڑہ کی بیہوشی کے
 ساتھ جب ہجوم زائرین زیادہ ہوا اور ننگے سر آجکل کی سہولتیں میسر نہ تھیں تو بعض اوقات اپنا
 ٹی میں زمین پر بچھا لیتا اور رات گزار لیا کرتا تھا۔

۴۴۰ نفس کی انفرادی نوعیت

استاذ الاما تہ وکل وغنا وادھر و استحقاق کے بیکر تھے۔ بڑے بڑے سرمایہ دار اور آپ کے عقیدت مند تھے لیکن آپ نے پختہ زندگی گزارنے کی بجائے لائیت کے جذبے کا درویشانہ زندگی کو ترجیح دی۔ سینکڑوں علماء کے استاذ ہونے کے باوجود انداز عمر بھر صاف علمی اور دینی معلقوں میں آپ کی شہرت ہوئے مگر کئی طرح کی جیسی ہوئی تھی مگر آپ زندگی دار و گناہم پہاڑی علاقہ میں رہے مگر یہ طیلہ بات ہے کہ آپ کی تدویریں کے چراغ میں چلتے رہے اور قیامت تک یہی چراغ چلیں گے سمجھیں گے نہیں۔

مختل امامت والہین ہمیشہ تشریح سے بچتے رہے۔ آپ کو نام سے نہیں کام سے لگاؤ رہا نہ
خجہ باو میں دل برستے تھے نہ معمار اور جسے نہ لگاؤ پہنچتے تھے سادہ پوش اور سادہ دل تھے
۱۰۱۰ تا ۱۰۱۱ ہجری قمریہ

[illegible]

روپے تنخواہ پیش کرے گی۔ گاڑی، بنگلہ اور دیگر ضروریات کا انتظام و اہتمام ہوگا۔ آپ اس پیشکش کو قبول فرمائیں اور بہادر پور یونیورسٹی کی اس ملازمت کے لئے جان جائیں۔

واضح رہے کہ اس وقت (غالباً ۱۹۳۸ء) استاذ گرامی کی ماہانہ تنخواہ صرف ۳۵۰ روپے تھی۔ رات بھر بیکہ لکھی شاہ صاحب کا اصرار رہا۔

آپ نے جواب میں فرمایا: بیکہ شاہ صاحب! میں دو وجوہوں سے یہ پیشکش قبول کرنے سے معذور ہوں۔

(۱) اپنے مرثیہ و مشفق استاذ کبیر علامہ یار محمد ہندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ ویران کرنے کی ہمت نہیں۔
(۲) میرے اساتذہ کرام نے بھی تکھیوں پر بھی نہیں پڑھایا۔ (مراد یہ تھی کہ پر یہ قسم ہونے پر کھٹی بکٹی نیسے اور کلاس ختم ہو جاتی ہے چاہے سبق مکمل ہو یا نہ ہو) اور میں بھی تکھیوں پر نہیں پڑھانا چاہتا۔ جب تک بات مکمل نہ ہو جائے اور طلباء مطمئن نہ ہو جائیں چاہے ۳ گھنٹے صرف ہوں یا زیادہ میں سبق نہیں چھوڑتا۔

صبح میں استاذ العلماء کی خدمت میں اخبار بنی کے لئے حاضر ہوا اور عرض کیا حضور رات والی ملاقات کا کیا بنا۔ آپ نے تمام تفصیل ارشاد فرمائی۔ میں نے عرض کیا، آپ جان جاتے۔ ہم بھی اس بنائے گاڑی میں سفر کرتے کار میں گھومتے پھرتے۔ دس ہزار روپے تنخواہ بھی آپ کو ملتی بنگلہ بھی ہمیں دیکھنا نصیب ہوتا اور اس برکت سے ہمیں جامعہ بہادر پور کی سند بھی مل جاتی۔ انتہائی ناراضگی سے میری طرف دیکھا اور فرمایا:

(۱) یہ میرے استاذ رحمۃ اللہ علیہ کی برکت ہے کہ یہاں ہندیا لوی کی نسبت بہادر پور کی سند سے زیادہ اہم ہے۔

(۲) اگر آدمی پیسوں کا سوچنے لگے تو دین کا کام تو پھر ہو گیا۔ اللہ اکبر! ساڑھے تین سو روپے کے مقابلہ میں دس ہزار روپے کو خاطر میں نہ لائے۔ طعام و قیام کی سہولتوں اور آمد و رفت کی آسانئوں کو نہ دیکھا۔ فی اصل محقق العرب و العجم کو دوسرے مدارس میں بڑی تنخواہوں اور سہولتوں کی پیشکش ہوتی تھی مگر آپ نے اپنے مرثیہ و مشفق استاذ کی مسند کو چھوڑنا گوارہ نہ کیا اور استاذ گرامی کی نسبت کو قائم رکھا۔ سبحان اللہ! ایسے لوگ شان و استغنیائی میں اپنے انکار و انکار کی معراج سمجھتے ہیں۔

میں ممکن ہے کہ آپ کا بھی یہی نظریہ ہو جو کہ بقول شاعر اس طرے ہے۔

چناں کی طرے دانے کرتا ہے جس سے

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین امتین کی ترویج و اشاعت کے لئے فاضل ہندیا لوی آفتاب علم و حکمت جامعہ عظیمہ ہندیا لوی بھوپنپور کا انتخاب فرمایا اور اللہ تعالیٰ جب کسی خاص بندے کا انتخاب کرتا ہے تو اس پر اپنی خصوصی رحمت سے استغناء و ذکاوت، لطافت، ملکہ بیان، فصاحت، فصاحت، شہرت و خودواری، زہد و تقویٰ، علم و حکمت، جبر و قناعت، امانت و دیانت، اطاعت اور عبادت و اب مشغوع فرمادیتا ہے۔ فالجہد علی ذلک حمداً کثیراً!

اور سرشد گرامی سے عقیدت اور محبت میں انفرادیت

فاضل ہندیا لوی آفتاب علم و حکمت حضرت علامہ ہندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت غوث زمان علامہ صاحب قاریان آفتاب گولڑا حضرت سیدنا جیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے وسبب حق پرست پر مالک جنت میں زمانہ طالب علمی آغاز جوانی میں، بیت کی۔

استاذ العرب و العجم فرماتے ہیں۔

میں دوسرا پارہ پڑھتا تھا جب مجھے گولڑہ شریف میں حضرت خواجہ جیر سید مہر علی شاہ گولڑوی سے شرف بیت حاصل ہوا۔

بیت کے بعد شیخ کی محبت دل میں اس قدر جوش مارنے لگی کہ سال میں کئی دفعہ گولڑہ شریف جاتے اور اپنے شیخ کی زیارت کرتے دل کو سکون پہنچاتے اور روحانی ارتقاء حاصل کرتے۔

آفتاب گولڑہ کی وفات کے بعد آپ کے اکلوتے فرزند ارجمند زینت السادات حضرت جیر مہر علی الدین گیلانی المعروف بابو جی سرکار سے تہذیب بیت فرمایا تہذیب بیت کی وجہ یہ جان لے کر کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ حضرت بابو جی سرکار کو محض صاحبزادہ یا سجادہ نشین تصور کیا جائے بلکہ اہل اہل ارباب و اشراف اور عقیدت دہلی میں باقی رہے۔

یہ بیت کے لئے آپ نے بار بار حضرت بابو جی سرکار سے گزارش کی مگر حضرت ہر مرتبہ ماتے اور ارشاد فرماتے کیا بڑے حضرت کی بیعت ہو گئی ہے۔

آخر آپ کے دل کی حسرت پوری ہوئی اور ۱۳۰۰ھ یا ۱۹۲۸ء بروز جمعہ کو آپ نے سطر بندلو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضر ہو کر اقامہ کیا کہ حضرت بابو جی سرکار مجھے ملے۔ ملاز جمعہ کے بعد حضرت زینت السادات نے فرمودات کے مزار اقدس کے قریب ہوا۔ محمد نمان کناریاں ضلع کمرات ک شرف بیت عطا فرمایا۔

والہا نہ محبت کا حسین قائل

لے گولڑہ محبت سے دل بند لکھی تھی کہ حال دنیا کی محبت تنہا رہا حاضری سے

والدی کے وصال باکمال کے بعد زیر تعلیم تھا تو حضرت استاذی المکرم کے پاس قاضی مبارک میر زاہد رسالہ تطبیہ اور امور عامہ جیسے اسباق شروع تھے۔ میں ان میں شامل تھا۔ ایک دن دوران سبق محبت مجھے لے کر استاذی المکرم نے فرمایا: "تم قبضہ لغوائی اختیار کجھ کر پڑھتے ہو کہ اوپر سے کوئی مولوی آئے اور سنے تو یہ سمجھو گا کہ تم دوسری دفعہ یہ کتابیں پڑھ رہے ہو اور یہ تمہیں تمہارے عظیم والدہ کی دعا ہے اور مزید فرمایا:

"مجھے بھی انہی کی دعا ہے کہ دوران بیماری جب تمام سہتی ہندیاں چھوڑ کر چلے گئے تو میں اکیلا حضرت کی خدمت کے لئے بظہر بیا نظر کیا چھ ماہ بغیر اسباق کے ٹھہرا رہا۔ استاذ صاحب نے دل سے دعا کی اور میرا خاندانہ باخاندہ برابر بھیجا۔ کبھی جو کتابیں میں نے نہیں پڑھیں میں سمجھتا ہوں میں نے پڑھی ہوئی ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ:

"حقیقت ہے اس وقت تک سہائی ایسے تھے جو میرے خیال میں مجھ سے لائق تھے مگر آج کہیں ان کا نام تک نہیں اور ہر جگہ عظامہ ہندی لوی، عظامہ ہندی لوی ہو رہی ہے۔ یہ میرے استاذ محترم علامہ یار محمد ہندی لوی کی خصوصی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

حضرت استاذی المکرم علامہ عطاء محمد ہندی لوی مجھ سے علمی مقام ہم جیسے کم باریہ لوگ کا حلقہ نہیں سمجھ سکتے اختراع عرض کروں گا کہ میرے والدہ ذی وقار کے علاوہ میرے کئی نامور اساتذہ تھے جن سے میں نے آکتاب علم کیا۔ جن میں علامہ علی محمد پھر داؤدی برابر خود حضرت علامہ عطاء محمد ہندی لوی شیخ القرآن حضرت علامہ عبدالغفور بڑاوردی تلمیذ رشید علامہ یار محمد ہندی لوی حضرت علامہ حبیب النبی بھوٹی گاڑ، حضرت علامہ عبدالغفور ہاڑی، حضرت علامہ نور محمد مہجوانی انک اور حضرت علامہ محمد سعید عثمان ملتان جیسی شخصیات شامل تھیں۔ انہی جگہ پر یہ تمام ہستیاں قابل فخر اور ماہر ترین اساتذہ میں سے تھے مگر بلا مبالغہ حضرت استاذی المکرم کا طرز استدلال طریقہ تدریس حسین و دلچسپ انداز بحث و بیان اپنی مثال آپ ہوتا دیگر اساتذہ کے مقابلہ میں اگر زمین و آسمان کا فرق بھی کہہ دیا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ عام طور پر نامور علماء حضرات استاذیہ کو صرف معقولیہ درس تصور کرتے تھے مگر حقیقت یہ ہے کہ حضرت جس طرح علم معقول میں ماہر ترین تھے اسی طرح تمام علوم و فنون میں مہارت تامہ رکھتے تھے بعض دفعہ اظہار عقلی فرماتے تو ارشاد ہوتا:

"کہ لوگ مجھے صرف معقولی سمجھتے ہیں وہ میرے پاس آ کر نقد پڑھیں، اصول فقہ پڑھیں اور تفسیر پڑھیں اور پھر اندازہ کریں کہ کیا میں صرف معقولی آدمی ہوں؟"

میرے محترم استاذ علامہ عبدالغفور ہاڑی والے میری دعوت پر ہندیاں شریف تشریف لائے تو انہوں نے ان سے شرح جامی اور الانوار دہلیہ اسباق پڑھنے فرمائے گئے۔

"میں تمہارے والد علامہ یار محمد ہندی لوی مجھ سے نام نامی اسم گرامی بہت سنا ہے۔ شاگردی کا لقب تو حاصل نہیں کر سکا البتہ ہری پور کے مصافحات میں ایک صوفی صاحب کھانا والے بہت سنا۔ عالم اور درویش زور سے ہیں وہاں ایک مرتبہ ان سے شرف ملاقات کرتے گیا تو ان کے کتب خانہ میں ایک مسطور قلمی شرح عبدالرسول کی دیکھی تو میں نے عرض کیا کہ حضرت صوفی صاحب عبدالرسول کی تو شرح آج تک نہیں آئی ہے آپ نے کہاں سے لی ہے تو فرمایا: "یہ میرے ہندیاں والے استاذ مرحوم علامہ یار محمد ہندی لوی مجھ سے کتب خانہ عبدالرسول پر دوران تدریس فرمائی ہوئی تحریر ہیں جس جو میں نے ضبط کر کے خود جمع کر لی تھیں۔

ان سے بندہ نے شرح جامی پڑھی تھی۔ دوبارہ حضرت استاذی المکرم سے پڑھی تو سبحان اللہ! مہارتی فوائد اور اغراض جامی اور دیگر نکات حضرت استاذی المکرم نے اپنے درس میں شرح و بسط ساتھ بیان فرمائے ان کا عشر عشر بھی ضبط ہاڑی والے استاذ مرحوم بیان نہیں فرماتے تھے۔ تانا عالیہ مکمل شریف خانوادہ شاہ جملہ کھڈوی کے سپاہ دشمن اور میرے سر حضرت فاضل آبادی اٹا مولوی حافظ احمد دین صاحب دہشتی تو نسوی نور اللہ مرحومہ سے جس سال حج کے لئے تشریف لے گئے تھے مجھے دیا کہ میری واپسی تک تم نے مکمل شرح شریف قیام کرنا ہے چونکہ بندہ انہی تحصیل علم کر رہا تھا اور سیکل بانی تھی تو میری تعلیم کی خاطر آپ نے علامہ نور محمد مہجوانی نزد میرا شریک کیا۔ باقی کے لئے مدرسہ میں بطور مدرس متعین فرمائے جو کہ ادب میں مہمانان اعز از اعلیٰ دہلی ہندی انہی (مہرات) والے کے شاگرد تھے اور حدیث میں علامہ انور کشمیری کے شاگرد تھے۔ بڑے صاحب علم مدرس تھے اکثر بلا مطالعہ پڑھاتے تھے اور طریقہ کار یہ رکھتے تھے کہ طلباء مطالعہ کر کے آئیں غرض تمام بیان کریں اور اگر پورا نہ بیان کر سکیں تو استاذ صاحب اوپر سے دوبارہ خود تفسیر فرمادیتے۔ میں ان سے شرح عقائد خیالی پڑھی۔ مقامات اور ہدایہ اخیر میں کے اسباق بھی پڑھے میں بڑی محنت مطالعہ کر کے تیاری کے ساتھ جاتا جہاں کہیں خیالی کا کوئی مقام رک جاتا تو پورا زور لگا دیتا مگر وہ آئی نہ ہوتی بات دین تک رہتی جتنا میں نے خود سمجھا ہوتا۔

بعد ازاں میں نے دینی شرح عقائد خیالی حضرت استاذی المکرم سے پڑھی وہ مقامات و مواضع بیان کرتے تو قربان جاؤں میں آپ کی لیاقت علمی اور خدا داد ملکہ تدریس، اتداز بیان، مہارت، بافت، علوم و فنون نے اس عجب بے کراں نے۔ یہاں تک کہ وہ قلمی ہاتھ تو

نواہر سے دیا تھا جسے راتے ہوئے اور پھر طالب علم کے دل میں تقریر کا اتار دینا یہ حضرت استاذی المکرم کا سیطرہ امتیاز تھا۔

جس سمت آگے ہو سکے بٹھا دینے ہیں

سبحان اللہ! حضرت استاذی المکرم کا پر بہار گفتگو چہرہ پر وقار عینک اور پیشانی سے انوار جڑے نظر آتے تھے۔ آپ کی وہ پرکشش حالت تجسماً "ہاں بھائی آگے چلو۔۔۔" حضرت مولانا محمد دین بدعو والے جو محمد اللہ پڑھانے میں بہت مشہور تھے، خواجہ قمر الدین سیالوی، میر محمد کرم شاہ بھیرودی، صاحبزادہ سید حامد علی شاہ گجراتی اور علامہ سید عبدالقادر شاہ راولپنڈی جیسے لوگوں نے آپ سے محمد اللہ پڑھا۔ بڑے ذوق و شوق سے جدید علماء ان سے محمد اللہ پڑھتے بغیر مطالعہ کے پڑھانا آپ کا حق وصف تھا۔ میں نے ان کو ہندیاں دعوت دے کر محمد اللہ پڑھا چونکہ میں محنت سے مطالعہ کر کے حاضر ہوتا سوال کرتا ٹھک آ کر فرماتے ایک ہوتا ہے غبی جس کو مقام سمجھ نہیں آتا ایک ہوتا ہے غوی جو جان بوجھ کر سوال کرتا ہے تم غوی ہو سمجھ کر بھی سوال کرتے رہتے ہو۔ میں کہتا حضرت اپنی تسلی کے لئے پوچھتا ہوں، ان کی طبیعت بہت ذکی تھی مگر جب بعد ازاں میں نے وہی محمد اللہ حضرت استاذ اہلک سے پڑھا تو کیا بات؟ علامہ بدعو کا اجمالی بیان کہاں اور حضرت عطاء محمد بدیالوی کا تفصیلی بیان کہاں؟ یہ فرق صرف وہی شخص جان سکتا ہے جس نے دونوں حضرات کے آگے دانوئے تلمذ تہہ کیے ہوں میرے تمام اساتذہ انہی جگہ فاضل یگانہ تھے مگر استاذی المکرم قبلہ ان تمام ستاروں میں آفتاب مہتاب کی مانند تھے۔ بقول محبوب قوال۔

نہیں رہیاں میرے دھولن دیاں

انداز تدریس کے طرق مختلف کی تعارفی نوعیت

دور حاضر میں مدرس کی پانچ انواع ہیں۔

انواع الاول

بعض مدرسن ایسے ہیں جو کتاب کو خود سمجھتے ہیں اور نہ ہی سمجھانے پاتے ہیں۔ ایسے لوگ قوم و ملت کے لئے نقصان دہ ہیں۔ ان کو چاہئے کہ تدریس چھوڑ کر گاہری فروخت کر کے اپنے بچوں کا پیٹ پالیں۔

انواع الثانی

کتاب خود سمجھنے پاتے ہیں مگر سمجھنے سے خاص ہیں نہ اوقات پانی نہیں بہتے۔

دعوت فکر

ان انواع کے لوگوں کو چاہئے کہ منصب تدریس پر فائز نہ ہوں اور ناظم حضرات کے لئے جائز نہیں کہ ایسے لوگوں کی تقرری کریں۔

انواع الثالث

بعض مدرسن ایسے ہیں کہ کتاب کو خود بھی سمجھتے ہیں اور سمجھانے کا جو ہر بھی رکھتے ہیں مگر سستی و غفلت کی وجہ سے محنت کر کے پڑھاتے نہیں ایسے لوگوں کا تدریس کرنا تفسیح اوقات ہے ان کو چاہئے کہ متبادل کام کرنے میں تدریس فرمائیں۔

انواع الرابع

بعض مدرسن ایسے ہیں جو کتاب کے ہر مقام کو سمجھتے ہیں اور سمجھانے کا جو ہر بھی رکھتے ہیں مگر اس و اس کے جال میں پھنس کر کام نہیں کرتے اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ طلباء ہم سے گھر آ کر عین تاکہ ہمیں کچھ پیش ل جائیں۔ ایسے لوگ قوم و ملت کے خائن ہیں۔

انواع الخامس

بعض ایسے علم و فنون کے شائقین ہیں جو ہر کتاب کے ہر مقام کا نظر فاضل سے مطالعہ فرماتے اور انہیں تعلیم بھی وافر مقدار میں رکھتے ہیں اور شب و روز طلباء کو محنت شاقہ سے پڑھانے کے عادی بناتے۔ واللہ یہ لوگ ہی اساتذہ ہیں بس اور بس۔

آخر کا ذاتی تجربہ

آخر اناس اہل العباد جب اپنے مربی و مشفق استاذ کے پاس دانوئے تلمذ تہہ کر رہا تھا۔ انہیں مقامات مطلوب کا قصی اللہ امور عامہ اور خاص باز نہ کے رات کو مطالعہ کرنے کے باوجود مجھ نہیں آتے تھے اور اس وقت تصور میں آتا کہ نامعلوم یہاں امتحان محترم کس طرح سے تقریر کریں گے مگر صبح کو جب استاذی المکرم کتاب پڑھانا شروع فرماتے تو تمہیدی مقدمے باندھ کر وہ یہ ان انداز سے پڑھاتے کوئی دشواری اور انہیں باقی نہ دلاتی۔

آپ کتاب کے ہر مقام کے غنئی گوشوں پر اس طرح سیر حاصل بھٹ کرتے اور معصطین اور صنی ان افاض کو اس طرح بیان کر دیتے کہ ہر مشکل مقام بیان ہو جاتا تھا۔

چند ایسے علوم، ہاتھ کا صاحب کتاب لی تحریر لے اور ان آپ بھی ان کے پاس تشریف فرماتے تھے۔ مشورہ لے جاتے انہیں جہت پانی نہیں بہتے۔

طریقہ تدریس میں انفرادیت

حضرت امام المدرسین طالب علم کو تقریر دھرانے کا حکم فرماتے اگر وہ دہرا نہ سکتا تو دوبارہ تقریر کا اعادہ فرماتے اور طالب علم کو دہرانے کا حکم فرماتے ضرورت ہوتی تو تین بار چار بار بھی تقریر دہراتے جب تک طالب علم استاد گرامی کے الفاظ میں تقریر نہ دہرا لیتا آپ آگے عبارت نہ پڑھتے دیتے۔

عبارت سننے کا وحیدانہ طریقہ عمل

دور حاضر کے موجودہ مدرسین کی حالت یہ ہے طالب علم جب عبارت پڑھتا ہے تو وجہ سے عبارت نہیں سنتے بلکہ بعض اساتذہ کو ایسے بھی ہوتے ہیں کہ طالب علم عبارت پڑھتا ہے اور اسی اثناء میں وہ مطالعہ کرتے ہیں استاد اعراب و انغم عبارت بڑی ہی خصوصی توجہ سے سنتے تھے۔ معمولی سے معمولی غلطی پر بھی اس قدر گرفت فرماتے کہ طالب علم نظر حقیق سے مطالعہ کر لے پر مجبور ہو جاتا تھا۔ اگر کتاب میں کاتب کی غلطی ہوتی ہے تو اسی سرزنش فرماتے کہ انسان کے چودہ طبق روشن ہو جائے اور فرماتے کسی اور ملبوسہ کی کتاب دیکھ لیتے

تدریس میں بے مشل دیانت داری

بعض اوقات طالب علم سبق کی تقریر دہرا بھی لیتا مگر آپ اپنے تجربہ اور فراست سے سمجھ لیتے تھے کہ طالب علم نے سبق نہیں سمجھا اور واقعتاً طالب علم نے سمجھا نہیں ہوتا تھا۔ آپ تقریر کا اعادہ کرتے تھے حتیٰ کہ آپ کو یقین ہو جاتا کہ طالب علم نے سبق سمجھ لیا ہے۔ بعض اوقات طلباء سمجھتے کہ ہم نے سبق اچھی طرح سمجھ لیا ہے مگر استاد گرامی دوسرے دن فرماتے ”تم نے کل فلاں مقام کی تقریر نہیں سمجھی تھی“ چنانچہ تقریر دوبارہ شروع کر دیتے تقریر سننے کے بعد طلباء کو اپنی غلطی کا احساس ہو جاتا کہ واقعی ہم نے سبق نہ سمجھا تھا۔ جب استاد گرامی کو یقین ہو جاتا تھا کہ طالب علم اچھی طرح سبق سمجھ چکا ہے تو انتہائی خوشی کا اظہار فرماتے اور آگے عبارت پڑھنے کا حکم فرماتے۔

آپ کے بارے میں مشہور مقولہ کما حقہ درست ہے۔

”سلطان المدرسین علم پڑھاتے نہیں پلا تے۔“

وصف وحیدہ کی تعارفی نوعیت

طلباء کے سامنے ان کی تعریف نہیں کرتے چاہے وہ کتنا ہی لائق و فائق کیوں نہ ہو۔ خاص طور پر جو طالب علم ان کی زیادہ خدمت کرتے۔ اس کی بہت کم رعایت فرماتے۔ اس کا اثر یہ ہوتا کہ طلباء میں خواہ مخواہ غرور پیدا نہیں ہوتا جب بہت محنت بہت زیادہ بڑھ جاتا۔ دیکھیں الاذکار جامعہ ۱۲۱۱ اشرف

۔ طلباء کی علمی قابلیت کا جائزہ لیا تو ایک موقع پر بطور خوش طبعی فرمایا:

”ہاں ہر جا کر پتہ چلا کہ ہم بھی علامہ ہیں ورنہ یہاں (بندیال میں) استاذ صاحب نے ہمیں اس نئی آئے نہیں دیا کہ ہمیں بھی کچھ آتا ہے۔“

عام انداز تدریس اور فاضل بندیالوی کی تدریس میں تقابلی جائزہ

۱۔ اہل کے سبق کا طریقہ تدریس

ہم قارئین کی خدمت میں بطول کے ایک سبق میں فاضل بندیالوی علامہ عظیمہ بندیالوی کا طریقہ تدریس بیان کرتے ہیں جسے طائرین و کچھ کر ضرور مفرح و مسرور ہوں گے اور دیگر۔ میں اور امام المدرسین کی طریقہ تدریس میں بخوبی موازنہ فرمائیں گے۔

یسی ذلک الوصف المذکور فصاحة ایضا کہا سبی بلاغة وفی هذا اشارۃ الی دفع التناقض الموضہ من کلامہ الشیخ عبدالقادر فی دلائل الاعجاز فانہ ذکر فی مواضع منہ ان الفصاحة صفة راجعة الی المعنی والی ما یبدل علیہ باللفظ دون اللفظ فی نفسہ وفی بعضہا ان فضیلة الکلام للفظہ لا للمعنا حتی ان المعانی مطروحة فی الطریق یعرنها الا عجمی والعربی والفری والبودی ولا شک ان الفصاحة من صفاتہ الفاضلة فنكون راجعة الی اللفظ دون المعنی فوجہ التوفیق بین الکلامین الہ اراد بالفصاحة معنی البلاغة کما صرح بہ وحيث اثبت انها من صفات الانفاظ اراد انها من صفاتها باعتبار افادتها المعنی عدد التركيب وحيث معي ذلك اراد انها ليست من صفات الانفاظ المفردة والکلمہ المجردة من غير اعتبار التركيب وحيث ان التناقض لتغاير محلی النفي والاثبات هذا خلاصة کلام المصنف.

۲۔ امام المدرسین حضرت علامہ عظیمہ بندیالوی رضی اللہ عنہ کا انداز تدریس

قولہ یسی ذلک الوصف المذکور فصاحة الخ باتن کی عبارت کا ملبوم یہ ہے کہ یہ (کلام کا متعلق حال کے مطابق ہوتا ہے) جسے بلاغت کہتے ہیں بسا اوقات اسے فصاحت بھی کہتے ہیں۔

غرض شارح

اس عبارت سے شارح کی غرض یہ ہے کہ ماتن جو فالہ بلاغۃ سے لے کر فصاحت و ایضاً تک کلام چلائی ہے اس سے ماتن کی غرض یہ ہے کہ دلائل الاعجاز میں شیخ کی کلام میں چند ناقص متون ہیں (مستوفی اس لئے کہا ہے کہ واقع میں تو کوئی ناقص نہیں ہے) تو ان کو رفع کرنا مقصود ہے۔ شیخ کی کلام میں تین قسم کے ناقص ہیں۔ ناقصات کی تفصیل اس طرح ہے کہ شیخ نے دلائل الاعجاز میں ایک جگہ کہا ہے کہ فصاحت معنی کی صفت ہوتی ہے (ای ما یدل علیہ باللفظ سے بھی معنی مراد ہے) اور لفظ کی صفت نہیں ہے اور دوسری جگہ کہا ہے کہ کلام کی فصاحت (فصاحت کا معنی فصاحت ہے) لفظ کی وجہ سے ہوتی ہے معنی کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ معنی تو راستوں میں پھینکا گیا ہوتا ہے۔ یعنی معنی عربی قروی بدوی سب جانتے ہیں کیونکہ ہر شخص اپنے مافی الضمیر کو کسی نہ کسی طرح سے تو ظاہر کرتے ہیں اب یہاں دو ناقص آگئے۔

ملت ناقص اول

پہلا ناقص یہ ہے کہ ایک جگہ شیخ نے کہا ہے کہ فصاحت معنی کی صفت ہے اور دوسری جگہ کہا ہے کہ فصاحت معنی کی صفت نہیں ہے۔

ملت ناقص الثانی

دوسرا ناقص یہ ہے کہ ایک جگہ کہا ہے کہ فصاحت لفظ کی صفت نہیں ہے اور دوسری جگہ کہا ہے کہ فصاحت لفظ کی صفت ہوتی ہے۔

مذاہب بھی سمجھ لیجئے کہ عبارت میں عربی اور عجمی کے لفظ آگئے ہیں ان کا مفہوم بھی سمجھ لیجئے۔ عجمی اس کو کہتے ہیں کہ جو فصیح نہ ہو اگرچہ عربی ہو۔ عربی اس کو کہتے ہیں جو فصیح ہو خواہ وہ عرب سے ہو یا غیر عربی ہو۔ ایک اعراب ہوا کرتے ہیں اور دوسرا عرب ہوتا ہے۔ اعراب تو ان کو کہتے ہیں جو عربی جنگلوں میں رہتے ہیں اور عرب ان کو کہتے ہیں جو شہروں میں رہتے ہیں۔ عام ازیں کہ وہ چھوٹے شہر ہوں یا بڑے ہوں قولہ فلا شک ان الفصاحت الخ۔ اس عبارت سے شارح کی غرض یہ ہے کہ یہ بتانا چاہتا ہے کہ شیخ نے کہا کہ کلام کی فصاحت کی وجہ سے ہوتی ہے حالانکہ ہمیں معلوم ہے کہ کلام کی فصاحت تو بلاغت کی وجہ سے ہوتی ہے تو یہ بھی ایک طرح کا تعارض ہے۔ فوجہ الخوفیق ہیں الکلامین الخ۔ اس عبارت سے شارح کی غرض یہ ہے کہ بتانا چاہتے ہیں کہ ماتن نے شیخ کی کلام میں ناقص کیا تھا۔ لیکن شارح نے یہ بتا دیا کہ کلام میں ناقص نہیں ہے۔

اس سے تو اب تیسرا تعارض اٹھ گیا جبکہ تیسرا ناقص یہ تھا کہ شیخ نے کہا کہ کلام کی فصاحت نہ آتی ہے حالانکہ ہم کو معلوم ہے کہ کلام کی فصاحت بلاغت کی وجہ سے ہوا کرتی ہے تو یہ بھی ایک جگہ فصاحت سے مراد بلاغۃ ہے۔ اس کے بعد شارح فرماتے ہیں کہ جہاں شیخ نے اصوات لفظ کی صفت ہے تو اس سے مراد ہے کہ لفظ کی صفت باعتبار معنی کے ہے اور جہاں جہاں کہ فصاحت لفظ کی صفت نہیں ہے تو مطلب ہے کہ مجرد لفظ اور مجرد کلمات کی صفت نہیں ہے۔ دوسرا ناقص اٹھ گیا جبکہ دوسرا ناقص یہ تھا کہ ایک جگہ شیخ نے کہا ہے کہ فصاحت لفظ کی صفت ہے اور دوسری جگہ کہا ہے کہ لفظ کی صفت ہے کیونکہ لفظ اور کلام کے اور اثبات اور کلام کے ایک جگہ کیا اور وہ یہ ہے کہ پہلے کہا ہے کہ فصاحت معنی کی صفت ہے اور دوسری جگہ کہا ہے کہ معنی کی صفت نہیں ہے تو یہ ناقص اس طرح رفع ہوا کہ جہاں شیخ نے کہا ہے کہ فصاحت معنی کی صفت ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ معنی کو فصاحت میں دخل ہے اور جہاں شیخ نے کہا کہ فصاحت صفت نہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ لفظ معنی کی صفت نہیں ہے بلکہ الفاظ کو بھی دخل ہے۔

اب مدیاں علامہ ہندیالوی رحمہ اللہ

میں کے طریقہ تدریس میں فرق

میں العربی و انجم ہندیالوی رحمہ اللہ کے طریقہ تدریس میں اور عام مدرسین کے انداز میں بہت فرق ہے۔ علامہ ہندیالوی رحمہ اللہ کے ہر مقام کا جس انداز سے صل فرماتے تھے ان کی اغراض جس حیثیت سے انداز سے بیان فرماتے تھے ایسا انداز دیگر مدرسین میں کہاں میسر آتا کہ ہندیالوی اور دیگر مدرسین کی تدریس میں زمین و آسمان کا فرق بھی کہا جاسکے تو کوئی استبعاد نہ ہوگا۔

استاذ الفضا فاضل ہندیال کے ملفوظات شریفہ

ط الاول

ایک سو سے زیادہ میرے شاگرد اس وقت شیخ الحدیث مفتی صدر مدرس کے مناصب پر

ط الثانی

ہے جن میں سے میری تجویز سے تدریس میں مفتی نہیں بلکہ وہی طلبہ نے جانیں جو

الملفوظ الثالث

علم جدید ہو یا قدیم ضرور حاصل کرنا چاہئے علم نور ہے اور اس کے حصول میں تاخیر ہرگز نہیں کرنی چاہئے۔

الملفوظ الرابع

دینا وادی میں میرے استاذ حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے چچا خواجہ محمد سعد اللہ سیالوی تھے۔

الملفوظ الخامس

میری عمر صرف دس سال کے قریب تھی مجھ پر آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان عظیم فرمایا کہرم کیا اور اپنی زیارت سے سرفراز فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پرواز فرما رہے ہیں مجھے پتہ چلا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور پرواز فرما رہے ہیں۔ بس میں نے کہا کہ میں بھی اڑنا چاہتا ہوں۔ میں نے خیال کیا اور پھر اڑنا شروع کر دیا۔ مجھے جو مقام ملا اور جو شہرت ملی میں سمجھتا ہوں کہ اسی خواب کی برکت ہے۔

الملفوظ السادس

اللہ تبارک و تعالیٰ صاحب گولڑی رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں بغداد شریف حاضر ہوا تو جامع امام اعظم کے خطیب اور نامور عالم دین حضرت شیخ عبدالقادر آقندی نے مجھے حدیث پاک دفعہ میں مدعو فرمائی۔

الملفوظ السابع

انگریزی تعلیم حاصل کرنے والا اگر ذہنی کمزوری لگ جائے تو کشر کے آنے پر تنظیم کے لئے کھڑا ہو جائے گا اور سلام کرے گا کشر وزیر کی آمد پر تنظیم کے لئے کھڑا ہو جائے گا وزیر صدر اور وزیر اعظم کے سامنے پاؤں باندھ کر کھڑا ہو جاتا ہے مگر کج عالم دین کسی کی تنظیم کے لئے نہیں جھکتا سب وزیر اور صدر اس کی تنظیم کے لئے جھکتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ کوئی شخص علم دین کی تفصیل ہی مکمل نہ کر سکے اور بے قدری کی شکایت کرے تو اس کا اپنا قصور ہے۔

الملفوظ الثامن

میں ہدایہ شریف ساتھ ہی درمکار تک فقہ پڑھی تھی اور پڑھائی بھی لیکن ہندیال میں حضرت حامدہ یار محمد سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہتے ہوئے ہجرت کر لی تھی اس وقت جزئیات فقہ پڑھنا

الملفوظ التاسع

لوگ مجھے صرف معقولی سمجھتے ہیں وہ میرے پاس آکر فقہ پڑھیں، اصول فقہ اور تفسیر پڑھیں اور پھر اندازہ لگائیں کہ کیا میں صرف معقولی ہوں۔

الملفوظ العاشر

مجھے اپنے استاذ علامہ یار محمد ہندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا ہے۔ دوران بیماری جب سارے ساتھی ہندیال چھوڑ کر چلے گئے تو میں اکیلا حضرت کی خدمت کے لئے ٹھہر گیا۔ تقریباً چھ ماہ بغیر اسباق کے ٹھہرا رہا استاذ صاحب نے دل سے دعا کی اور میرا خواندہ خانوادہ برابر ہو گیا یعنی جو کتابیں میں نے نہیں پڑھی تھیں میں سمجھتا ہوں میں نے پڑھی ہوئی ہیں۔ حقیقت یہ ہے اس وقت کئی ایسے ساتھی تھے جو میرے خیال میں مجھ سے لائق تھے مگر ان کا کہیں نام تک نہیں ہے اور ہر جگہ عطا محمد ہندیالوی رحمۃ اللہ علیہ عطا محمد ہندیالوی اور سی ہے۔ یہ میرے استاذ محترم علامہ یار محمد ہندیالوی کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

الملفوظ الحادی عشر

میں تقریباً پچاس سال سے مدرسہ میں کر رہا ہوں تلامذہ ہوں تو بھیڑی بھیڑ ہیں مگر مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں پچاس سال میں پچاس مدرسین ضرور تیار کئے ہیں جن میں مولانا اللہ بخش (دواں ہجڑا) شیخ الحدیث مولانا غلام رسول، علامہ غلام رسول سعیدی، مولانا اشرف سیالوی، مولانا محمد رشید کشمیری، مولانا عبدالکام شرف قادری وغیرہ شامل ہیں۔

الملفوظ الثاني عشر

اللہ تبارک و تعالیٰ میں صرف دو واسطوں سے قائد تحریک آزادی علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد ہوں کیوں کہ میرے استاذ محترم حضرت علامہ یار محمد ہندیالوی حضرت مولانا ہدایت اللہ جون پوری کا شاگرد تھے اور وہ براہ راست قائد تحریک آزادی محدث خیر آبادی کے شاگرد ہیں۔

الملفوظ الثالث عشر

میرا پیغام یہ ہے کہ علماء دین کو نظام کی کھج کریں۔ مناسب تبدیلیاں عمل میں لائیں جس مدرسہ سے ان کا تعلق ہے اس کے غلام کو فرمانبردار بنائی اور ادب سکھائیں۔ اپنا کردار درست کریں اور بچوں کی اصلاح پر توجہ دیں۔ اپنے بیٹے، بھتیجیوں اور دوست احباب کے بچوں کو علم دین کی طرف اپنا دھن دھن کرنا اور اس سب کچھ کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو کیونکہ جو دنیا کے حصول کو مقصد کرے وہ دنیا کا غلام ہے۔ مقصد صرف اللہ کا اللہ تعالیٰ اور خدا ہے (اصول فقہ، اسلام کی

خوشنودی ہی اصل مقصود حیات ہونا چاہیے۔

یاد رہے کہ یہ ارشادات آپ کے علاوہ کے ذریعہ آپ پر لکھے گئے مضامین آپ کی اپنی تصانیف اور آپ کے انفرادیہ سے حاصل کئے گئے ہیں۔

علی گلدستے

محقق العرب والہم فاضل ہندیال نے اپنی تمام توجہ اور توانائی علوم دینیہ کی تدوین پر صرف کی اس لئے تصنیف کی طرف خاطر خواہ توجہ نہ دے سکے لیکن اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ملک میں جب بھی کوئی مسئلہ پیش ہوتا آپ کتاب دست کی روشنی میں قوم کی راہنمائی کا فریضہ بھی سرانجام دیتے۔ مندرجہ ذیل تصانیف آپ کی یادگار ہیں۔

(۱) سیف العطاء علی اعنای من طغی و اعرض عن دین المصطفیٰ۔ (۲) ردیت بلال کی شرعی تحقیق۔ (۳) توانی کی شرعی حیثیت۔ (۴) عقیدۃ اہل سنت۔ (۵) اسلام میں عورت کی تکفرائی۔ (۶) مغربی جمہوری پارلیمانی نظام اور اسلام۔ (۷) کجبت المرأة عورت کی دیت مرد سے نصف ہے۔ (۸) مسئلہ حاضر و ناظر۔ (۹) صرف عطا کی قاری منظوم۔ (۱۰) دین نظامی کی ضرورت اور اہمیت۔ (۱۱) تحقیق وقت افطار۔ (۱۲) مسئلہ سور۔ (۱۳) امامت کبریٰ اور اس کی شرائط۔ (۱۴) گون سا حکمران اسلامی نظام نافذ کر سکتا ہے۔ (۱۵) سفر نامہ بغداد۔ (۱۶) فاروق اعظمؓ کو درجہ توحید۔ (۱۷) رمضان میں غرض تہا پڑھنے والا درجہ تہا جماعت اور کر سکتا ہے۔ (۱۸) تقریظ انوار قریہ۔ (۱۹) ابتداء محمد جہان تاباں۔ (۲۰) تاثرات توحیح البیان۔ (۲۱) فیوضات حسینیہ۔ (۲۲) مسئلہ کذب پر ایک مبسوط نویسی۔

الانہار لبحر العطاء

(علاوہ محقق العرب والہم)

محقق العرب والہم حضرت قبلہ علامہ عطاء محمد چشتی کلادی ہندیالوی مجتہد کے علاوہ کی فہرست تو بہت طویل ہے۔ ان کو اس مختصر کتاب میں لانا امر دشوار ہے مگر غرض میں بنظر اختصار مقتدر شخصیات علیہ کے اسماء گرامی پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) امام المحققین شیخ الحدیث و الشیخ حضرت علامہ قاسم رسول رضوی مجتہد صاحب تقیہ البخاری تفسیر رضوی فیصل آباد۔ (۲) حضرت علامہ محمد عطاء الحق ہندیالوی شہادہ نشین اقلیہ اصر ہندیال

.. (۴) حضرت خواجہ محمد حمید الدین سیالوی مدظلہ شہادہ نشین سیال شریف۔ (۵) حضرت پیر دلق کلادی مدظلہ علامہ نشین گولڑہ شریف۔ (۶) حضرت علامہ محمد فضل حق ہندیالوی مدظلہ شریف۔ (۷) علامہ سید محمد حکیم شاہ الازہری ضلع مرگودھا۔ (۸) حضرت علامہ سید طریقت شریف قادری مدظلہ کھرچہ شریف ہڈکی۔ (۹) حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث محمد اشرف سیالوی مرگودھا۔ (۱۰) حضرت مولانا غلام رسول سعیدی شارح مسلم دارالعلوم نجیب کماپچی۔ (۱۱) حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکبیر شرف قادری مدظلہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔ (۱۲) حضرت مولانا عبدالکبیر شریف جامعہ مظفریہ رضویہ والی پور میاںوالی۔ (۱۳) حضرت علامہ مولانا محمد بخش قادری خور و در حضرت محقق العرب والہم۔ (۱۴) حضرت علامہ پیر محمد چشتی مہتمم دارالعلوم رضویہ غوثیہ پشاور۔ (۱۵) حضرت علامہ مولانا فضل سبحان قادری مہتمم دارالعلوم رضویہ۔ (۱۶) حضرت علامہ مقصود احمد قادری خطیب مسجد داخان بخش لاہور۔ (۱۷) حضرت علامہ ناظم محمد چشتی صدر مدرس دارالعلوم خیر الدین خان۔ (۱۸) حضرت علامہ سید غلام حبیب شاہ مجتہد پیر شریف ضلع خوشاب۔ (۱۹) حضرت علامہ نور سلطان قادری مہتمم جامعہ انوار باہو بھٹکر۔ (۲۰) علامہ مولانا جمال الدین شاہ گالکی مہتمم جامعہ قمر العلوم فریدیہ کراچی۔ (۲۱) حضرت علامہ محمد زہر نقشبندی مہتمم رکن الاسلام حیدر آباد۔ (۲۲) حضرت علامہ مولانا محمد مظفر الحق ہندیالوی شریف۔ (۲۳) حضرت علامہ صاحبزادہ محمد مظفر الحق ہندیالوی ناظم اعلیٰ جامعہ مظہریہ۔ (۲۴) حضرت علامہ پیر محمد رادھ مہتمم جامعہ النبیہ حبیب آباد چوکی۔ (۲۵) حضرت علامہ کبیر محمد زہر نقشبندی آزاد کشمیر۔ (۲۶) حضرت علامہ مولانا قاضی محمد مظفر اقبال رضوی صاحب نصاب لاہور۔ (۲۷) حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد محبت اللہ نوری مہتمم دارالعلوم حنیف فریدیہ۔ (۲۸) حضرت علامہ گل احمد چشتی سابق مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔ (۲۹) حضرت علامہ گل احمد چشتی سابق مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔ (۳۰) حضرت علامہ گل احمد چشتی سابق مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔ (۳۱) حضرت علامہ گل احمد چشتی سابق مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔ (۳۲) حضرت علامہ محمد اسماعیل حنی مہتمم جامعہ حسینیہ شاہ والا ضلع خوشاب۔ (۳۳) حضرت علامہ عبدالرحمن حنی مدرس جامعہ حسینیہ شاہ والا ضلع خوشاب۔ (۳۴) علامہ مولانا فتح محمد باروڑی سبکی پلوچستان۔ (۳۵) حضرت علامہ مولانا محمد زہر مدرس غوثیہ ان تراز آباد کمان۔ (۳۶) حضرت علامہ مولانا یار محمد سبکی ڈوٹ عباس۔ (۳۷) حضرت قاضی غلام محمد زہر نقشبندی ہندیالوی۔ نو پڑ۔ (۳۸) علامہ جامعہ لاہور۔ (۳۹) حضرت علامہ مولانا

ضلع خوشاب میں نماز جنازہ اعلان ہوا تو ملک کے کوئے کوئے سے علماء و مشائخ تشریف لائے گئے اور اتنا جم فیبر ہو گیا کہ لوگوں کی قطاریں لگ گئیں۔ ۶۰ سال تک اس آفتاب علم و حکمت سے روشنی حاصل کرنے والے دردور سے چلے آ رہے تھے۔ ساڑھے دس بجے جنازہ لایا گیا اور سینکڑوں علماء و مشائخ موجود تھے اور سوا گیارہ بجے آپ کے شاگرد رشید حضرت خواجہ محمد حمید الدین سیالوی کو اپنے مشفق استاذ گرامی کی نماز جنازہ پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔



قوالی کی شرعی حیثیت

مفت

امام محمد تقی صاحب

علیہ السلام

عطا محمد بنیالوی

مکتبہ جمال پور

۹ - مرکز ادریس - دربار ادریس - ۱۰۸

تاج الفقہاء بدر العلماء امام العلم والکلمت

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب

سجادہ نشین آستانہ عالیہ ہندیال شریف خوشاب

فیہدائش اور مسکن

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق مدظلہ العالی ۱۹۳۱ء میں موضع ہندیال تحصیل ضلع خوشاب تازہ العلماء و فقہاء و فاضلہ حضرت علامہ یار محمد صاحب ہندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پیدا ہوئے۔

سہارک

سردار عبدالن سرخ سفید رنگ دچیہ چہرہ خوبصورت داڑھی سر پر گلابی خوش گفتار خوش کردار

نسب

ہاج معقول و مقبول حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی قطب شاہی اعوان داخل موصوف کا شجرہ نسب اس طرح بیان کیا جاتا ہے۔ علامہ محمد عبدالحق بن علامہ یار محمد بن سلطان بن شاہنواز۔

اہل خاندانی کا اجمالی پہلو

حضرت صاحبزادہ والا نشان کے آباد اجداد کے ہر فرد کو خاندانی شرافت کی بنا پر بڑی قدر سے دیکھا جاتا ہے۔ فاضل موصوف کے والد گرامی عارف باللہ حضرت علامہ یار محمد صاحب بن بہت بڑے عالم، عاشق رسول، کامل دلی، علوم عقلیہ و نقلیہ میں وحید العصر اور علم فقیہ میں فقیہ تھے۔ آپ کے دادا میاں سلطان صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک حق گو اور نہایت متقی شخص تھے اور دادا کے دادا شاہنواز صاحب تو روحانیت میں ایک بلند مقام پر فائز تھے۔ جن کے کشف و کرامات خاص، عام ہیں اور یہ بات حد تو اترو کچھ چکی ہے کہ بعض جنات بھی ان کے حلقہ ارادت میں آتے۔ قالہ جدد علی ذلک جبدا کثیرا۔

دست فاضلہ و طرز عمل

فاضل و مصلح حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی ابتدائی تعلیم کو اس کے والدین سے حاصل کیا۔ والدین میں نہایت ترقی و اوق سے پڑھنے اور تدریس میں مہارت

مقام رکھتے۔ ہر استاد آپ کو قائل ہونے کی وجہ سے عزت کی نگاہ سے دیکھتا۔ کم عمر ہونے کے باوجود شوق کا یہ عالم تھا کہ ہر روز تمام لڑکوں سے پہلے سکول جاتے، شام دوپہر ہی کبھی ایسا ہوتا کہ کوئی لڑکا آپ سے پہلے سکول آتا۔

ابتدائی کتب فارسیہ

عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ والد گرامی قبلہ فقیہ العصر سے فارسی کتب کربمانام حق، بوستان، گلستان، یوسف زلیخا، سکندر نامہ کے علاوہ نصاب ضروری چار گھنٹہ فارسی، آمدن نامہ اور جواہر ترکیب وغیرہ پڑھ کر فارسی کی ترکیب بھی پڑھی۔

قابل رشک محبت کا عملی دستور

فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد بند یالوی رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے فطرت جگر پر خاص نظر عنایت تھی۔ رات کو صاحبزادہ صاحب کی چارپائی والد صاحب کے قریب ہوتی۔ اور رات کے پچھلے حصہ میں آپ کو بیدار کیا جاتا اور نصاب ضروری اور دیگر اسباق یاد کرتے۔ فقیہ العصر فرمایا کرتے بڑا بابرکت وقت ہے دن میں دس مرتبہ اس وقت میں ایک دفعہ پڑھا کر بابرکت ہے۔

فقیہ العصر علامہ یار محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے فطرت جگر سے کمال درجہ کی محبت تھی ساتھ ہی صاحبزادہ مظلہ العالی کو بھی اپنے والد گرامی سے والہانہ محبت تھی۔ حضرت قبلہ محمد عبدالحق بند یالوی مدظلہ العالی اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ اللہ قدوس نے مجھے جو کچھ عنایت فرمایا ہے وہ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ عنایت کا صدقہ ہے۔ "ورنہ میں تو کچھ بھی نہ تھا"۔

والہانہ محبت کا اجمالی پہلو

حضرت علامہ فقیہ العصر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے محمد عبداللہ صاحب بیمار تھے اور وہ میہ ہسپتال لاہور میں داخل تھے اور صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب بھی ان کے ساتھ تھے اور حضرت فقیہ العصر صاحب بند یال میں تھے۔ کچھ دن گزرنے تو فرمانے لگے میں عبدالحق کے لئے اداس ہو گیا ہوں۔ اس جملہ کو سن کر گھر والوں نے عرض کی کہ بیمار کو بڑے ہیں اور آپ اداس چھوڑنے کے لئے ہیں جو کہ محض بیمار داری کے لئے ساتھ ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بڑے کو صحت دے وہ میرا محنت جگر ہے لیکن محمد عبدالحق صاحب کے ساتھ میری محبت ایسی ہے جیسی حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام سے تھی۔ آخر یہ محبت رنگ لائی، آپ کی نگاہ دور بین تھی کہ کل بھی صاحبزادہ میرا چاہیں گے۔ ۱۱۰ء اور میرے مشن و کام میں ایک نکتہ پہنچا۔ کا اور رہتی۔ کیا تک ہوا

حضرت فقیہ العصر کی آخری دعا کی تعارفی نوعیت

فقیہ العصر استاد العلماء حضرت علامہ یار محمد بند یالوی رحمۃ اللہ علیہ کا آخری وقت تھا اور زندگی کے آخری ایام میں حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق آپ کو قصائے حاجت کے لئے چارپائی سے بیٹھ لائے اور پھر سہارا دے کر اوپر لے جاتے تو آپ فرماتے۔ "خدا تجھے علم نافع عطا فرمائے" قبلہ صاحبزادہ فرماتے ہیں اسی دعا کا اثر ہے کہ گھر بیٹھے اللہ تعالیٰ نے درس نظامی کی امتداد العرب والعم علامہ عطا محمد صاحب بند یالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اپنے زمانہ کے فاضل العرب والعجم سے متمیز کراوی اور دارالعلوم جامعہ مظہریہ امدادیہ کو وہ شہرت حاصل ہو گئی جو مدتوں سے کام کرنے والے مدارس کو دے دیتی۔

تحکیل علم کے لئے اسباب و وجوہ

حضرت فقیہ العصر علامہ بند یالوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۳۷ء میں انتقال ہو گیا۔ ابھی تک صاحبزادہ کی کافی سکتا میں رہتی تھیں اگرچہ استاد العلماء کی توجہ باطنی کے اثر سے آپ کا حافظہ بڑے فضاء کا کھینچ کر بھی تحکیل باقی تھی۔ چونکہ ابھی آپ نوعمر تھے ایک چھوٹا بھائی تین بیٹیں والدہ صاحبہ لوگوں کی آغا جانا، تھوڑی مدت فتنے، فیصلہ جات، بے وقتوں سے مقابلہ۔ ان وجوہ کی بنا پر آپ گھر سے اکثر گھر کے لئے باہر نہیں جاسکتے تھے لیکن گھر پر تعلیم کا انتظام بڑا مشکل تھا۔ انہی حالات میں اللہ قدوس نے اپنا فضل و کرم فرمایا کہ علامہ فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد استاد العلماء مولانا محمد سعید صاحب (قائم خور و والے) آئے اور فاضل موصوف سے رسائل منطق، اصول شاشی اور کنز الدقائق وغیرہ لے کر لائے۔ ان کے بعد مولانا علامہ علی محمد صاحب جو کہ علامہ عطا محمد بند یالوی کے برادر اصغر تھے نہایت ان پٹن اور باہر تھے ان سے شرح وقایہ اور میرا میرا غوغی وغیرہ کتابیں پڑھیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب کے لئے عالم اسلام کے شہرت یارانہ و اتحاد کا قیام فرمایا اور ان دور ان اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت سے عالم اسلام کے فاضل جلیل القاد صاحب و عالم حضرت علامہ عطا محمد بند یالوی رحمۃ اللہ علیہ بنیاد بنی تشریف لائے اور ان سے شرح تہذیب ملی حاشی وغیرہ کتابیں ایک سال میں پڑھیں۔

۱۰۰ء سال شیخ الاسلام و المسلمین حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیالپور نے اسرار پر خیال شریف مجھے ملے اور حضرت جی صاحب بند یالوی کے حسب فرمان حضرت صاحبزادہ صاحب بھی علامہ عطا محمد بند یالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ سیالپور آئے۔ ایک چلے گئے۔ دوسرے

صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب زید مجدہ نے سنا تھا کہ علامہ محمد دین بدحو والوں کو حمد اللہ پر صانع کی خاص بھارت حاصل ہے اور وہ خود فرماتے ہیں کہ حمد اللہ پر جانے کا مزا تپ آتا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام حمد اللہ پڑھتے اور خدا فرماتا کہ وہ محمد دین حمد اللہ اس طرح پڑھایا جاتا ہے جس طرح تو نے پڑھایا ہے۔ پھر شیخ متقیین حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب زید مجدہ نے ان کی خدمت میں عربیہ لکھا اور وہ تشریف لے آئے اور آپ نے رسالہ قطبیہ، میرزاہد امیر عامہ اور حمد اللہ جیسے اسباق علامہ محمد دین بدحو والے سے پڑھے۔ بعد میں قبلہ صاحبزادہ نے استاذ العرب والہم سند الدہنین حضرت علامہ عطاء محمد بنیالوی رحمہ اللہ کی خدمت میں عرض کی اور آپ مستقل طور پر جامعہ بنیال میں رونق افروز ہو گئے۔

علم ادب علم معقول کی باقی ماندہ کتابیں آپ سے پڑھیں۔ ذیل میں ہم ان کا تذکرہ کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

علم معانی و بیان کی مختصر المعانی اور مطول و علم تفسیر میں تفسیر جلالین، بیضاوی شریف، علم ریاضی میں تفسیر فتح، اصول فقہ میں حاشی توحیح تلوک، علم عقائد میں شرح عقائد جلالی، شرح عقائد خیالی بمعہ شرح عقائد مثالی پڑھیں اور اس کے علاوہ شرح قطبیین وغیرہ جیسے اسباق پڑھے۔ علم فقہ میں ہندیہ اولین و اخیرین اور در مختار، علم فروع میں جامی، بعد الفقہ اور تکریم جی کتب پڑھیں۔

قبلہ صاحبزادہ زید مجدہ نے بعض کتب کا دوبارہ سماع بھی فرمایا اور علم حدیث کا دورہ دوسال میں آپ سے ہی مکمل کیا۔

حضرت علامہ قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی نے صرف چند مہینے درمیان میں کچھ شریف رہ کر حضرت علامہ نور محمد لودھی والوں سے (جو کہ حدیث میں مولانا نور محمد کشمیری کے اور اب میں مولانا اعجاز علی دہلوی کے شاگرد تھے) مقامات کا کچھ حصہ پڑایا اولین اور اخیرین کا اور کچھ حصہ شرح عقائد خیالی کا پڑھا۔

انکشاف حقیقت کا اجمالی پہلو

علامہ نور محمد مائل بدوی ہند بہت تھے مگر مقتدر مزاج آدمی تھے اور لطف کی بات یہ کہ صاحبزادہ سے کئی مرتبہ زور دے کر کہتے تھے کہ آپ میرے گھر آئیں۔ میں علماء دیوبند کی کتابوں نیز قرآن و حدیث سے دلائل کافیہ شافیہ آپ کو لکھوا دوں گا جس سے یہ ثابت ہوگا کہ اہل سنت کے معتقدات رکھنے والا شخص ہے مگر مشرک یا کافر نہیں ہے لیکن حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب ان لے پاس نہ

استاذہ کرام فقہ العصر علامہ یار محمد صاحب ہندیالوی رحمہ اللہ

محمد فارسی، کریمہ، نام حق، شیخ عطار، بدائع منظوم، مگلستان، بوستان، نصاب شروری، ذیلیا، سکندر نامہ نیز کتب قانون جواہر الترسیب، چار گلزار وغیرہ۔

علم صرف: صرف جہانی، قانونیہ کجوالی، صرف کی ایک مہسوط قلمی کتاب (مولانا محمد امیر دہلوی کی تصنیف تھی) پریمی، زراوی، زمخانی، مراح الاوارح، فضول اکبری، شافیہ وغیرہ۔
علم نحو: نحو میر، نظم مائتہ، شرح مائتہ، ہندیہ الخو کا فہمہ وغیرہ۔
علم فقہ: ہندیہ امصلی، مولانا الیاس، قدوری وغیرہ۔

تلاوی نویسی: فقہ العصر علامہ یار محمد بنیالوی رحمہ اللہ نے تلاوی نویسی کا طریقہ قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی کو بڑی توجہ اور محنت سے سکھایا۔ چونکہ بنیال شریف علم و عرفان کا مرکز رہا۔ اور اس سے لوگ مسائل شرعیہ کے لیے توجہ رجوع کرتے۔ اسرار تحریری کام صرف مولانا محمد عبدالحق صاحب فرماتے۔

علامہ محمد سعید صاحب ثمن ملتان والے

علامہ محمد سعید جو کہ استاذ الاساتذہ فقہ العصر علامہ یار محمد صاحب ہندیالوی رحمہ اللہ کے شاگرد تھے اور قیام بنیال شریف کے دوران زمانہ طالب علمی میں قبلہ علامہ عطاء محمد بنیالوی نے ان سے چند بات پڑھے۔

حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب نے مندرجہ ذیل کتب پڑھیں۔

علم منطق: صغریٰ، اوسط، اکبری، جدیدہ قدیمہ ایسا غوثی۔

علم اصول: اصول الشافعی۔

علم نحو: عمدا الرسول۔

علم فقہ: کنز الدقائق۔

امام علی محمد صاحب فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ

برادر خورد علامہ عطاء محمد چشتی گولڑوی ہندیالوی

حضرت قبلہ صاحبزادہ زید مجدہ نے ان سے درج ذیل کتب پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

علم منطق: میں ایسا غوثی، جدیدہ قدیمہ، ایسا غوثی، قول اہل مذاہب، مقالات

علم فقہ میں شرح وقایہ اولین۔
علم نحو میں کافیہ وغیرہ کا سماع کیا۔

علامہ عبدالغفور صاحب آف حفظ باغی ضلع ہزارہ

اس زمانہ میں علامہ عبدالغفور صاحب رحمہ اللہ کی سرف دعو میں مہارت مسلمہ مانی جاتی
تھی۔

علم نحو میں شرح جامی۔

اصول فقہ میں نور الالوار۔

فقہ میں شرح وقایہ آخرین۔

اس کے علاوہ بعض کتب سرف دعو کا سماع بھی فرمایا۔ فالہ محمد علی ذلک حمداً اکبیراً۔

استاذ العرب والجم شیخ المعقول والمعتول

حضرت علامہ عطاء محمد بندیالوی رحمہ اللہ

استاذ العلماء والفقلاء استاذی المکرم حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب بندیالوی مدغلہ
الحانی اپنے مربی و مشفق استاذ استاذی المکرم حضرت علامہ عطاء محمد بندیالوی رحمہ اللہ سے محبت اور
عقیدت میں منفرد ہیں اور اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ حضرت قبلہ استاذی المکرم صاحبزادہ صاحب مدغلہ
الحانی جب اپنے مربی اور مشفق استاذ کا تذکرہ اور ان کی طرز تدريس بیان کرتا شروع کرتے تو آپ
کی آنکھیں اشک بار اور پر غم ہو جاتی ہیں اور گفتگوں تک آپ کی اوصاف حمیدہ و مسامی حلیہ بیان
فرماتے جاتے ہیں نہ جھکتے ہیں اور نہ آسکتے ہیں۔ تذکرہ بالزمان اور محبت بالہماں میں آپ کی نظیر
اور مثل متعین ہے۔ ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء۔

علم نحو میں عبدالغفور رحمہ اللہ۔

علم منطق میں شرح تہذیب، تفسیر، میر تقی، ملا حسن، ملا جلال، میرزاہد رسالہ قطبیہ، میرزاہد
امور عامہ، محمد اللہ پہلے علامہ محمد دین صاحب بدھو والوں سے پڑھا دوبارہ حضرت علامہ عطاء محمد
بندیالوی رحمہ اللہ سے پڑھا) قاضی مبارک۔

اصول فقہ میں حسامی توضیح کونج۔

فقہ میں ہدایہ اولین، ہدایہ آخرین (دوبارہ پڑھے) اور مدار، تلمیذی نوکی کا طریقہ اور شرعی فیصلہ

حاضر ہے۔

علم معانی میں مختصر المعانی، مطول۔

علم میراث میں سراجی۔

علم ادب میں سبع مغلطہ، دیوان حمادہ وغیرہ۔

علم ریاضی میں تفریح شرح چھبیتی۔

علم مناظرہ میں رشیدیہ۔

علم فلسفہ میں میثدی، صدرائے معاش ہارغہ۔

علم عقائد میں شرح عقائد خیالی (یہ دوبارہ پڑھی جبکہ پہلے سولانا نور محمد صاحب طوائی والوں

سے پڑھی تھی، شرح عقائد جلالی۔

علم تفسیر میں تفسیر جلالین، تفسیر میثادی۔

علم حدیث میں دورہ سال میں دورہ حدیث شریف (ترغی، ابن ماجہ، مسلم، بخاری وغیرہ) مکمل

ہے۔

۱۱

شرح تہذیب، میثادی، مطول، جلالین، شرح جامی، مشکوٰۃ شریف کا سماع بھی فرمایا۔

حضرت علامہ نور محمد صاحب طوائی ضلع انک

علم ادب میں مقامات،

علم فقہ میں ہدایہ اولین، ہدایہ آخرین۔

علم عقائد میں شرح عقائد خیالی اور اس کے علاوہ میرزاہد ملا جلال، محمد اللہ اور صدر کا سماع بھی

۱۱

ت علامہ محمد دین صاحب بدھو والے (انک)

علم علامہ محمد دین صاحب، آف بدھو ضلع انک جو کہ علم معقول میں امام سمجھے جاتے تھے۔

شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین صاحب سیالوی رحمہ اللہ سے حاذق العلماء حکیم شاہ محمد صاحب

کی اور حضرت علامہ بدھو محمد زبیر شاہ آف کچوال جیسی عظیم شخصیات کے استاذ تھے۔

علم منطق میں میرزاہد رسالہ قطبیہ، میرزاہد امور عامہ پڑھا جبکہ اس سے پہلے استاذ العرب

اور سلطان حضرت علامہ طاہر رحمہ اللہ سے پڑھا۔ کئے اور محمد اللہ پڑھا نیز میرزاہد غوثی، ملا

علی میرزاہد بھی سماع کیا۔

شیخ القرآن علامہ پیر عبدالغفور صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ القرآن حضرت علامہ عبدالغفور صاحب ہزاروی رفعت اللہ الباریک میں دورہ تفسیر پڑھاتے تھے حضرت صاحبزادہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ مولانا محمد شہباز مرحوم کو ساتھ لے کر ۱۳ شعبان کو دورہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے۔ حافظ آباد اسٹیشن پر اترے اور دزیر آباد کی گاڑی کا انتظار کرنے لگے۔ اسٹیشن پر مولانا محمد بشیر صاحب حافظ آبادی کولادی سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اصرار کیا کہ میرے ساتھ گھر چلیں۔ جناب مولانا محمد بشیر صاحب بنڈیل شریف میں کچھ عرصہ پڑھتے رہے۔ صاحبزادہ صاحب کا بڑا احترام کرتے تھے۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ نے فرمایا میں تو شیخ القرآن صاحب کے پاس دورہ تفسیر میں شمولیت کے لئے جا رہا ہوں۔ انہوں نے کہا قبلہ ہزاروی صاحب آج رات ہمارے ہاں آرہے ہیں چنانچہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی حضرت مولانا محمد بشیر صاحب کے پاس تشریف لے گئے جب رات کو حضرت قبلہ شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے مولانا محمد بشیر صاحب نے صاحبزادہ صاحب کا تعارف کرایا۔ حضرت قبلہ ہزاروی صاحب نے فرمایا کہ میں پہلے ہی سوچ رہا تھا کہ صاحبزادہ صاحب کا اٹھنے کا انداز فقیرانہ ہے مگر علامہ یا محمد بنڈیلوی رحمۃ اللہ علیہ والا ہے۔ قبلہ ہزاروی صاحب نے صاحبزادہ کو فرمایا کہ میں نے عام طلباء کے لئے دورہ شروع کر لیا ہے آپ جیسے فاضل کو پڑھانے کے میں قابل کہاں ہوں۔

حضرت قبلہ صاحبزادہ نے اصرار فرمایا تو قبلہ ہزاروی صاحب نے فرمایا ٹھیک ہے۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب نے دورہ قرآن شریف قبلہ ہزاروی صاحب کے پاس پڑھا۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ فرماتے ہیں کہ حضرت قبلہ شیخ القرآن کے خطاب میں اتنا اثر ہوتا تھا کہ میں نے ۱۰/۹ سال کے لڑکوں کو روتا دیکھا ایسا معاملہ دیکھ کر میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ ہر جہد ہزاروی صاحب کے پاس پڑھا کر دوں گا۔

دستار فضیلت

حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب نے ابتداء العرب وایم حضرت علامہ عظیم بنڈیلوی رحمۃ اللہ علیہ سے دو سال میں دورہ حدیث مکمل کرنے کے بعد جامعہ رضویہ فیصل آباد میں سالانہ جلسہ پر تشریف لے گئے اور وہاں سے دستار فضیلت حاصل کی اور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے شرف ہوئے اور رضوی و ماکروائی۔

رئیس میں خدا داد ملکہ

حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بسبب خود دستار بندی کو ان کی اور سند حدیث عطا کی۔ اس سال دورہ حدیث میں مولانا محمد حنیف سیالوی (قائد آباد) حضرت علامہ غلام محمد قوسوی رحمۃ اللہ علیہ (حضرت شیخ احمد (چنیوٹ) مولانا شاہ نواز سیالوی مرحوم (میردکے) بھی بنڈیل سے ہم چار ٹریکس اکٹھے دستار فضیلت میں گئے۔

نوٹ: شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی کی دستار بندی بھی اسی سال ہوئی۔ اللہ قدس نے حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کو تدریس کا زبردست ملکہ عطا فرمایا اور طلباء کی کثیر تعداد نے آپ سے اکتساب فیض کیا ہے اور کر رہے ہیں اور ان طلباء میں سے اکثر ان سنی کی مرکزی درس گاہوں میں چوٹی کے استاد، صدر مدرس، شیخ الحدیث اور مفتی ہیں اور بعض ملک بھی تدریس اور خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

ملک المدینین حضرت علامہ عظیم چشتی کولادی بنڈیلوی ایک طویل عرصہ تک دارالعلوم مدینہ مظہریہ اعدادی میں مصروف تدریس رہے۔ انتہائی قابل اور محقق علماء آپ سے پڑھتے رہے ان کے اکثر طلباء کچھ اسباق ملک المدینین علامہ عظیم صاحب سے پڑھتے اور کچھ اسباق استاذ علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سے پڑھتے ملک المدینین علامہ عظیم صاحب کے ہدیہ کو پڑھانا اور پھر آپ کے شاگردوں کو پڑھانا ہر مدرس کا کام نہیں۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ : صرف طلباء کو پڑھایا بلکہ انہیں مکمل مطمئن بھی کیا۔ استاذ العرب وایم علامہ عظیم صاحب ان میں تدریس کے دوران کچھ عرصہ کے لئے واپس تشریف لے گئے تو اس وقت حضرت قبلہ اہوہ صاحب آپ کی جگہ پر انتہائی کامیابی کے ساتھ پڑھاتے رہے۔ اس وقت علامہ غلام محمد سیالوی جامعہ عطاء العلوم گھڑمڑی، علامہ محمد یعقوب ہزاروی، صدر مدرس جامعہ رضویہ نیپاہری منڈی راولپنڈی، علامہ عبدالرشید گولڑی مدرس جامعہ رضویہ راولپنڈی، علامہ عظیم محمدی صاحب سابق مدرس جامعہ نظامیہ لاہور مولانا محمد اکرم سیالوی (کراچی) علامہ عظیم محمدی صاحب پاریسی قابل ترین شخصیات حضرت صاحبزادہ صاحب سے قاضی محمد اللہ، بیاضی، محمد و صدرا، جس باز خدا و عبدالغفور جیسے سنی اور اداق اسباق پڑھتے تھے۔

نہایتی جائزہ

ان لوگوں میں استاذ العرب وایم علامہ عظیم رحمۃ اللہ علیہ کولادی بنڈیلوی و محمد میں پڑھاتے تھے علامہ صاحب عظیم رحمۃ اللہ علیہ جامعہ رضویہ فیصل آباد میں سالانہ جلسہ سے شرف ہوئے اور رضوی و ماکروائی۔

پڑھتے تھے۔ سیدی صاحب نے حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کا سبق سنا اور بعد میں طلباء کو بتایا کہ بعض مقامات کی تقریر استاذ کیم علامہ عظیمیؒ زیادہ فرماتے ہیں اور بعض مقامات کی تقریر حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب زیادہ فرماتے ہیں۔ اس وقت کے پڑھنے والے طلباء کا بیان ہے کہ استاذ کیم علامہ عظیمی صاحب نے حواشی میں (۲۰) ضمیمہ بیان کئے اور حضرت قبلہ استاذ کیم صاحبزادہ نے (۲۰) ضمیمہ بیان کئے، لکن فضل اللہ بیڑی تھہ من یشاء۔

اسی طرح تدریس کے تقابلی جائزہ پر اور طلباء کے بھی کثیر تعداد میں تبصرے ہیں مگر ہم بخوف طوائف اسی کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔

ازالۃ الشبہ

قارئین قضایا مذکورہ میں نظر و فکر کے یہی نتیجہ انداز کریں گے کہ پھر تو قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی استاذ العرب واللہم الحق والدقیق رئیس المناظرہ حضرت علامہ عظیمیؒ بندہ یالوی بیعتی سے فوہیت حاصل کر گئے اور یہ ان کی تعظیم اور توقیر کے خلاف ہے تو جواباً عرض کیا جائے گا کہ درحقیقت یہ فیضان فقیہ العصر علامہ یا محمد بندہ یالویؒ کا اور استاذ العلماء حضرت علامہ عظیمیؒ بندہ یالوی کا ہے کہ آج عرب و عجم میں شہرت بھی اور عظمت بھی ہے شرق و غرب میں آپ کے لعرے لگ رہے ہیں۔

ذلک فضل اللہ بیڑی تھہ من یشاء

راقم الخروف کا اندازہ تبصرہ

بندہ تاجز کو بھی اس بات کا فخر ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب زید محمد کے سامنے زانو سے تلمذ تہہ کئے ہیں۔ المختصر ہم قاضی مبارک حضرت قبلہ استاذی المکرم استاذ الامامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب کے پاس پڑھتے تھے تقریباً ایک ماہ پڑھنے کے بعد اسی سال ہی استاذی المکرم رئیس المناظرہ حضرت علامہ عظیمیؒ بندہ یالوی بیعتی کے پاس پڑھنا شروع کیا۔

حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب زید محمد کا طرز تدریس منفرد تھا آپ کی تقریر میں اس قدر روانگی اور تسلسل پایا جاتا تھا کہ غمی تو بچائے خود متوسط اور ذکی بھی گھٹنے ٹیک کر بیٹھ جاتے تھے اور حفظ اور ضبط کرنے سے قاصر رہ جاتے تھے۔ سرعت روانگی کی اس کیفیت پر داد دیتے ہوئے شخص عدیل ان قضایا ملحوظ کے لفظ پر مضطرب ہو جاتا ہے کہ یہ خداوندیت کا قدرتی کرشمہ ہے۔ بدرالعماء حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق بندہ یالوی استاذ عالیہ فقیہ العصر بندہ یالوی شریف اللہ تعالیٰ نے جوہر تعظیم کا مخزن بنایا اور لفظ ظاہری اور باطنی سے اس قدر توازن رکھا کہ تضاداً مقتدا کو تضاداً ملحوظ سے

المختصر قاضی مبارک کی تقریرات میں تسلسل اور روانگی کے اعتبار سے حضرت قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی کو بندہ یالوی مدظلہ العالی نہیں رکھتے۔ مشکل مقامات کی سیر حاصل تقریر کرنے میں ناب کے غمی گوشوں کی عقدہ کشائی کرنے میں اور تحقیق و تدقیق کے سمندر میں غوصی کرنے میں نہ قبلہ علامہ عظیمیؒ بندہ یالوی بھی اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔

ان مناظرہ کے مشہور اور

قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی کو اللہ تعالیٰ نے وافر مقدار میں جوہر حفظ و ضبط سے نوازا ہوا ہے۔ ان بات اور خطبات میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ آپ کی حاضر جوابی کا یہ عالم ہے کہ زمانہ طالب علمی میں بھی کسی بد مذہب کو سامنے آنے کی جرات نہیں ہوتی تھی۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ خود فرماتے ہیں۔ یہ سب میرے والد فقیہ العصر بیعتی کی دعا کا نتیجہ ہے۔ بچپن میں ہی میں آپ نے دہائی اور بی مسک کے بارے میں مشہور علماء سے مناظرہ کئے اور بحثوں میں حصہ لیا۔ حضرت قبلہ مدظلہ العالی ان بھی کمر بستے کہ موضع شاد یہ پر ملک غلام محمد ولد خان بیک جنوعدی والدہ کی دہائی پر تشریف لے گئے۔

دینی خدام حسین فاضل دیوبند سے مناظرہ

واقعہ ٹوٹائی کے بعد شادی کے ماحول خلیل قوم کے لوگوں نے عرض کیا کہ جناب مولوی غلام دہائی ہے جس کو ملک فتح میرٹھ میں اور ملک فضل خان وغیرہ جامع مسجد میں بطور امام پھر رہا ہے۔ اور مشہور کیا ہوا ہے کہ مولوی غلام حسین صاحب جامع المقیدہ ہو گیا ہے۔ آپ اتفاقاً تشریف لے گئے آپ ہماری اس معصیت سے جان چھڑا دیں ورنہ وہ اگر پھر میرا تو ہمارے عقیدہ کو سخت دہماتا ہے گا۔

آپ نے فرمایا ہاں اسے میرے پاس لے آئیں اس سے بات کر لیں گے۔ اتفاق سے ایسا مجلس میں مولوی غلام حسین بھی آگیا کیونکہ اسے صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری کی خبر آئی تھی۔ وقت مباحی فتح شیر پور اور فضل خان جنوعدی کے علاوہ اور بھی کافی معززین شہر موجود تھے۔

ت قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ مولوی ام اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ رب العزت نے زمین و آسمان اور جو کچھ اس میں موجود ہے سب اللہ تعالیٰ کے صدمے سے پیدا کیا ہے اور جو کوئی چیز کسی کے لئے بناتا ہے اس کو کھاتا ہے۔ اس سے تو اللہ کریم نے چونکہ زمین و آسمان اپنے محبوب کے لئے بنا دیے ہیں اور ان ۵

حالانکہ میں اس کو سمجھنا یہ چاہتا تھا کہ آیت قل لا یعلمون فی السبوت والارض الغیب الا اللہ جس کو تم نے بطور دلیل پیش کیا یہ منطق کی اصطلاح میں فتویٰ سالہ کا یہ ہے اور انبیاء علیہم السلام کے متعلق دیونہ یوں کا بھی عقیدہ یہ ہے کہ بعض غیب جانتے ہیں یعنی بعض الغیب یعلمہ الانبیاء یہ صیغہ موجب حزن یہ ہے اور موجب جزئیہ تو سب کا یہی فیض ہوا کرتا ہے کئی بہارت سے ایک طرف سالہ کیے کے قائل دوسری طرف موحیے جو بے قائل ہو یہ تو اجتماع تھمیں آگیا جو کہ محال ہوتا ہے جب تک یہاں ذاتی اور عطائی کا فرق نہ کر دے (یعنی اللہ قدس کا علم ذاتی اور انبیاء علیہم السلام کا علم عطائی) اجتماع تھیں برقرار رہے گا جو کہ محال ہے۔

۱۰۔ اکثر حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی فن مناظرہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ آپ کے مناظرات بہت ہیں۔ بخوف طوالت ہم نے یہاں چند ایک کا تذکرہ کر دیا ہے۔

تحریک پاکستان میں حصہ

جب تحریک پاکستان چل رہی تھی تو موضع بندیال میں فقیرہ اصغر استاذ الاساتذہ حضرت علامہ یار محمد صاحب بندہ یالوی ^{رحمۃ اللہ علیہ} اور دیگر طریقہ حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب بندہ یالوی کے علاوہ ملک احمد خان بندیال اور ملک محمد اکبر بندہ یالوی نے شیل ملک الہی بخش بندیال سلطان خیل ملک خان مرحوم جو کہ دوسرے ملک صاحبان کے برعکس مسلم لیگ کا ساتھ دے رہے تھے۔ باقی سب ملک صاحبان کا ساتھ دے رہے تھے اور ملک خضر حیات ٹوانہ یونیٹ پارٹی کا رولہر دیان سے مذاق تھا اور اس پر لطف یہ کہ بندیال کے دہائی اور دیوبندی مولوی صاحبان بھی اپنے ملک صاحبان کو خوش کرنے کے لئے یونیٹ پارٹی کا ساتھ دے رہے تھے اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ یہ کوئی ملکی آزادی نہیں بلکہ پکڑیوں کا جھگڑا ہے اور جبکہ دہائی اور دیوبندی مولوی یونیٹ پارٹی سے پیسے لے کر آدمی سرنگل نور پور قتل وغیرہ جیسے قریبی قسبات میں ان کے حق میں تقریریں کر رہے تھے۔ موضع بندیال میں بندیال قبیلہ آجودہ اور طویل عرصہ سے اس علاقہ میں جاگیردارانہ نظام ہے اور بندیال اور اس کے قرب و جوار میں اس وقت ان کی زبردستی قسم کی ٹیکس شپ قائم تھی اور اس وقت ان کے خلاف آواز بلند کرنا اپنے آپ کو مسیبت میں ڈالنے کے برابر تھا۔ قبلہ فقیرہ اصغر کا خلع سرگودھا اور ضلع میانوالی میں بالخصوص اور دوسرے قریبی اضلاع میں بالعموم زیادہ اثر تھا اور لوگوں کی اکثریت مرید اور معتقد تھی اس لئے آئے دن لوگ آپ سے فتویٰ لینے آتے تھے کہ ہم یونیٹ پارٹی کو دوت دیں یا مسلم لیگ کو اس وقت آپ کی سمت انتہائی کمزور تھی اور زیادہ تر لوگ آپ صاحبزادہ محمد عبدالحق

یہ دینا مسجد کو دوت دینا ہے اور یونیٹ پارٹی کو دوت دینا مندر کو دوت دینا ہے۔ موضع ہادیہ ایک شخص ملک صاحبان کے پاس آیا ان میں سے ایک ملک صاحب نے اس کو لیوال شخص سے پوچھا کہ آپ دوت کس کو دیں گے۔ اس نے کہا ہم تو دوت اس امیدوار کو دیں گے کے متعلق فقیرہ اصغر علامہ یار محمد صاحب بندہ یالوی فرمائیں گے۔ فتویٰ یہ دیا کہ دوت مسلم ملک صاحب نے سوچا کہ ہم حضرت فقیرہ اصغر کے معتقدین سے ہیں آپ ضرور ہم پر فرماتے ہوئے ہمارے امیدوار کے حق میں فرمائیں گے۔ اس لئے ملک صاحب نے کہا کہ آپ کو تم حضرت فقیرہ اصغر سے پوچھ لیا۔ وہ شخص حضرت قبلہ فقیرہ اصغر کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی کہ آپ ہمیں فتویٰ لکھ دیں کہ ہم دوت کس کو دیں آپ نے حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق سے فرمایا کہ انہیں فتویٰ لکھ دیں۔ صاحبزادہ صاحب نے فتویٰ لکھ دیا اس فتویٰ کے متعلق ملک صاحب کو علم ہوا تو انتہائی غضب ناک اور برہم ہوا اور صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب کو تو لہا کہ آپ نے یونیٹ پارٹی کے خلاف فتویٰ لکھا ہے آپ نے فرمایا میں اس نے کہا کیا لکھا ہے آپ نے فرمایا جو کچھ مجھے والد صاحب نے لکھنے کا حکم دیا ہے میں نے وہی کچھ لکھا ہے۔ اس پر لہا کہ آپ ہمارے خلاف کوئی ایسی بات تو کہیں سے کہتا ہے نہیں آپ نے فرمایا اگر آپ خواہ بے بسائی چاہتے ہیں تو پھر سنیں میں نے لکھا ہے۔ یا ایہا الذین امنوا لاتتخذوا عدویٰ ہذا اولیاءا ترجمہ: اے ایمان والو! میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ یا ایہا الذین امنوا لاتتخذوا الیہود والنصارى اولیاءا۔ اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ حضرت ٹوانہ مسلمانوں کو چھوڑ کر انگریزوں کے ساتھ چل گیا ہے اور اس نے انگریزوں کو دوست بنا لیا ہے لہذا خضر حیات ٹوانہ کو دوت نہیں دینا چاہئے۔ جب یہ بات ملک صاحب نے ملک صاحبزادہ ٹوانہ سے آپ کے بھائی کو یہ ہسپتال لاہور میں داخل کروایا ہے اور آپ اس کے لئے رہے ہیں اور ان ملک صاحبان (دیوبندی ملک صاحبان) کے مولوی صاحبان نے ہادیہ یالوی (ان کی امداد کر رہے ہیں اور آپ ہادیہ جڑیں کاٹ رہے ہیں۔ یہ سن کر ٹوانہ ناگوار بنا دی بات ہوئی تو ہم خضر ٹوانہ کی امداد کرتے یہ مذہبی بات اور مسلم لیگ اسلام آباد کرنا چاہتی ہے اور یونیٹ انگریز کی جماعت ہے جو ہندوؤں کے مفادات کے لئے اپنے ہمارا کیا کر سکتے ہیں۔ بس صرف یہی کہیں کے کہ شہر چھوڑ دو ہمیں شہر چھوڑنا پسند ہے اور رسول کو نہیں چھوڑ سکتے۔ ملک صاحب نے سامنے آئی تک ہی نہ تھی بات ان

چار پائی سے اٹھا اور دوسری چار پائی پر جا بیٹھا۔ لیکن بزرگوں کا رومانی تصرف حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی کے شامل حال تھا اس لئے اسے کچھ کہنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ صرف ملک مہر فرار خان جنجوعہ جو وہاں موجود تھا اس سے کہا: کیوں جنجوعہ شکر ہے تو بیٹھا ہے میں نے صاحبزادہ کو کچھ کہا ہے اس نے کہا نہیں۔ اسی دوران صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی اٹھ کر تشریف لے آئے۔ ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء

بیعت و خلافت

حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب بند پاوی حفظہ اللہ تعالیٰ کے والد گرامی فقیر المعصر علامہ یار محمد بند پاوی رحمۃ اللہ علیہ فخر المشائخ حضرت خواجہ محمد حسین صاحب الہ آبادی کے خلیفہ مجاز تھے اور حضرت محمد حسین صاحب الہ آبادی حضرت حاجی ادا اللہ مہاجر کی کے خلیفہ مجاز تھے اور حاجی ادا اللہ صاحب مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ کے شریف کی رہائش کے دوران جب غوث زمان بہر مہر علی شاہ گولڑی سے ملاقات کی تو حضرت قبلہ حاجی صاحب نے بہر مہر علی شاہ صاحب کو سلسلہ چشتیہ صابریہ میں اجازت و خلافت مرحمت فرمائی تھی۔ صاحبزادہ کے دل میں شوق پیدا ہوا اور اپنے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ سے قلمی لگاؤ کے پیش نظر مہر مہتمم فرمایا کہ میں بھی اپنے بزرگوں سے رہو اور تعلق قائم کروں لہذا اسی جذبہ کے پیش نظر صاحبزادہ قبلہ کا ارادہ ہوا کہ شمس المشائخ بہر طریقت حضرت قبلہ بابو جی صاحب گولڑی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کر کے سلسلہ چشتیہ صابریہ کے ساتھ وابستہ ہو جاؤں۔ المختصر صاحبزادہ استاذ الاساتذہ رئیس المناطق محقق العرب والعمم حضرت قبلہ علامہ عطاء محمد صاحب کے ساتھ بیعت کے لئے حاضر ہوئے تو حضرت قبلہ بابو جی نے تین دن ٹھہرایا اور جب قبلہ بابو جی تیسرے دن اپنے مکان سے غوث زمان بہر مہر علی شاہ کے روضہ مبارک کی طرف روانہ ہوئے پھر معلوم ہوا کہ عطاء محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر لوگ بھی ساتھ تھے۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ کو حضرت بابو جی نے مخاطب کر کے فرمایا مجھے میرے والد بزرگوار بہر مہر علی شاہ صاحب نے فرمایا کہ لوگوں کو بیعت کیا کرو میں نے عرض کیا کہ میں بیعت نہیں کروں گا۔ پھر فرمایا کہ لوگوں کو بیعت کیا کرو میں نے عرض کیا کہ میں بیعت نہیں کروں گا۔ پھر تیسری مرتبہ فرمایا کہ لوگوں کو بیعت کیا کرو میں نے عرض کیا کہ میں اس شراب لوگوں کو بیعت کروں گا کہ ذمہ داری آپ اٹھائیں تو کیا میں بہر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ داری تو ذمہ داری والوں کی ہے آپ بیعت کیا کریں۔ چنانچہ بہر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے حراز پر پہنچ کر قبلہ بابو جی رحمۃ اللہ علیہ نے صاحبزادہ قبلہ کو بیعت کیا اور پھر ارادہ فرمایا کہ ارادہ فرما۔ صاحب بابو جی

یا کریں۔

نشان

ایک بات انتہائی قابل ذکر ہے کہ آج کل کے بعض ہیروان عظام کی طرح حضرت قبلہ بابو جی ایک کو خلافت عطا نہ فرماتے تھے بلکہ صاحبزادہ قبلہ مدظلہ العالی کے علاوہ آپ کا شاید کوئی اور نہ حالانکہ آپ کے مریدین کی تعداد ہزاروں سے متجاوز تھی جس میں بڑے بڑے علماء اور

یا کریں۔

معلمہ شریف میں بہت بڑا آستانہ سے ہزاروں سے متجاوز مریدین و معتقدین ہیں۔ تو نہ سے خلافت سے اور حضرت خواجہ محمد علی صاحب مکہ مدنی کی شخصیت تو وہ تھی جنہیں پہلی دفعہ خواجہ شاہ سلیمان تونسوی نے خرقہ خلافت سے نوازا اور حضرت فخر المشائخ خواجہ احمد دین صاحب خواجہ نعین آستانہ عالیہ مکہ شریف کی دو بہنوں کا نکاح حضرت خواجہ محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ تونسوی نے کیا آستانہ عالیہ تونسو شریف کے پوتوں سے ہے اور آپ کی بیٹی کا نکاح خواجہ نور محمد صاحب دن اولاد میں میاں عبدالحق صاحب کے ساتھ ہے اور مکہ شریف وہ آستانہ عالیہ ہے جس کا شمس المعارضین سالوی رحمۃ اللہ علیہ بیسویں سال در کر عاہدہ دینیہ پر رہتے رہے۔ حضرت خواجہ احمد دین کی بیٹی صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ موضع تراب کے قریب ایک دریا سہاں بہتا ہے جس کے پانی کی ایک بس ڈوب گئی۔ انہوں نے بہت کوشش کی لیکن بس نکالنے میں کامیابی نہ بالآخر مایوس ہو کر انہوں نے خواجہ احمد دین رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ اگر بس نکل آئے تو انکر ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ تین ماہ گزر چکے تھے آپ دو پائے کنارے تشریف لے گئے اور دو غار فرمائی دنیا میں تھی کہ اب کہاں لے گئے لیکن دنیا یہ دیکھ کر بکشت ہمدان رہ گئی کہ دوسری صبح وہی ڈوبی ہوئی پائے کنارے کھڑی تھی اور چل کر مکہ لائی گئی۔ اس کرامت کے پیشتر یعنی شاہد اب بھی وہ بس جاتے اس کا ڈی کا ڈیور نام تحریر زندہ ہے اور حضرت خواجہ احمد دین مکہ مدنی کی شاہی بیعت کے علاوہ نعین کی بہن کے ساتھ ہوئی تھی۔

حضرت خواجہ احمد دین صاحب مکہ مدنی خواجہ نعین آستانہ عالیہ مکہ شریف کے ہاں قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب کے رشتہ دار شاہد ہاتھ کے لئے گئے تو انہوں نے فقیر المعصر کا ہاتھ انکار اور حضرت قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی نے فقیر کی شرافت اور تہذیب علمی سے متعلق اپنے

شریف کے سجادہ نشین کے لئے بھی کوشش ہو رہی تھی لیکن حضرت خواجہ احمد دین مکھڑوی نے حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب کو ترجیح دی اور پھر سرسبز کے لئے گئے تو باوجود اپنے بڑے صاحبزادہ کے ہوتے ہوئے صاحبزادہ کو اپنے قائم مقام کے طور پر مکھڑ شریف ٹھہرا گئے۔

حضرت خواجہ احمد دین کی صاحبزادی انتہائی پارسا عبادت گزار خاتون تھیں۔ نوافل و عبادت اور اوراد ان کا معمول تھا۔ اللہ قدس نے ان کے بطن سے حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب کو سات لڑکے اور تین لڑکیاں عطا فرمائیں۔

علمائے کرام و مشائخ عظام سے ملاقاتیں اور تاثرات

محقق العصر عین العلماء، استاد الاساتذہ حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی بتایا کہ تعارف نہیں عالم اسلام کے ممتاز علماء و مشائخ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ہر فی شان کو ذیل کے تاثرات سے ان کی عظمت اور جامعیت و عظمت کا خود بخود علم ہو جائے گا۔

شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

ایک دفعہ خواجہ فقیر محمد صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ حیدرآباد (لید) صاحب نے چیلان میں کسی کانفرنس کرانے کا پروگرام بنایا اور شیخ الاسلام و المسلمین حضرت قبلہ خواجہ صاحب کی ایک نشست کی صدارت رکھنے کا پروگرام بنایا۔

خواجہ فقیر محمد صاحب نے جناب صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کو کانفرنس کی دعوت دی۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ نے فرمایا کانفرنس کی صحیح کامیابی تب ہوگی جب شیخ الاسلام ایک نشست کی صدارت فرمائیں۔ خواجہ فقیر محمد صاحب نے فرمایا کہ شیخ الاسلام کے ساتھ ہماری واقعیت نہیں آپ انہیں دعوت دیں۔ چنانچہ صاحبزادہ قبلہ محمد عبدالحق صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ سیال شریف تشریف لے گئے۔ اتفاق سے شیخ الاسلام سیال شریف میں نہیں تھے آپ نے حضرت خواجہ فقیر الدین سیالوی صاحب سے عرض کیا کہ آپ میری طرف سے شیخ الاسلام کو عرض کریں چنانچہ چیلان کانفرنس میں خواجہ قمر الدین صاحب سیالوی تشریف لے گئے اور صاحبزادہ کو دیکھتے ہی فرمایا کہ میں جا۔ والوں کے لئے نہیں آیا بلکہ آپ کی خاطر آیا ہوں۔ ایک دفعہ صاحبزادہ صاحب شہر سے جنوب کی طرف تشریف لے گئے تو دیکھا کہ شیخ الاسلام کی گاڑی کھڑی ہے اور آپ فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیا لونی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار کی طرف جا رہے ہیں۔ صاحبزادہ کو دیکھ کر فرمانے لگے میں وہاں پہنچ گیا تھا خیال آیا کہ استاد صاحب مجھ سے مزار پر حاضر ہیں، یا باؤں۔ مزار پر حاضر ہیں۔

ت خواجہ نظام الدین تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

د شہین تونسہ شریف

مد والدہ کندیاں جلد تھا۔ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی اور استاد العرب والحم علامہ عطا محمد دہلوی دعوت تھی۔ حضرت خواجہ خواجگان نظام الدین صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ تونسہ شریف تھے۔ جب عطا المصلحت والدین حضرت علامہ عطا محمد بندیا نے صاحبزادہ محمد عبدالحق مدظلہ العالی کا تعارف کرایا تو خواجہ نظام الدین انھیں کھڑے ہوئے اور قبلہ صاحبزادہ مدظلہ کنگا کیا۔ اور فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیا لونی کی سبب حد تعریف فرمائی۔

سنبھا خواجہ حافظ سید الدین رحمۃ اللہ علیہ

د شہین آستانہ عالیہ تونسہ شریف

لو انعامہ بدر المشائخ حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی سیال شریف میں علامہ بندیا لونی مدظلہ العالی سے درس نظامی کی کتب پڑھتے تھے تو شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی شہید تھے جب بھی کوئی معزز مہمان آستانہ عالیہ پر تشریف لائے تو چائے یا قہوہ صاحبزادہ صاحب کو ضرور ملا تھے۔ ایک دفعہ سید الانصاف حافظ خواجہ سید الدین عین آستانہ عالیہ تونسہ شریف تشریف لائے تو چائے پر صاحبزادہ صاحب کو بلا لیا تو صاحبزادہ حافظ تونسوی کی زبانت سے مشرف ہوئے اور ان سے خصوصی دعا بھی کروائی۔

ت خواجہ سید الدین سجادہ نشین مردہ شریف

یاں شریف تشریف آوری

ت خواجہ سید الدین سجادہ نشین آستانہ عالیہ معظم آباد اپنے پوتے نظام معین نظامی کو میں داخلہ دلوانے کے لئے بندیاں شریف تشریف لائے۔ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب کو اس در محبت سے ملے اور بڑی دیر تک جامعہ مظہر بہ ادبیہ کی دینی خدمات کو سراہتے رہے۔ ادنیٰ مذہبی خدمات کو نگران حسین پیش کرتے رہے۔

وہ ان سید الاتقیاء خواجہ احمد دین مکھڑوی

ن مکھڑ شریف

ت خواجہ سید الدین سجادہ نشین آستانہ عالیہ معظم آباد اپنے پوتے نظام معین نظامی کو

محبت اور شفقت فرماتے اور جب حج پر تشریف لے گئے تو باوجود اسے ٹرکوں کے صاحبزادہ قبیلہ کو ہی اپنا نائب مقرر کر کے گئے۔ حضرت خواجہ احمد دین مکھڑ دی بہت بڑے ولی اللہ تھے۔ ایک دفعہ قبیلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی نے مزید توجہ روحانی کے لئے عرض کیا تو قبیلہ خواجہ صاحب نے مشکوٰی روم اور اہم غزالی کی کتب کے مطالعہ کا مشورہ عنایت فرمایا۔

سیدالافتیاء حضرت خواجہ میاں مظفر علی

آف چاہ میانہ میانوالی سے ملاقات

چاہ میانہ میں میانہ خاندان کئی پشتوں سے اولیاء کا خاندان چلا آرہا ہے۔ میاں مظفر علی صاحب اور ان کے والد گرامی اپنے وقت کے کامل اولیاء میں سے تھے۔ مظفر علی صاحب کی زندگی میں ایک دفعہ قبیلہ صاحبزادہ صاحب کسی موقع پر تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت قبیلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی نے میاں مظفر علی صاحب سے ملاقات کی اور وہاں میاں صاحب کے لڑکے میاں فیروز صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب نے تکلیف کی اگر آپ تشریف نہ بھی لاتے تو ہم نے کوئی محسوس نہیں کرتا تھا۔ میاں مظفر علی نے فرمایا تم نے غلط کہا صاحبزادہ کا اپنا گھر ہے انہوں نے بڑی لواطش کی ہے کہ تشریف لائے۔ پھر فرمایا صاحبزادہ صاحب! میرے والد صاحب کا سو (۱۰۰) سال کی عمر میں وصال ہوا اور انہوں نے اپنی زندگی میں مجھے دو وصیتیں کی تھیں ایک یہ کہ میرا جنازہ فقیر احمد علامہ بنو دھرم بنو دھرم سے پھر ان اور دوسرا جس قرآن مجید پر میں پوری زندگی تلاوت کرتا رہا ہوں یہ میری پوری زندگی کا سچا ہے اس کو میرے ساتھ قبر میں دفن کرنا، چنانچہ جب میرے والد محترم کا انتقال ہوا تو جنازہ دے کے لئے آپ کے والد ذی وقار کو بلا گیا میں نے انہیں وصیتیں عرض کیں اور قرآن کے ساتھ دفن کرنے کے متعلق پوچھا تو فقیر احمد نے مسکرا کر فرمایا کہ بزرگوں کی وصیتوں کے متعلق مسئلہ نہیں پوچھا کرتے اور مجھے دستار آپ کے والد گرامی نے باندھی۔ اب میری وصیت یہ ہے کہ میرا جنازہ آپ پر چاہا نہیں۔ صاحبزادہ قبیلہ نے عرض کی آپ کی نظر شفقت ہے ورنہ میں اس قابل کہاں؟ صاحبزادہ صاحب نے دعا کے لئے عرض کیا تو انتہائی طویل دعا مانگی اور بڑی مدت روئے۔ اسی وقت اتفاق سے ملک ممتاز پھر آگئے انہوں نے بیٹھے کہا کہ آپ نے میاں صاحب کو رو لایا۔ اس سے خوب معلوم ہو گیا اس ولی کامل کی نظر میں صاحبزادہ کا کتنا لحاظ تھا۔ پھر جب میاں مظفر علی صاحب کا وصال ہوا تو صاحبزادہ صاحب قبیلہ جنازہ جناح مانے گئے۔ انتہائیکم خاصہ مقام صاحب بنو دھرم سے سامنے تھے۔ جب نے فرمایا کہ میں

چاہ میانہ پر پچالیس سال کے بعد آیا ہوں۔

ت خواجہ عبداللہ المعروف پیر بارو بمبھٹہ سے ملاقات

ایک دفعہ حضرت قبیلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی ملک ممتاز احمد پھر (ایم پی اے) وہاں پھراس لئے پندرہ احباب کے ساتھ حضرت خواجہ عبداللہ المعروف پیر بارو بمبھٹہ کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے خصوصی کرم نوازی فرمائی اور حضرت قبیلہ صاحبزادہ کی بڑی عزت افزائی فرمائی۔ اس نے نوازا ایک وظیفہ پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا:

”ہا شفیق یا رفیق جنتی من کل فقیق“ 70 دفعہ عشاء کے بعد اذکار خرد رود تشریف۔

ت خواجہ خان محمد بمبھٹہ سجادہ نشین قونہ شریف

حضرت خواجہ صاحب کے ہندیاں شریف میں محمد امیر ملک محمد منیر ملک احمد یار مرید سب بھی ان کے پاس تشریف لاتے صاحبزادہ قبیلہ سے ملاقات اور زیارت کے لئے تشریف جاتے۔ کھڑے ہو کر گلے لگاتے اور بڑی شفقت کا اظہار فرماتے۔ بعد بھی صاحبزادہ صاحب اقدار میں ادا فرماتے۔

ایک مرتبہ صاحبزادہ نے چائے کے لئے دعوت دی تو بڑی کرم نوازی فرمائی کہ دارالعلوم میں لپکے اور خصوصی کرم نوازی فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔

ت ہاجی عبدالغفور نقشبندی بمبھٹہ

مانہ عابدہ دریا شریف (انک) سے ملاقات

ایک دفعہ گواڑہ شریف عرس کے موقع پر ہادی کی ملاقات حضرت قبیلہ صاحبزادہ سے ہوئی آپ سے اسرار فرمایا کہ آپ دریا شریف تشریف لائیں مگر صاحبزادہ قبیلہ کسی مجبوری کے باعث آپ نے معذرت کی۔ حضرت ہادی محفل سماع میں حضرت قبیلہ علامہ عظیم ہندیالوی اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے پاس بیٹھ رہتے۔

انکلیا میاں سلطان اکبر بالا شریف ضلع میانوالی

یہاں سلطان اکبر اپنے دور کے ولی تھے ایک دفعہ ہندیال شریف تشریف لائے اور جد کے محل میں حضرت قبیلہ صاحبزادہ صاحب کا وفد مانسہا منسوب آیت تمی

تو بعد از جمعہ فرمایا خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ہر جمعہ کو ایسی عارفانہ اور عالمانہ تقریر سننے ہیں۔

اور دارالعلوم جامعہ مظہریہ اہلادیہ کی کمارت دیکھ کر فرمایا آپ نے تو دارالعلوم کو لاہور کا مدرسہ بنا دیا یہ کمارت کس نے بنا کے دی۔ صاحبزادہ حفظہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ رب العزت کے فضل سے اور بزرگوں کی دعا سے یہ عظیم کمارت بنی کسی فرد واحد کا کوئی کمال نہیں۔

حضرت علامہ مولانا اکبر علی چشتی صاحب میانوالی

مولانا اکبر علی رحمۃ اللہ علیہ جدید عالم دین اور میرا شریف کے خلفاء میں سے تھے۔ ایک دفعہ صاحبزادہ قبلہ کی ان سے اتفاقاً میانوالی میں ملاقات ہوئی۔ اس سے کچھ عرصہ قبل صاحبزادہ مولوی محمد امیر دیوبندی کو مناظرہ میں شکست کا شوق سے پکے تھے۔ حضرت مولانا اکبر علی نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے بد مذہب کو بڑا ذلیل کیا۔ بڑی خوشی ہوئی اور صاحبزادہ صاحب کو بے شمار دعائیں دیں۔

زینت الاولیاء میاں محمد عبداللہ صاحب

سجادہ نشین میرا شریف

فقیر العصر حضرت علامہ یار محمد بندیا لوی کے انتقال کے بعد ہندیاں تشریف لائے تفریت کی۔ صاحبزادہ سے بڑی محبت سے ملے اور خصوصی دعا فرمائی۔

محدث اعظم حضرت علامہ سردار احمد قادری

صاحب قیصل آباد

صاحبزادہ صاحب ابھی دورۂ حدیث شریف کرنا تھا کسی محدث کی تلاش میں حضرت محدث اعظم کے پاس حاضر ہوئے کہ کسی محدث کو تکمیل حضرت محدث اعظم انتہائی شفقت اور خصوصی توجہ سے ملے اور فرمایا میرے پاس آ جائیں۔ صاحبزادہ نے گھبراہٹ سے جواب دیا تو فرمایا پھر شرح الحدیث محبت الہی صاحب کو لے جائیں وہ نہ آ سکے۔ دورۂ حدیث گھر پڑھنے کے بعد دستار بندی کی غرض سے گئے جو حضرت محدث اعظم کا آخری سال تھا۔ پھر جب دستار اندازی کے لئے تشریف لے گئے تو زیارت سے دوبارہ شرف ہوئے۔

مفتی اعظم پاکستان علامہ سید احمد لاہور

ت علامہ سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مناظرہ کی دعوت دینے تشریف لے گئے۔ علامہ سید احمد صاحب انتہائی شفقت اور محبت سے پیش آئے اور معذرت فرمانے لگے کہ میں نے ریاست الورد جانا صاحبزادہ نے فرمایا جناب ہندیاں اہل سنت کا مرکز ہے اور اہل سنت کی عزت و وقار کا مسئلہ ہے تو میں نے فرمایا اچھا پھر میں ریاست الورد میں جاؤں گا ضرور ہندیاں آؤں گا۔ اور تشریف لائے مگر مناظرہ سے بھاگ گئے۔

تاج الفقہاء کا فقہی مقام

مفتی احمد اور شمشیل میں خدا داد ملکہ

فقیر العرب والعمام استاذ الاساتذہ علامہ محمد عبدالحق بندیا لوی دامت فیہم کا فقہی مقام بہت بلند ہے۔ جزیات فقہ میں بطریق استقراء اور حقیقی استنباط اور استخراج کرنے میں خدا داد ملکہ ہے۔ مسائل کی جزیات کو دیکھ کر کھلی پر اور جزی کی کو کچھ کر جزی پر تکمیل لگانا ان کی شناخت اور مانت بن چکا ہے۔ مگر کسی خدمات کے علاوہ علاقہ بھر کے فیصلے اور فتاویٰ تاج الفقہاء فقیر ابن فقیر علامہ صاحب ہی صادر فرماتے ہیں آپ کی علمی دیانت، ہیبت اور وہبہ کی یہ نوعیت ہے کہ انھوں نے فیصلہ شریعت میں کر تسلیم کرنے میں مساوت اور خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔

ماہر دہشت کا مغرور پہلو

شیخار دفعہ فریقین میں سے کوئی ایک فیصلہ کے بعد رقم دینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن آپ ہرگز لینے اور فرماتے ہیں کہ ہم فتویٰ فروش نہیں ہیں بلکہ ہم فیصلہ محض رضائے الہی کے لئے کرتے ہیں۔ احتیاط کا یہ عالم تھا کہ اس وقت وہ دارالعلوم کے لئے رقم دینا چاہیں تو پھر بھی نہیں لیتے۔

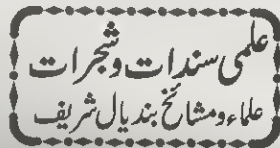
ماہر تحقیق والتوفیق کی تعارفی نوعیت

فقیر ابن فقیر کے فتاویٰ کی یہ خصوصیت ہے کہ انتہائی تحقیق کے بعد فتویٰ دیتے ہیں پھر اپنے یا کسی اور عالم کی یہ جرات ہرگز نہیں ہوتی کہ فتویٰ کو غلط ثابت کر سکے۔ بیشتر مواقع پر مخالفین کے واسطے دوسرے مولویوں کو لائے انہوں نے الگ فتویٰ دیا لیکن جب استاذ الاساتذہ قبلہ علامہ صاحب نے جا کر بحث و مناظرہ کا چیلنج دیا تو وہ اپنی علمی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی ہمت ہٹا دی۔

تحقیق و تحقیق کے فتنے پر شمس باز نہ دلاؤ

فیصلہ تھا اس میں شاہ صاحب اس کے ساتھ فقہ ابن فقیہ حضرت علامہ محمد عبدالحق ہندیاوی کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے مسئلہ اس طرح تھا کہ ایک شخص کی عورت تھی اس عورت کا پہلے خاوند سے لڑکا تھا وہ لڑکا شادی شدہ تھا لڑکے نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیں عورت کے خاوند نے اپنی عورت کے لڑکے کی مطلقیت سے حلال کرنے کے لئے نکاح پڑھایا اور بعد میں طلاق دی اور عدت گزرنے کے بعد لڑکے نے نکاح کر لیا۔ اب اس میں پیچیدگی یہ تھی کہ اگر آپا بیوی کے لڑکے کی عورت کے ساتھ اس نے جو نکاح کیا وہ اس کی محرمہ تو نہیں ہے اگر محرمہ ہوئی تو نکاح ہوتا اور نہ ہی تحلیل ہوگی۔ صاحبزادہ صاحب قبلہ نے عورت اور گواہوں کو بلا کر مکمل تحقیق کی ثابت یہ ہوا کہ اس لڑکی کے ساتھ اس شخص نے حلالہ کے لئے جو نکاح پڑھایا وہ عدت کے اندر تھا یعنی تین جنس نہیں گزرے تھے کہ اس نے نکاح پڑھا لیا تو نہ نکاح ہوا اور نہ ہی تحلیل ہوئی۔ اس تمام فیصلہ میں عبداللہ شاہ مرحوم حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب کے ساتھ بیٹھے رہے اور فیصلہ سے انتہائی متاثر ہوئے اور کہنے لگے جس طرح آپ نے عورت کے بیان لئے گواہوں کے بیان لئے گواہوں پر جرح کی۔ مدعی کے بیان لئے فیصلہ میں انتہائی تحقیق و تدقیق اور معاملے کی چھان بین سے کام لیا ہے۔ مجھے اتفاق ہوتا رہتا ہے پیش کی عدالت مجسٹریٹ کی عدالت یا ٹیکڈارٹ اور سپریم کورٹ میں کسی کیس میں جہلی معاملہ پر اتفاق و خوش اور اتنی تحقیق و جستجو نہیں دیکھی۔

فقہ ابن فقیہ حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب ہندیاوی حفظہ اللہ تعالیٰ کی دینی خدمات، فتاویٰ اور فیصلے شہر میں نہیں آسکتے مگر ہم بنو ف طوالت ان سب کا تذکرہ کرنے سے قاصر ہیں۔



از..... شیخ علی احمد سندیلوی



شانِ اہلسنت، فاضل ذی شان

علامہ احمد دین صاحب زید مجدہ

عربی لہجہ

فاضل ذی شان علامہ احمد دین صاحب نیک سیرت اوصاف حسنہ سے متصف ہیں۔ آپ کی ہمت اپنے علاوہ میں محتاج تعارف نہیں ہے۔ گستاخان اسلام کے پاسان ہیں وہیں میں کی تبلیغ و ہمت کے لئے ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔ دین کی بھڑکی کو اپنی عادت ثانیہ بنا چکے ہیں۔ اپنے ہر خدمت کو اپنی حیات کا مقصد اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ چہرے پر علم و عمل کے آثار چمکتے نظر آتے ہیں۔ وہب حق اہل سنت و جماعت کے ممتاز تر جہان ہیں۔ فاضل موصوف مسجد میں ہوں یا مدرسہ میں رہتے ہیں۔ ہر وقت و اشاعت کے لئے انتھک ہمت کے عادی بن چکے ہیں۔ فاضل موصوف میں ہوں یا مقام شوالہ صلیع خوشاب میں پیدا ہوئے گھر کا ماحول چونکہ اسلامی تھا اس لئے آپ کو اسلامی حجاب محترم علی محمد صاحب نے اپنے بیٹے کو دین کے لئے وقف کر دیا اور فاضل نے دین نظامی کی کتابیں بڑی محنت سے پڑھیں۔ ابتدائی تعلیم شاہوالہ میں حاصل کی۔ باب حافظ محمد رمضان سے پڑھا۔ جامعہ شاہوالہ میں استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا خاں صاحب سے فارسی سے لے کر کافی نیک بڑی محنت سے کتابیں پڑھیں۔

فاضل موصوف نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے عالم اسلام کی دینی درگاہ ماوراء علمی جامعہ دارالہدیہ میں داخلہ لیا اور صاحبزادہ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق صاحب سے الفیہ، جاتی، فارسی، عربی اور جامع المعقول و المقول کی تعلیم حضرت علامہ عظیمہ محمد ہندیاوی سے فارسی، تہذیب، ادب، اور جامع مطول اور حسانی، فیہ و چھ صدوں اور نو سال تک جامعہ ہندیاں میں پڑھا۔

علامہ موصوف دورہ نقییر کے لئے اہل سنت کی مرکزی درسگاہ جامعہ اویسیہ بہاولپور تشریف لے گئے اور حسن اہل سنت حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

دورہ حدیث

درس نظامی کی تکمیل کے بعد فاضل موصوف نے مظہر الاسلام جامعہ رضویہ لاکل پور میں داخلہ لیا اور شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا غلام رسول رضوی صاحب سے دورہ حدیث شریف پڑھا۔

سلسلہ بیعت

فاضل موصوف نے علم شریعت کی تکمیل کے بعد بیعت کے لئے آستان عالیہ بھور شریف میں حاضر ہو کر بھور شریف کے پیر صاحب کے دست حق پرست پر بیعت کی۔

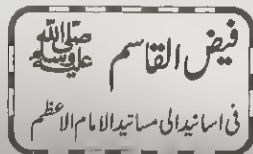
دینی اور مذہبی خدمات

فاضل موصوف اپنے علاقہ میں دینی اور مذہبی خدمات کے لئے ہمہ وقت کمر بستہ نظر آتے ہیں۔ اسی محنت کی وجہ سے علاقہ کے لوگوں نے انہیں جماعت اہل سنت کا ضلعی صدر منتخب کر لیا ہے۔

فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً!

عصری تعلیم کی خدمات

علامہ احمد دین صاحب زید محمد و علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کی خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں اور سکول میں طلباء کی تعلیم و تربیت میں انتھک محنت فرما رہے ہیں۔ ہزاروں طلباء انہی کی محبت میں رہ کر ملک کے اطراف و اکناف میں قوم کے بچوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔



نزاکت اہل سنت فاضل ذی شان

حضرت علامہ احمد یار صاحب

خطیب مصری شاہ لاہور

حضرت علامہ مولانا احمد یار صاحب زید علمہ کی سربلغ الفہم انسان ہیں شرافت کے لباس میں علم اور نظافت کے زیور سے آراستہ اور خاموش طبع نیک طبیعت اور منکسر المرائج ہیں۔ فاضل موصوف مینٹج چاندنی نزدواں پتھر اہل ۱۹۷۸ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی خدا یار صاحب اپنے عاقلہ کے ممتاز شخص تھے اور محبت و مہربانی اور جذبہ اسلام سے ہمہ ور تھے۔

تدائی تعلیم کا تعارفی پہلو

حضرت علامہ احمد یار زید علمہ نے قرآن پاک ناظرہ اپنے گاؤں چاندنی میں حضرت میاں محمد صاحب سے پڑھا جلد ہی ناظرہ قرآن مجید مکمل کر لیا۔

مصری تعلیم

سکول کی تعلیم مل تک داں پتھر اس میں مکمل کی اور حفظ قرآن کے لئے عالم اسلام کی مشہور دینی اور مذہبی درسگاہ جامعہ مظفریہ وال پتھر اس میں داخلہ لیا اور وہاں حفظ مکمل کیا۔ تحفۃ القرآن کے آخر علوم اسلامیہ کے لئے کمر بستہ ہو گئے۔

عالم اسلامیہ کی تعلیم کے لئے عالم اسلام کی مرکزی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ میں داخلہ لیا۔

فی کتابیں حضرت علامہ مولانا خادم حسین صاحب سے پڑھیں۔

العلوم جامعہ رضویہ

جامعہ نظامیہ رضویہ میں کتب صرف پڑھنے کے بعد شمس العلوم جامعہ رضویہ میں داخلہ لیا اور اہل قابل اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ حضرت مولانا محمد اکرام سیالوی صاحب سے صرف بہائی ماحول اور نور الانوار پڑھیں۔ حضرت علامہ مولانا غلام الدین صاحب سے قانونی کیمیاوی، محو الی، مجاہدہ شرح مائید حامل پڑھیں۔

احمد علیہ بہ اہادیہ بند بانی شریف

فاضل موصوف علوم اسلامیہ کی تکمیل کے لئے ملک سے اطراف اناف میں پہنچے اور علامہ

اسلام کی دینی اور روحانی درس گاہ ماور علی جامعہ مظفریہ اداویہ میں داخلہ لیا اور جامعہ کے قابل ترین اساتذہ سے علوم و فنون کی تحصیل کی۔ جامعہ کے قابل ترین استاذ حضرت علامہ غلام محمد اختر سے شرح نائے عالم بدایہ النہج پڑھیں اور حضرت علامہ مولانا محمد دین صاحب سیالوی سے کافیہ پڑھا۔

فخر المدرسین جامع معقول و منقول و محقق ابن حقیق حضرت صاحبزادہ محمد مظہر الحق ہندیاوی حفظہ اللہ تعالیٰ سے قدری پڑھی۔ جامعہ ہندیاں شریف میں دس سال پڑھنے کے بعد مزید ترقی علم کے لئے علوم اسلامیہ کا شاہین اور جامعات کا مشاغل تھا۔ بالآخر جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور میں آکر داخلہ لیا جامعہ کے قابل ترین اساتذہ کی خدمت میں رہ کر بڑی محنت سے علوم و فنون حاصل کیے۔ مفتی محمد اشرف صاحب ہندیاوی سے جلالین، بیاضی، جامی مختصر المعانی، ہدایہ ادبین کا دوسرا حصہ، فخر المدرسین حضرت علامہ محمد یونس صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ سے شرح تہذیب، اصول شاشی پڑھیں۔ ہدایہ اولین کا پہلا حصہ، تفسیر جلالین، نور الانوار پڑھیں۔ حضرت علامہ صاحبزادہ محقق ابن حقیق رضائے مصطفیٰ صاحب زید عمرہ سے مشکوٰۃ شریف، ریاض الصالحین اور حسامی پڑھیں۔ میدان تدوین کے مشہور ہدو المدرسین حضرت علامہ مفتی گل احمد عینی زید مجددہ سے ہدایہ آخرین کا پہلا حصہ اور قطبی پڑھیں۔

فاضل عریف استاذ العلماء

علامہ اقبال مہر علی مصطفوی صاحب

شیخ الیامہ بھومر یہ لاہور

علامہ اقبال مہر علی مصطفوی صاحب خاموش طبع ایک سیرت اور شریف شخص ہیں۔ گفتار میں سادگی نظر آتی ہے جس کی وجہ سے کوئی پہچان نہیں سکتا کہ یہ عالم آدمی ہیں مگر جب درس پر بیٹھ جائیں تو گفتار میں اس قدر کشش ہوتی ہے کہ ہر شخص معتقد ہو جاتا ہے اور ایمان میں اس قدر مدھکی اور قوت پان میں اس قدر شادمانگی ہے کہ ہر شخص آپ کی تدریس سے فیض یاب ہو سکتا ہے۔

وہ انش و مسکن

جامعہ موصوف ۱۹۵۱ء میں موضع بالا شریف سے طلوع میاں ولی میں پیدا ہوئے آپ کے والد گرامی دا صاحب اپنے علاقہ کے معزز شخص تھے اور اسلامی ذہن رکھتے تھے گھر میں بھی اسلامی ماحول ہے آپ کے والد گرامی نے اپنے بیٹے کو دین حنین کی شروا و اشاعت کے لئے وقف کر دیا۔

اور ابتدائی تعلیم

جامعہ موصوف نے ۱۹۶۰ء میں کنڈیاں میں حضرت استاذ القراء قاری محمد رمضان صاحب عالی سے حفظ کیا۔ بعد از تحذیف قرآن درس نظامی کی تعلیم کے لئے جامعہ مظفریہ داں پھراں گیا۔ وہاں کے شیخ الیامہ فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم بخش سیستانی کی خدمت میں قریب تہہ کئے اور آپ کی خدمت میں رہ کر دو سال میں ابتدائی کتب مکمل کیں۔ ۱۹۶۳ء میں قاری محمد يوسف دین کو کھانا بھجولے والے کی معیت میں جامعہ نعیمیہ لاہور میں داخلہ لیا اور ۱۹۶۸ء لیا حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی کی خدمت میں رہ کر ایک سال میں کافیہ، بیہدایہ، ابن اور نور الایضاح وغیرہ پڑھیں۔ فاضل موصوف کو علوم اسلامیہ کا مزید جذبہ ملے وہ آگے چلانے کے لئے اور اپنی علمی پیاس بجھانے کے لئے عالم اسلام کی عظیم دینی علمی جامعہ مظفریہ اداویہ میں داخلہ لیا، ارملکہ المدرسین استاذ العرب والعمم الاستاذ المطلق علامہ ہندیاوی سیستانی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مدت قبلہ علامہ ہندیاوی سیستانی



دفعہ شریف میں حاضر ہوئے تھے۔ آپ سے علم و ادب کی تعلیم

ہم سبق علماء

علامہ موصوف کے ساتھ پڑھنے والے علماء کرام کے احاطہ گرامی ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) حضرت علامہ پیر غلام حبیب شاہ صاحب وچہر شریف۔ (۲) حضرت علامہ غلام محمد شاہ صاحب وچہر شریف۔ (۳) حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب۔ (۴) حضرت علامہ محمد مقصود قادری صاحب صاحب داتا صاحب۔ (۵) حضرت علامہ عطاء محمد تئیں صاحب۔ (۶) حضرت علامہ مولانا محمد عبداللہ صاحب مظفر گڑھ۔

ہندیال واپسی

حضرت قبلہ علامہ ہندیالوی صاحب وچہر شریف سے ہندیال واپس تشریف لے آئے۔ علامہ موصوف اور ان کے ہم سبق ساتھی بھی قبلہ علامہ عطاء محمد ہندیالوی صاحب کے ساتھ ہندیال آ گئے۔

علامہ موصوف نے تمام علوم شداولہ کی تکمیل عالم اسلام کی عظیم درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ ہندیال شریف میں محقق العرب وایم حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب ہندیالوی صاحب اور الاستاذ المطلق حضرت قبلہ علامہ عطاء محمد ہندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کی۔

سند فراغت

فاضل موصوف نے علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تحصیل کے بعد ۱۹۷۳ء میں دارالعلوم ضیاء بخش سیال شریف سے سند فراغت حضور خواجہ غریب نواز خان الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی کے دست مبارک سے حاصل کی۔ اسی سال علی بنی عبداللہ اقبال ہسپتالی جامعہ قادریہ رضویہ بھولے دی جگہ میں داخلہ کر کے بحرالعلوم حضرت قبلہ مفتی سید افضل حسین شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر زبدۃ التوفیق پڑھی۔

تدریسی خدمات

فاضل تلیل حضرت علامہ موصوف نے ۱۹۷۳ء میں آستانہ عالیہ سیال شریف میں تدریس کی ابتداء کی اور ۱۹۷۴ء میں دارالعلوم رضویہ غوثیہ خواجہ ادا شریف میانوالی میں بھی تدریس کے منصب پر فائز ہوئے۔ اس کے بعد فاضل موصوف مختلف جامعات میں تدریس کے عہدہ پر فائز رہے۔ ذیل میں ان جامعات کا تذکرہ کیا جاتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) مدرسہ گنگوہی میانوالی۔ (۲) مدرسہ رکن الاسلام حیدر آباد۔ (۳) جامعہ حامدہ رضویہ کراچی۔ (۴) جامعہ قمر الاسلام سیالیاں کراچی۔ (۵) جامعہ حامدہ رضویہ۔ (۶) جامعہ قادریہ رضویہ لعل آباد۔

بعد ازیں اس سال جامعہ نور القرآن وغیرہ میں تدریس اور رہا۔ حضرت تہذیب و تمدن کی تحریکی میں

کی خصوصیت

علامہ موصوف فطرتاً ہی ادرس بلع الہم شخص ہیں آپ کی ذکاوت اور فطانت کا مشاہدہ فرما کر خود حضرت مفتی سید محمد افضل حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہزادی کا نکاح آپ کے ساتھ کر دیا۔

الحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

محقق العرب وایم حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ فقیر احمد ہندیال۔ (۲) استاذ العرب وایم رئیس المناظر حضرت علامہ عطاء محمد ہندیالوی رحمۃ اللہ علیہ۔ (۳) بحرالعلوم علامہ مفتی سید محمد افضل حسین موگنپوری رحمۃ اللہ علیہ۔ (۴) حضرت علامہ مولانا محبت الہی صاحب۔ (۵) فخر العلماء سند المدین حضرت علامہ مولانا محمد انور بخش صاحب۔ (۶) عمدۃ الازکیا شیخ ناظر اسلام حضرت علامہ محمد شرف سیالوی صاحب۔ (۷) حافظہ محمد رمضان صاحب آف کنڈیاں۔

اپنی پس منظر

علامہ موصوف اپنے علاقہ کے معزز لوگوں میں سے شمار ہوتے ہیں اور کاشکار ملک گھرانہ سے تھے ہیں۔

اور سیال کی خدمات

فاضل تلیل حضرت علامہ موصوف ان دنوں میں جامعہ مسجد وبار حضرت اور شاہ ولی فیصل آباد میں تدریس کے فرائض ادا کر رہے ہیں اور ۱۹۷۷ء سے اب تک جمعیت العلماء پاکستان میں بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں۔

ہندیال میں مدت قیام

علامہ موصوف نے جامعہ ہندیال میں سات سال میں تمام علوم شداولہ پڑھے اور طالب علمی میں محنت فرما کر اعلیٰ درجہ کے فاضل استاذ بن کر فارغ ہوئے۔

تذکرہ مہنفوی صاحب زیر عہدہ کا سلسلہ بیت امام المحققین سند المدین حضرت ہندیال آستانہ عالیہ سیال شریف سے قائم ہے۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

انیس الفصل

علامہ حافظ اللہ بخش صاحب زید مجدد

فاضل ڈی شان حضرت علامہ حافظ اللہ بخش حفظہ اللہ تعالیٰ سیرت اور صورت میں انتہائی شریف ہیں۔ خاموش طبع رہتے ہیں اور سادگی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے اور افعال و کردار میں اسلاف کی یادگار ہیں منصب تدريس کے سپہ سالار ہیں۔

فاضل موصوف کے والد گرامی کا نام گرامی جناب قبلہ حافظ میاں محمد صاحب ہے آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے انتہائی معزز شخص ہیں اور حسن اخلاق میں مثالی کردار رکھتے ہیں۔

حضرت علامہ حافظ اللہ بخش صاحب ۱۹۵۱ء میں چار شریعہ والا نزدیکی ضلع سرگودھا تحصیل ساہیوال میں پیدا ہوئے۔ گھر کا محلہ دینی تھا۔ والدین کی تربیت کا اثر تھا اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل و دماغ اور عقل اور ذہن کو بچپن سے ہی گھستان علوم اسلامیہ کی خوشبو سے معطر کر دیا تھا۔

بسم اللہ وابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے حفظ موعظ لکھنے الی شریف تحصیل ساہیوال میں جناب قبلہ حافظ عبدالحق صاحب سے کیا۔

دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام

قرآن پاک حفظ کرنے کے بعد عالم اسلام کی مرکزی دینی اور مذہبی درسگاہ دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام آستانہ عالیہ سیال شریف میں داخلہ لیا۔ اس جامعہ میں تین سال تک زیر تعلیم رہے اس تین سال کی مدت میں بڑے بڑے فاضل اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ حضرت علامہ مولانا عبداللہ صاحب فاضل بریلی شریف سے ہدایہ انجو اور فارسی کی کتابیں پڑھیں۔ حضرت مولانا قاری غلام احمد صاحب سے فارسی کی کتابیں اور تدریسی پڑھیں۔

جامعہ مظفریہ رضویہ وال پتھر اں

فاضل موصوف کی قسمت میں اللہ قدوس نے عالم اسلام کے مرکزی مقامات اور فاضل اساتذہ کا انتخاب کیا ہوا تھا جس وجہ سے مختلف مدارس اور اساتذہ کے پاس جا کر تعلیم مکمل فرمائی۔ آستانہ عالیہ سیال شریف سے علوم اسلامیہ کی تحصیل کے بعد وہاں پتھر اں میں جامعہ اہل علم، اہل معرفت علامہ مولانا بخش صاحب سے تعلیم کی۔ یہاں تک کہ آپ نے بسم اللہ

والحمد علیٰ ذلک حمداً کثیراً۔

درمناہیہ لیبہ

اس پتھر اں میں کتب درسیہ کی تحصیل کے بعد جامعہ نمناہیہ لیبہ میں داخلہ لیا اور حضرت علامہ ماحدی صاحب سے شرح وقایہ اور ہدایہ پڑھیں اور رئیس المدارس حضرت علامہ مولانا غلام وحید غلامہ العالی سے شرح تہذیب مغربی لکھری اور جامی پڑھیں۔

عبارت

مختلف مرکزی مدارس سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد آستانہ عالیہ بندیاں شریف میں حاضریہ

درمظاہرہ ابداریہ

فاضل موصوف اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے عالم اسلام کی شہرت یافتہ دینی اور مذہبی درسگاہ عالیہ بندیاں شریف میں داخلہ لیا۔ جامعہ ہذا کے صدر مدرس اساتذہ العرب وایم الاسلامیہ مطلق جامعہ مظاہرہ بندیاں شریف نور اللہ مرقفہ سے بیضادی شریف، ملا حسن، مسلم البیوت، مکتبہ مہدی، بن، مکتبہ شریف، مقامات حریری، تقلیدیں وغیرہ پڑھیں اور محقق المعشر شمس الاسلامیہ میں تندرہ تحقیق حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب سے فطری پڑھی۔

تدریسی خدمات کا تعارفی پہلو

ماہ شمس الاسلام

ایام کی مرکزی دینی درسگاہ جامعہ ضیاء شمس الاسلام میں تدریسی خدمات (۲۰) سال تک سپہ اس مدت مدید میں فاضل موصوف کو ہدایہ مکتبہ شریف، قطبی، شرح تہذیب الی انہیں پڑھانے کا موقع فراہم ہوا۔

فی شریف

فی شریف کی مرکزی درسگاہ جامعہ محمدی شریف میں وہ سال تک فاضل عربی کی کتابیں لکھ رہے ہیں۔

بدر العلوم

حضرت علامہ مولانا الحاج اللہ وسایا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت میلانا اللہ وسایہ صاحب فقیہ احقر حضرت علامہ یار محمد صاحب کے منظور نظر تھے اور آپ کی زندہ کرامت تھے دینی خدمات کا جذبہ رکھتے تھے اور فقیہ احقر مجاہدین کی عملی تصویر تھے۔ برہ وقت دین میں ترویج و اشاعت کے لئے مستعد رہا کرتے تھے۔ آپ مہر و ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی جناب محمد جاگیر دینی اور زیدی آدمی تھے۔ اپنے علاقہ کے معزز آدمی کہلاتے تھے۔

سلسلہ بیعت

حضرت قبلہ الحاج اللہ وسایا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خصوصی رحمت سے نوازا تھا کہ آپ فقیہ احقر فرخ الاٹھل سہالا سلام پیر طریقت حضرت علامہ مولانا یار محمد بندیا لوی صاحب کے دست حق پرست پر بیعت کی تھی۔

حضرت فقیہ احقر علامہ یار محمد بندیا لوی نور اللہ مرقدہ کی چشم نبیض جس فرد اور شخص حقیر پر پڑی تو وہ شخص علم کا آفتاب منہا بن گیا اور اس نے اشاعت دین کے لئے اس قدر عمل کیا کہ وہ اپنے وقت کا علم و حکمت کا امام بن گیا۔

میرے آقا نعمت شمس العلماء حضرت قبلہ علامہ یار محمد بندیا لوی کا گلستان علم و حکمت تاقیامت مہنگار ہے اسی گلستان کے گلہ سے شرق و غرب میں روحانی و علمی طور پر لوگوں کے ظاہر و باطن کو سطر کر رہے ہیں اور اسی آفتاب علم و حکمت کی شعاعوں سے لوگ منور ہوتے رہیں گے۔

جو محترم بھی کسی جامعہ سے اپنی علمی بیاس نہ بھگا کا اور کسی استاد سے مطمئن نہ ہو سکا اسے عالم اسلام کی عظیم درس گاہ جامعہ مظہریہ اندلیہ بندیا لوی شریف سے راحت قلب نصیب ہوئی۔

حضرت مولانا الحاج اللہ وسایا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس قدر نوازا کہ انہوں نے فقیہ العرب والجمہر بندیا لوی حضرت علامہ یار محمد بندیا لوی صاحب کے سامنے زنانہ سے تلمذ تہہ ل آپ کی نگاہ کرم نے کرم فرما کر بحر علم و حکمت سے سرفراز فرمایا۔

مفتقر ہے کہ آپ کے والد گرامی جناب محمد بانگیم مفتقر تھے۔ انہوں نے اپنے

مفتقر نے فرمایا تو ان کو تنہا چھوڑ کر مفتقر دتیر اپورا ہو جائے گا یعنی وہ علم پڑھ جائے گا۔ اور اسی کا میرے آقاے نعمت حضرت قبلہ فقیہ احقر کی زندہ کرامت تھی۔ آپ کی نگاہ نبیض نے اس قدر نوازا کہ فقہ میں مہارت تامہ ہو گئی اور جس قسم کی کتاب ہوتی عبارت پڑھ لیتے اور پھر مذکر لیتے۔

نہج

حضرت قبلہ الحاج اللہ وسایا صاحب نے دین قربانی اور عقیدہ کے بارے میں ہر سوط کتاب تقریباً ہر مسلمات پر مشتمل تحریر فرما کر امت مسلمہ کے لئے بہت بڑا احسان فرمایا۔

ت

۸۰ سال کی عمر میں یہ عظیم انسان دار فناء سے انتقال کر گئے۔

تازہ

حضرت قبلہ الحاج اللہ وسایا صاحب کی نماز جنازہ شمس العلماء زب آستانہ عالیہ بندیا لوی شریف جامعہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب زید محمد نے پڑھائی۔

۱۹۹۱ء میں مہر و ضلع خوشاب میں دفن ہوئے۔

محدث اعظم پاکستان ابو الفضل محمد سردار احمد قادری

رحمۃ اللہ علیہ فعلی آبادی کی حدیث، تفسیر، فقہ، اصول، سلسلہ

تصوف، اور فنون کی کتب اور سرور انبیاء علیہ السلام تک

سندات و شجرات

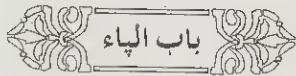
از شیخ علی احمد سندیلوی

بارہ آن ناظرہ پڑھنے اور نماز روزہ جیسے ضروری احکام سے روشناس ہونے کے ساتھ مدلل تک
میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد مزید تعلیم کیلئے پشاور لاہور روہی اور انگلینڈ کا رخ کیا کرتے تھے جبکہ
ماہیچوں کی تعلیم کا قطعاً کوئی انتظام ہی نہیں تھا لیکن اگر کوئی نوابوں کے کارندوں سے چھپ کر
ست کی حدود سے نکلے تھے میں کامیاب ہو جاتا تو سفر غربت اور بے وطنی کی صعوبتیں برداشت کر
دیں یا عصری تعلیم کی کچھ روشنی پاتا جن کی تعداد کا تینوں سے زیادہ نہ ہوتی تھی۔

۱۔ انی شرافت کا عملی دستور

فخرانِ تعلیم کی اس بد حالی کے ساتھ معاشی زبوں حالی کا یہ عالم تھا کہ نوابوں کی گزر اوقات
بے نظماً وصول کیے جانے والے غلامے عشر پر ہوا کرتی تھی تو عام آدمیوں کی معیشت کا کہنا ہی
محال۔ درہ تریچ میں سب سے زیادہ قطعاً راضی کے مالک ہونے کے باوجود فاضل موصوف کے
اس میں بھی عموماً خوراک جو کی روٹی یا پاتھر کی روٹی ہوا کرتی تھی لیکن اس کے ساتھ علامہ
دولت سے خاندان پررب تعالیٰ جل جلالہ و ہم نوالہ کا خاص کرم یہ تھا کہ ہرن کے گوشت سے ان کا
کمی نالی نہ ہوتا تھا۔

میں الفضل علامہ پیر محمد چشتی کے دادا جان (نام رحیم ولد عبدالکریم) جو اپنے وقت کے خدا
گم تھے وفاداری و امتداداری ستاوت شجاعت اور صدق لہجہ میں مشہور تھے جن کی وفاداری کو
مہذب پتال نواب محمد ناصر الملک ^{رحمۃ اللہ علیہ} نے انہیں اُمین و دربار کے عہدے پر فائز کیا تھا جس کی
اس نے بیڑوں کو شاگرد سے ملحق بالائی شکار گاہوں کی اختیار واری اور ہر جگہ سے شکار کی
ضمی فاضل موصوف کے تایا شہزادہ رحیم مرحوم سرکاری شکاری ہونے کی بنا پر پورے پتال
ان کے نام سے ہی مشہور تھے آپ کے والد مرحوم آپ سے عمر میں اندازاً تیس سال
بڑے تھے۔ یہ پلوذہ واریوں سے لے کر زمینوں کے وکیو بھال تک جملہ انتظامات کے سرگراں تھے
یہ وہ چھوٹے پانچا نام رحیم مرحوم ان کے نائب و معاون تھے۔ آپ کے والد محمد رحیم ولد نام
یہ شہر سے لے کر ہرموس کے پرندوں تک کا شکار کرنے میں پورے درہ تریچ میں اپنی
چھتے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ و ہم نوالہ کی شان کریم کی نگینیں شکار کے کھانے اور کھلانے
والے اس تعلیم شکاری کو اس حوالہ سے وہ شہرت نہیں ملی جو ان کے بڑے بھائی شہزادہ



شیخ المعقول والمعتول

علامہ پیر محمد چشتی صاحب مدظلہ العالی

شیخ الہامہ فوہید معینیہ پشاور

شیخ المعقول والمعتول شمس العلماء والفضلاء حضرت علامہ پیر محمد چشتی صاحب محتاج تعارف
نہیں ہیں۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی محمد رحیم ولد نام رحیم ہے اور آپ کے والد گرامی اپنے
علاقہ میں معروف و مشہور شخص تھے۔ شرافت اور دیانت میں اپنا غائی نہیں رکھتے تھے۔ اپنے علاقہ میں
ہرن اور دیگر پرندوں کا شکار کرنے میں اپنی مثال آپ تھے۔ فخر الفضلاء، مرقد العلماء حضرت علامہ پیر
محمد چشتی زید فضلہ تقریباً ۱۹۳۷ء میں شاکر دم میں پیدا ہوئے۔ شاکر دم نام کا یہ وسیع و عریض جگہ زون
درہ تریچ کی آخری آبادی ہے۔

شجرہ نسب

پیر محمد چشتی بن محمد رحیم بن نام رحیم بن عبدالکریم

مسکن کا تعارف پشاور

حلقہ پتال تحصیل ملکھو کا یہ درہ آپ کی پیدائش سے پہلے بھی مروجہ خیر میں مشہور تھا جس
میں نوابی دور کے علم و سخن ماحول میں بھی محمد چشتی شہاد اور قاضی بدرالدین خواجہ جیسی ہشتیاں
باز تیب عصری اور مذہبی علوم کی روشنی پھیلا رہی تھیں۔ نوابوں کی تعلیم و سخن ماحول سے آوازیں
ریاست کا پاکستان کے ساتھ الٹی ہو جانے کے بعد بھی پتال کے اس درہ سے اچھے خات اہل علم
پیدا ہوئے۔

سن پیدائش اور علاقائی ماحول کی صورت نوعیہ

ماہیچوں کی مناد و شجاعت

ماہیچوں کی مناد و شجاعت

جس پر چلتے ہوئے اپنے بڑوں کو دیکھا تھا لیکن شکار کے حوالہ سے آپ کے اور آپ کے بڑے بھائی پان مولانا شہیر محمد مدظلہ العالی کا معاملہ اپنے بزرگوں سے مختلف رہا کیونکہ آپ کے والد مرحوم و مغفور ثور اللہ شرفیہ اپنے بڑے بھائی سے کسی گناہ زیادہ فعال اور موسوم کے شکار کا بہترین شکاری ہونے کے باوجود اپنے بڑے بھائی جیسی شہرت اس حوالہ سے نہ پا سکے جبکہ آپ کے بڑے بھائی آپ کے مقابلہ میں کئی گنا اوچھا شکاری ہوتے ہوئے بھی اس حوالہ سے آپ کی شہرت کو جتنی جتنی سیکھنا حالہ کہ ہر موسم کے اچھے شکاری تھے۔ چھوٹے پردوں کے شکار کے حوالہ سے آپ موصوف کی شجاعت کا یہ عالم تھا کہ ایک اپنی درخت کے نیچے بیٹھ کر گھنٹہ بے دو گھنٹے کے دوران میں پچاس ساٹھ کی تعداد میں پرندے مار گراتے تھے۔ آپ کو ملاوہ پہنچانے اور ذبح کرنے پر مقرر رکڑوں کا کہنا ہے کہ روزانہ کی یہ تعداد دوسرے بھی زیادہ ہوا کرتی تھی۔

علوم اسلامیہ کے آغاز سفر کے اسباب ملیجہ کا ناقدانہ جائزہ

فاضل موصوف سے منقول ہے کہ برادری کی بزرگ شخصیت حضرت بلکہ صوفی محمد گل مرحوم کے پاس دوسرے لڑکوں کے مہر اقرا خان شریف کا ناظرہ سبق پڑھ رہے تھے۔ ایک دن سبق یاد نہ ہونے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں مار پڑی۔ انہوں نے کہا کہ ”شیر دشمن حق گوئے نہ کہ یہو کتاباں برے تاں اچا کسیر“ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ شیر محمد عالم دین بن کر آئے گا قہر بر کشتایں لاد کر اپنے پیچھے دیکھیرائے گا۔ اس قول مذکور کی مزید توضیح اس طرح کی جاتی ہے کہ آپ کے بڑے بھائی کا نام شیر محمد ہے جس کو بچپن میں شیر کہہ کر پکارا جاتا تھا اور وہی تعلیم کے لیے سفارت میں تھا۔

مسوئی گل جمی کی اس بات سے متاثر ہو کر علوم اسلامیہ کی تعلیم کیلئے رشتہ سفر باندھ لیا۔ ایک سال تک انڈورہ کی علاقہ ورماک چارہدرہ میں ترکی حاجی صاحب مرحوم کے مدرسہ میں اپنے بڑے بھائی مولانا شیر محمد اور گاؤں کے اور چند لڑکوں کے ہمراہ مولانا عبدالعزیز چترالی کی تعلیم کے درس میں ابتدائی تعلیم حاصل کرتے رہے۔

تعلیم کا دوسرا سال

دوسرے سال پشاور میں آ کر اس وقت کے دارالعلوم سرحد واقع مسجد غلام جیلانی میں داخلہ لیا۔ اندازاً تین سال تک یہیں پر ابتدائی کتابیں حضرت مولانا مفتی عبداللطیف صاحبؒ حضرت مولانا بانیہ محمد عرف کابلیؒ استاذ اور حضرت مولانا محمد عمر پکسر جیسے قابل ترین اساتذہ سے پڑھیں۔

آہم سبق و نظام

مغرب کے جاتے ہیں ملاحظہ فرمائیں: مولانا محمد وزیر سکنہ شکو چترال ^{رحمۃ اللہ علیہ} مولانا کبیر شاہ صاحب
نہک چترال مولانا حاجی ابراہیم سکنہ درکوپ چترال۔

مندرج بالا طلباء قابل رشک شخصیات ہیں مگر انہیں تعاقب کی خصوصی عنایت اور مہربانی سے فاضل اور اہل تمام طلباء میں ممتاز حیثیت سے موقر اور معظم رہے۔ فالحمد للہ علی ذلک حمدًا کثیراً
ضابطہ کتاب اور برہنہ میں تمام طلباء میں سے اعلیٰ پوزیشن پر فائز ہوئے۔

اس پر متزایدہ کہ دارالعلوم کے سالانہ جلسہ میں طلباء کی نمائندگی کرتے ہوئے عربی زبان میں مزید شہرت کی سبب بنی۔

تین سال بیٹھی پر اوسط درجہ تک کتابیں پڑھنے کے بعد اس وقت کے جامعہ اشرفیہ واقع ہندو
 اہل مذہب بنایا گیا۔ لہذا ہر تشریف لے گئے مگر وہ سے پہلے کی وجہ سے داخلہ نل کا تودر سے تعلیم
 آن راجہ بازار راولپنڈی میں داخلہ لیکن اسباق میں لٹی نہ ہونے کی وجہ سے جھوڑ کر اس وقت
 اس مدرسہ میں واقع جامع مسجد اصفیہ راولپنڈی میں جا کر داخلہ لیا اور مولانا اللہ بخش نور اللہ مرقدہ
 عہدہ ماریف اللہ شاہ بیٹھنے کی گنجائی میں چند کتابیں پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

۱. فقر آن

یہ طریقت حضرت علامہ سید محمد چشتی صاحب زید علیہ باہ وفضائل کی تعلیمات میں وارد تفسیر
 حاکم کے لئے درج آباد خلع کو چراغوالہ میں امام الحقین عین الدین نقیہ ابوالمحسن حضرت علامہ
 ناظم انصاری غفرلہ عنہ کے درس تفسیر القرآن میں شامل ہوئے۔

فاضل موصوف بیان فرماتے ہیں کہ دس تعمیر میں چالیس شرکاء دس میں سے بعض کے نام میں درج کیے جاتے ہیں (۱) بجز طریقت رہبر شریعت مولانا علاء الدین محمد بن عبدالحق ناگہ انور نقیہ (۲) مولانا عبدالعزیز شاہ ہتھم مدرسہ انوار الابرار ملتان (۳) مولانا حافظ فضل احمد ریکہ (۴) مفتی محمد حسین شیخ الدرس جامعہ مرزاہاں شریف غمگشت (۵) مولانا صادق شاہ شمسیری طریقت رہبر شریعت مولانا عابد حسین شاہ جافیش علی پور سیدال (۶) مولانا مفتی عبدالغفور صاحب انوار الائمات پیر محمد عبدالغفور ہزاروی صاحب۔

پالیسی رتہ و درجہ فقیر القرآن میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے کے بعد دوسرے سال شیخ
حضرت امام مولانا خدام رسول رضوی ہائی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کی خدمت میں حاضر
۶ تکلف حاصل کیا اور ساتھ ہی انور و مشاہیر علماء و مفتیین^۷ نے شرف حاصل

جامعہ مظہریہ امدادیہ

مختلف جامعات میں علوم وفنون کی تکمیل کے بعد امیر الاسلام والمسلمین پندرہ روز نافذہ عصر علوم عقلیہ و فقیہہ کا شہزادہ اور آسمان علم و حکمت کا آفتاب ممتاز اپنی عتاقی پرواز سے ایسی مرکزی شخصیت کی تلاش میں تھا جو عالم اسلام کے جامعات شیوخ اور اساتذہ کا مرجع ہو بلکہ خزان کی دور بین نگاہیں ایک ایسے محبوب اور مشتاق استاذ کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو سکیں جنہیں علوم و خوار علوم علامہ عظیم چشتی کو لازمی کے نام سے یاد کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

ان دنوں میں عطا الملت والہدین علامہ عظیم چشتی آستانہ عالیہ چشتیہ سیال شریف میں تدریس فرما رہے تھے۔ قبلہ چشتی صاحب آستانہ عالیہ سیال شریف حاضر ہوئے اور آپ کی خدمت میں زانوئے تلمذ تہہ کیے اور ایک سال تک بڑی محنت اور عرق ریزی سے علوم عقلیہ اور نقلیہ حاصل کیے۔

ملک اندریس حضرت علامہ عظیم چشتی نور اللہ مرقدہ شریف دوسرے سال ہندیال شریف تشریف لے آئے تو آپ کے ہمراہ فاضل مصوف بھی ہندیال تشریف لے آئے اور عالم اسلام کی مرکزی مذہبی درس گاہ مادی علم جامعہ مظہریہ امدادیہ ہندیال شریف میں دو سال تک علوم وفنون میں اس قدر محنت فرمائی کہ اپنے وقت کے محقق استاذ بن گئے اور آج ہر سو آپ کے تلامذہ کی بہتات ہے۔ اللہ قدس گلستان فقیہ العصر کے گہانے علم و حکمت کو سرسبز اور شاداب رکھے۔

ہم سبق فضلاء

محقق العرب والعم کے ہم سبق رضاء رشدد ہدایت کے مینار ہیں آج شرق و غرب میں ہر وہاں کی شہرت کے ذکے کج رہے ہیں۔ ہم سبق شہرہ آفاق شخصیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔
(۱) ہمدرد العلماء تاج المعتبرین اعلیٰٰ فقیہ ابن فقیہ جامع لمعتول والمعتول صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سجادہ نقشبین آستانہ عالیہ فقیہ احمد ہندیال شریف۔ (۲) محقق العصر مناظر اسلام عہدہ الاذکیا عین المصفا بدر البغافہ حضرت علامہ شیخ اللہ حدیث محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی (۳) شیخ المعتول است والمعتول تاح محبت العلماء والطلباء حضرت علامہ غلام محمد قوسوی مدظلہ العالی جیسے قابل فخر ثقافتی معیت رہی۔ مندرجہ بالا قابل رشک قابل قدر ہیں جن کے علوم وفنون کی خیرات سے عوام خواص ہر سو میراب ہو رہے ہیں۔

دورہ حدیث شریف

علوم میں شیخ الجامعہ شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا سید احمد معین الدینی نور اللہ مرقدہ کے درس حدیث میں شامل ہوئے۔ اسی تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کی بنیاد بھی رکھی گئی تھی جس کے صدر حضرت غزالی زماں اور ناظم اعلیٰ مولانا غلام جانیان سکندریہ خان پٹیاں مقرر ہو گئے تھے۔ انہی لی ہشوشوں سے ۱۹۶۱ء میں تنظیم المدارس پاکستان کے زیر انتظام مدارس کے طلباء کا تحریری امتحان لیا یا دورہ حدیث چارہ کور فارغ ہونے والے تھے۔ ذیل پونٹ کا زمانہ تھا موجودہ پاکستان کے چار صوبوں کو ملا کر مغربی پاکستان کہا جاتا تھا۔ سیاسی آزادی نہیں تھی۔ قبیلہ مارشل جزل ایوب خاں کا دور تھا۔ ذوالفقار علی بھٹو ایوب خاں کا وزیر خارجہ تھا۔

تنظیم المدارس کے امتحان میں اقل پوزیشن

محقق دین و ملت علامہ چشتی صاحب تنظیم المدارس پاکستان کے اس تاریخی امتحان میں ملک سے فارغ التحصیل ہونے والوں میں پچاسویں پوزیشن پانے کا شرف حاصل ہوا تھا۔

رہی خدمات

علامہ قبلہ چشتی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ دورہ حدیث شریف سے فارغ ہونے کے بعد حضرت فاضل مصوف کی تدریس خدمات حاصل کرنے کیلئے جامعہ غوثیہ کبروز پکا ملتان جامعہ تعمیر لاہور اور مدرسہ اربع العلوم خانپور رحیم یار خاں کے تلمذ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے لگے جبکہ فاضل مصوف کے پیشانی اللہ حدیث حضرت غزالی زماں نور اللہ مرقدہ آپ کو اپنے مدرسہ انوار العلوم ملتان مقرر کرنا چاہتے تھے مگر خانپور کے حافظ سراج احمد صاحب کی طلب کو اپنی پسند پر ترجیح دیتے ہوئے پکا ملتان خانپور رحیم یار خاں بھیج دیے۔ تقریباً دو سال تک فاضل مصوف کو پڑھانے کا مدافع میسر ہوا۔ سراج احمد میں جن طلباء نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ ان طلباء کے اسماء گرامی ذیل میں نیچے جاتے ہیں۔ (۱) محمد فادوق القادری سجادہ نقشبین خانقاہ قادوریہ گرامی اختیار خاں ضلع رحیم یار خاں (۲) مولانا عزیز الرحمن روانی سکند خانپور (۳) مولانا حافظ محمد خاں (۴) مولانا محمد امجد صاحب رحیم یار خاں حال انگلیڈنڈ (۵) مولانا عزیز احمد حالی مٹیم مکہ معظمہ (۶) مولانا صاحب الرحمن رحیم یار خاں۔

فاضل مصوف کا بیان ہے کہ جامعہ سراج العلوم نافذہ رہیں جامعہ کے ناظم حافظ سراج احمد صاحب نے صاف صاف فرمایا کہ میں اس تنظیم میں حصہ لے رہا ہوں۔ سراج العلوم نافذہ ان خاص محبت سے پیش آتے

جامعہ عباسیہ بہاولپور

جامعہ عباسیہ بہاولپور اسلامی یونیورسٹی میں تبدیلی ہو کر مخصوص فی التفسیر والحدیث کیلئے امیدواروں کو امتحان کیلئے بلایا گیا۔ فاضل موصوف بھی اپنے شیخ فی اللہ سیٹ کی ہدایات کے مطابق مراجع العلوم خاوند کی تدریس سے استغنیٰ و سہ کر اس میں شامل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کی غیبی توفیق سے اس تاریخی امتحان میں اول پوزیشن حاصل کی جس کا ملک بھر میں چہ چا ہوا۔

فصوص الحکم شریف

فاضل موصوف صوفی شرب انسان ہیں اور سیرت طہیث میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

فصوص الحکم پڑھنے کا شوق پہلے سے بھی بہت زیادہ تھا۔ اسی جذبہ کی بنا پر حضرت غزالی زماں کی اجازت سے مہر آباد شریف گورنمنٹ کالج لودھراں میں امام الاولیٰین فضل الدین سند اکاٹیس جامع المقتول و المقتول سیدی مسند کی و سرمدی امام شاہ نور اللہ مرتقدہ الشریف کی خدمت میں مہر آباد شریف پہنچے۔ شیخ الفسب بخاری سادات کی یہ ہستی کسی وقت "چاندنی والا" کے نام سے مشہور تھی لیکن حضرت امام الاولیٰین کی علمی شخصیت قابل اللہ دقال الرسول کی تعلیم و تبلیغ و خلق خدا کی روحانی تربیت کی بدولت آہستہ آہستہ ہستی کا نام تبدیل ہو کر سیدوں کی ہستی مشہور ہونے لگی اور جس روز حضرت جبر مہر علی شاہ نور اللہ مرتقدہ اپنے جیسٹہ خلیفہ کی احوال پر ہی کیلئے ٹیبل پر قدم رنجو فرمایا اس دن سے اس کا نام مہر آباد شریف پڑ گیا اور یہ گلشن نام انا مشہور ہو گیا کہ ٹیبل کو پرانے نام کا پتہ ہی نہیں ہے۔

فاضل موصوف کے مہر آباد شریف میں ڈیڑھ ماہ قیام بذریعہ مگر اپنے عربی و مشفق پیر و مرشد امام الاولیٰین نور اللہ مرتقدہ الشریف سے فصوص الحکم شریف کا درس سہل سہل پڑھا اور درس کے اختتام پر عید الفطر کی صبح کو عید گاہ جانے سے قبل اپنے مبارک ہاتھوں سے قبلہ چشتی صاحب کی دستار بندی فرمائی۔

فاضل موصوف قبلہ چشتی صاحب بیان فرماتے ہیں مہر آباد شریف میں قیام کے دوران حضرت سیدی وسندی و مرشدی کے ٹیبل و مہار کے حوالہ سے مشاہدات فرمیدے کہ تذکرہ کیا جائے یا فصوص الحکم شریف کے درس کے حوالہ سے فیوضات و برکات اور مرکبات کی تفصیل بیان کی جائے تو اس سے مستقل کتاب تیار ہو سکتی ہے مگر فاضل موصوف فرماتے ہیں کہ ہم اپنے ماضی کے جہر و کون کی صرف اور صرف اہمائی جملہ بناؤں میں لانے سے سوائے او۔ جی۔ ہا۔ الہ۔ ام نہیں یا۔

جسک فرما دیا ہے۔

فاضل موصوف کی اپنے پیر و مرشد اور ان کے آستانہ سے اس قدر محبت اور عقیدت ہے۔ کہہ بیان کرنے کے بغیر وہ نہیں کہتے اسی بنا پر آپ فرماتے ہیں کہ "حضرت کے فیض رساں درس میں فصوص الحکم شریف پڑھنے کے بعد شرح صدر کی وہ توفیق مجھے میسر ہوئی جس کے بعد الہیات کے مسائل مشککہ آسان ہونے لگے۔ درس نظامی کے جملہ فنون و کتب میں پوشیدہ رموز کا عقدہ کھلنے لگا اور بالخصوص قرآن و سنت کے معارف تک رسائی کی تکمیل میسر ہوئی جس کے بعد قلمی و روایتی اساتذہ پر تحقیق و تحقیق کا ورد حاصل ہوا جو انہوں نے امام محمد والدین فیروز آبادی صاحب القاموس فی اللغتہ سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"ومن خواص کتبہ ابن من واطلب علی مطالعتها الشرح صدر لفک المصطلات محل المشکلات (تذکرۃ الداعیاء جلد ۱ صفحہ ۳۵۸ سید مرتضیٰ علی)

عبارت مذکورہ کا مفہوم یہ ہے کہ شیخ اکبر جی الدین ابن عربی کی کتابوں کی خصوصیات میں سے یہ جو پوشیدہ ان کا مطالعہ کرتا ہے اس کو لاجل اور مشکل مسائل کا عقدہ کھولنے کیلئے شرح صدر کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

جامعہ غوثیہ سکھر

فاضل موصوف اپنے عربی و مشفق شیخ فی الطریقیت کی محبت میں رو کر اور ان کی شب و روز کی خدمت کے بعد اور اپنے قالب اور قلب کو فنیاء اور جلاۃ پیشہ کے بعد اپنے عربی و محسن استاد شیخ فی غزالی زماں نور اللہ مرتقدہ کی طرف سے جامعہ غوثیہ سکھر کا شرح الدرس کا منصب سنبھالنے کا ملا۔ جامعہ غوثیہ میں تقریباً دو سال شیخ الجامعہ حضرت قبلہ شیخ حسین قادری نور اللہ مرتقدہ کی اہلی میں منصب تدریس پر فائز ہو کر علوم و فنون کی فیض رسائی فرما کر طلبہ کی تعلیم و تربیت فرمائی۔ جامعہ غوثیہ میں دو سال کے درمیان مندرجہ ذیل طلبانے آکتاب فیض فرمایا۔

(۱) مولانا حمید الحسن قادری خلیفہ سکھور (۲) مولانا محمد فاروق مرحوم (۳) مولانا قاضی محمد علی خلیفہ روڈی سکھر (۴) مولانا صاحب احمد شیخ اللہ سیٹ جامعہ غوثیہ کوئٹہ بلوچستان۔

بناو جامعہ غوثیہ عباسیہ پشاور

فاضل موصوف و انجم ملک سے شہرہ آفاق ملاقات میں تدریس پر فاضل سرانجام دینے کے بعد انصاری رسائی اور ملحقیت فرماتے۔ بعد اپنے شیخ فی اللہ سیٹ سے انصاری ۳۱۔

رب کریم جل جلالہ و علم نوالہ کی مجھ پر خصوصی عنایت یہ بھی رہی کہ قناعت کی توفیق سے مجھے نواز ہے کہ عالمی زندگی میں باپ الکفاف سے زیادہ خواہش کبھی نہیں کی ضروریات زندگی کے تمام گوشوں میں کفایت شکاری کی اس توفیق کا ثمرہ ہے کہ کئی بار گزر اوقات مشکل سے ہونے کے باوجود کسی کو بھی اپنے فضل بے استغاثی پر مطلع ہونے نہیں دیا اپنے کسی بھی قریبی دوست احباب اور عقیدت کیوں کا زیر احسان نہ ہوا۔ ہر حال میں ورثہ نبوت و خیرات و خیر کے تقدس اور علمی وقار کے تحفظ کو پیش نظر رکھا۔ یہاں تک کہ اپنے ہاتھ سے قائم کردہ ادارہ دار العلوم کے مصارف کیلئے حکومتی امداد یا اہل ثروت کی ذکوۃ و خیرات کو بھی بھی خاطر میں نہیں لایا۔ دنیا سے استغنا کی یہ توفیق رب کریم جل جلالہ و علم نوالہ کی مجھ پر خصوصی عنایت کے سوا اور کچھ نہیں ورنہ من آثم کہ من دانم

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ الطہیین الطاہرین وصحابہ

اجمعین

كُلُّ مَنْ لَمْ يَرْزُقْ مِنْهُ لَمْ يَرْزُقْ مِنَ الْكَافِرِينَ
أُولَئِكَ يَنْتَظِرُونَ أَفْئِدَتَهُمْ يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ

سَيُوفُ الْمُقَلِّدِينَ

عَلَى
اغْتِاقٍ مِّنْ أَعْرَضَ

عَنْ حَكِيمٍ

ذِي فِرْقٍ الْمُرْتَدِّينَ

مجمع عبارات حکمیہ

مفتی غلام محمد بن محمد انور شریعی ندووی

دہلی



استاذ القراء والفضل

حضرت علامہ قاری جان محمد صاحب زید مجدہ

فخر الفضلاء عین العلماء حضرت قبلہ علامہ قاری جان محمد صاحب زید مجدہ فصاحت و بلاغت و شرافت کی خوبیاں سے متصف ہیں۔ دین متین کی سر بلندی کیلئے اپنے دل میں بے پناہ درو ہیں۔ بحر انگیز خوبیوں سے آراستہ ہیں۔ قبلہ قاری صاحب نے اپنی زندگی حقیقی معنوں میں اقامتِ قیام کیلئے وقف کر رکھی ہے اور اسلام کی خدمت اور بلندی کے جذبہ سے سرشار ہیں۔ فباہ قاری صاحب زید مجدہ کے والد گرامی کا اسم گرامی محمد ابراہیم ہے۔ آپ کے والد گرامی ملاق کے مدبر اور معزز آدمی کہلاتے ہیں اور بہت خوش قسمت انسان ہیں جنہیں اسلام کا صاف کے پیش نظر اپنے بیٹے کو دین متین کیلئے مقرر کر دیا۔

ن تعالیم

حاصل موصوف پرائمری تک تعلیم موضع غیری ضلع پاکپتن میں حاصل کی۔

لہ آ ن

بلہ حادہ قاری جان محمد صاحب زید مجدہ نے قرآن مجید و برہان رشید چابچیاں والا موضع پاکپتن شریف میں استاذ الخفا و حافظ میاں صاحب محمد قوم سیال جو کہ صائم الدھر تھے سے حفظ

ب فارسیہ

دہلی کتب فارسیہ چابچیاں میں استاذ العلماء حضرت علامہ میر محمد شاہ صاحب اور استاذ

میر محمد شاہ صاحب سے صرف ایک مدت بعد اہل تہذیب نے بے حد شرف حاصل ہوا

(۷) جامع تعلیمات (۸) علم الصیف (۹) تحویر مندرجہ بالا کتب قبلہ قادری صاحب نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے اچھے طریقہ سے پڑھیں۔

جامعہ حنفیہ فریدیہ

پاکستان کی عظیم درجہ جامعہ حنفیہ فریدیہ میں استاذ العلماء مولانا علامہ حبیب اللہ صاحب بردار کرم فیض عظمیٰ حضرت علامہ مولانا نور اللہ صاحب سے کرایا اور نام حق پڑھیں۔

مثنوی عارف والا

علم و حکمت کے متلاشی اور علوم و فنون کے شاہراہوں کے پاسان جامعہ حنفیہ فریدیہ سے اسباب فیض کے بعد مثنوی عارف والا میں تشریف لائے اور شیخ طریقت حضرت سید مراد علی شاہ صاحب کی زیر نگرانی جامع المصقول والمعتدل استاذ الاسلام حضرت علامہ منظور احمد جنڈا والے سے علوم و فنون کی بعض کتابیں پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔ شرح مائتہ بابیہ اثو مدنیہ المصلیٰ بختی خاں اور محبت سے پڑھیں۔ خصوصاً شرح مائتہ اس قدر محنت سے پڑھی۔ ترکیب اور عبارت پڑھنے کا اس قدر ملکہ ہوا جہاں بھی فاضل موصوف تشریف ملے گئے۔ ترکیب اور عبارت پڑھنے میں تمام طلباء سے آگے بڑھ گئے۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً

حوالی کتب

شہرہ آفاق جامعات میں ہر فن کے استاد! سے حصول علم کے بعد اب میدان علم و حکمت کے شہرہ و مزید علوم و فنون میں ارتقاء اور ارتقاء کے لئے حوالی کتب منتخب کئے اور وہاں جا کر جامع المصقول والمعتدل علامہ غلام کبریا دیوبندی جو کہ جامع المصقول والمعتدل سید المصطفیٰ سند الدین حضرت علامہ غلام مہر علی چشتی بمبئی کے استاد بھی تھے ان سے مندرجہ ذیل کتابیں بڑی عرق ریزی کے ساتھ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا کہ فیہ شرح جامی ایسا غویٰ قدردی کتب اصول شاشی نور الانوار مکمل پڑھیں اور یاد بھی کر لیں۔

مثنیٰ آباد ضلع بہاولنگر

حوالی کتب میں علوم و فنون پڑھنے کے بعد مزید علمی ترقی اور مہارت تادمہ حاصل کر کے کیلئے مثنیٰ آباد ضلع بہاولنگر تشریف لائے اور دیوبندیوں کے مدرسہ میں داخلہ لیا اور وہاں سے امام الدین جامعہ موقوفہ جو کہ امام ابو شامی کی امامیہ امامیہ کے تلمیذ تھے۔

فقہی اور علامہ غلام کبریا سے ہدایہ پڑھا۔

جامعہ مظہریہ ابدادیہ

جامعہ المصقول والمعتدل حضرت علامہ قبلہ قادری جان محمد زید مجددہ عالم اسلام کے شہرہ آفاق عات میں قابل ترین اساتذہ اور فضلاء سے تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے بعد ایک ایسے علمی تائش میں آئے جو عالم اسلام کے جامعات کا مرکز ہے اور اساتذہ شیوخ اور مفتیان عظام سے ہے۔ جو عوام و خواص متعلمین اور معلمین جامعہ مظہریہ ابدادیہ کے نام سے گروا سنت حضرت علامہ قادری صاحب سفر کی صعوبتیں اور مشقتیں برداشت کرنے کے بعد مادر علمی جامعہ مظہریہ ابدادیہ میں پہنچ کر داخلہ لیا اور جامعہ کے شیخ المصقول والمعتدل رئیس المناطقہ علامہ محمد حسین سے مندرجہ ذیل کتب متداولہ پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ (۱) قبلی (۲) مائتہ (۳) میرزا (۴) مالا (۵) قاضی (۶) حرائر (۷) سمیذی (۸) صدر (۹) شمس (۱۰) مسلم الثبوت (۱۱) توضیح التوحیح (۱۲) مختصر العانی (۱۳) شرح عقائد مع خیالی۔ ممدونہ المصطفیٰ سید الدین استاذ العرب والاسلام حضرت قبلہ علامہ محمد عبدالحق صاحب تاجہ نشین جامعہ سے شرح تہذیب اور مائتہ پڑھیں۔

جامعہ عالیہ پیر صلاح الدین شاہ

جامعہ مظہریہ ابدادیہ میں علوم و فنون کی کتب درسیہ بڑی محنت اور مشقت کے ساتھ پڑھنے کے بعد اساتذہ عالیہ پیر صلاح الدین تشریف لائے اور وہاں کے ماہر اور قابل ترین استاذ الاسلام علامہ حضرت علامہ مولانا محمد عظیم صاحب سے مطول عبد الغفور مشق متین پڑھیں۔

جامعہ عالیہ فیصل آباد

جامعہ عالیہ پیر صلاح الدین شاہ میں درس نظامی کی بعض کتابیں پڑھنے کے بعد عالم اسلام کی دینی درجہ جامعہ قادریہ میں داخلہ لیا اور وہاں کے رئیس الدین جامع المصقول والمعتدل علامہ دینی الہی صاحب سے تفسیر اور شرح چشتی پڑھیں اور استاذ العلماء امامہ مفتی مختار احمد صاحب کے پاس اسی پڑھی۔

جامعہ قادریہ میں علامہ صاحب مدد کے شہرہ آفاق جامعات سے علوم و فنون کی

ہی محنت کا جذبہ تھا اسی لئے وہ آج منصب تدْرِیس اور تفریح پر فائز ہیں۔ فن مناظرہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

تدْرِیس اور خطابت

تقریباً چودہ برس سے جامعہ محمدیہ نور یہ رضویہ بمبھکی شریف میں تدْرِیس خدمت میں مصروف ہیں اور کافی عرصہ سے جامع مسجد روانی حاجی محلہ پچالیہ روڈ منڈی بہاؤ الدین میں جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں۔

بیعت

سلسلہ بیعت آستانہ عالیہ لکھنؤ شریف سے منسلک ہے۔

دینی اور سیاسی خدمات

فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا جمیل احمد صدیقی صاحب خطابت تدْرِیس اور تبلیغ کے سلسلہ میں بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں اور جمعیت کے پلیٹ فارم سے نظام مصطفیٰ کے لئے سب سے پیش پیش نظر آتے ہیں۔

فن مناظرہ میں یدِ طولیٰ

علامہ موصوف سرلیغ الفہم ہیں اور ذکاوت اور فطانت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ فن مناظرہ کی جامع مصطلحات آپ کے ذہن میں مختصر ہیں۔ آپ اپنے خصم اور مقابل کے سوالات کے جوابات دینے میں ہر وقت مستعد رہتے ہیں اور بعض اوقات مناظرہ کی ابتداء اس طریق سے بھی کرتے ہیں کہ اپنے مد مقابل سے پوچھتے ہیں ما المناظرہ ما المناظرہ ما المناظرہ ما المناظرہ ما الفرق بینہما یعنی مناظرہ کسے کہتے ہیں مجاہدہ کسے کہتے ہیں اور مکابرہ کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے اور اگر مزاج اجازت دے تو بعض اوقات بالترتیب ان کی خود ہی تعریفات فرمادیتے ہیں اور یوں فرماتے ہیں۔

مناظرہ

توجہ المتخاصمین فی النسبة بین الشیخین اظہاراً للصواب، متکامین (عدلی اور سائل) دو چیزیں (حکوم علیہ اور حکوم بہ) کے درمیان نسبت کے بارے درست اور صحیح بات کو ظاہر کرنے کے لئے بحث کرنا۔

مجاہدۃ

مجاہدۃ کو کہتے ہیں جو اظہار صواب کے لئے نہیں ہوتا بلکہ مد مقابل کو لا جواب کرنے کے لئے ہے۔

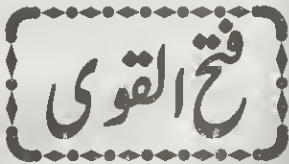
مجاہدہ

المناظرۃ لا لاظهار الصواب الا انه لا لزوم الا للخصم ایضاً، مکابرہ ایسی مناظرۃ کہ مکتبہ میں جو اظہار صواب کے لئے ہوتی ہے اور مذہبی مد مقابل کو لا جواب کرنے کے لئے ہوتی ہے۔

مجاہدہ اور مکابرہ میں فرق

مجاہدہ خصم کو لا جواب کرنے کی غرض سے ہوتا ہے اور مکابرہ اظہار صواب کے لئے ہوتا ہے اور یہ غرضی خصم کو لا جواب کرنے کی غرض سے ہوتا ہے بلکہ محض سبب زوری ہوتی ہے یا خواہ مخواہ اپنے علم کا ظہار مقصود ہوتا ہے۔

الخصم فن خطابت فن تدْرِیس اور فن مناظرہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ اللہ قدوس کی بارگاہ میں ما ہے کہ گلستان ہندیال کا یہ عظیم گلدستہ مہکتا رہے اور اپنی علمی تلیف خدمات سے لوگوں کے دلوں کو مدد کرتا رہے۔



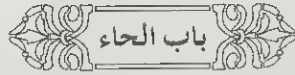
فی اسانید الشیخ علی احمد السندی لوری

ثبت مختصر لأسانید العلامة الزاویۃ

الشیخ علی احمد السندی لوری

خزجہ لہ طبعہ

الوالبرکات محمد منور شتیق



محقق اہل سنت

علامہ حبیب الرحمن صاحب

مدرس جامعہ رضویہ فیصل آباد

فخر اہل سنت فدائی اسلام حضرت علامہ حبیب الرحمن صاحب نہایت شریف اور خاموش شیخ اور زیرک علی شخصیت ہیں۔ جامعہ رضویہ جنگ بازار میں عرصہ دراز سے تدریس کے عہدہ پر فائز ہیں۔ جامعہ مسجد گلستان مصطفیٰ طین آباد نزد وارث پورہ فیصل آباد میں خطبہ بھی ارشاد فرماتے ہیں۔ علامہ حبیب الرحمن صاحب اہرام نزو کا قد آقا و تحصیل و شغل خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنے دیہات میں میٹرک کا امتحان اچھی پوزیشن میں پاس فرمایا۔ پھر حضرت علامہ حبیب الرحمن صاحب کے دل میں اللہ تعالیٰ نے علوم اسلام کا جذبہ پیدا فرمایا اسی جذبہ کے پیش نظر آپ نے جامعہ رحمانیہ حسینیہ شاہوالہ میں داخلہ لیا اور ابتدائی کتب فارسی اور صرف خوب محنت سے پڑھیں۔ اس قدر محنت فرمائی کہ ابتدائی کتابیں پڑھتے ہی اعلیٰ تعلیم کا جذبہ پیدا ہو گیا۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے رخت سفر باندھ لیا اور دار علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بنیادیں شریف میں آکر داخلہ لے لیا۔ اس دور میں جامعہ مظہریہ امدادیہ میں تعلیم کا سلسلہ بھی بہت اعلیٰ درجہ کا تھا اور طلباء بھی بڑی محنت سے پڑھتے۔ اس وقت جامعہ مظہریہ امدادیہ میں حضرت استاذ الاسلامہ ہوی محنت اور لگن سے تدریس فرماتے اور فرما رہے تھے۔ حضرت علامہ حبیب الرحمن صاحب نے ان کے سامنے زانوئے نمذہ تہ فرمائے اور علوم عالیہ اور نقلیہ خوب محنت سے پڑھے اور جانشین فقیہ العصر حضرت علامہ محمد ہاشم صاحب بنیادی مدظلہ سے بھی آپ نے شرف تلمذ حاصل کیا۔ ان سے بھی بہت سی علوم ایمان لی کتابیں پڑھیں اللہ تعالیٰ نے ان کے مقدر میں وقت کے بڑے بڑے ماہر اور محقق اساتذہ اعلا کتب فرمایا۔ آج ان اساتذہ کے علمی جواہرات کو آپ کے تلمذ کر رہے ہیں۔ درس نظامی کی فراغت حاصل کر کے وردہ حدیث شریف پڑھنے لے۔ جامعہ رضویہ فیصل آباد میں آئے۔ اس وقت

شرف تلمذ فرمایا دیگر اساتذہ سے بھی آپ نے تعلیم حاصل کی۔ ان کے اساء گرامی یہ ہیں۔ حضرت علامہ علامہ صاحب متین، حضرت علامہ صوفی محمد رفیق صاحب،

الحدہ

آپ کے تلامذہ تو بہت ہیں کچھ کے اساء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ (۱) حضرت علامہ محمد آصف صاحب (۲) حضرت علامہ محمد عثمان غنی صاحب (۳) حضرت علامہ حیات صاحب (۴) محمد فیاض (۵) قاری لیاقت علی صاحب وغیرہ۔

پت

حضرت علامہ حبیب الرحمن صاحب کی بیعت سلسلہ قادریہ سے ہے۔



حضرت علامہ مفتی حسین علی چشتی صاحب

صدر مدرس جامعہ مظہریہ اہادیہ ہندیاں شریف

حضرت علامہ مفتی حسین علی چشتی صاحب محتاج تعارف نہیں۔ خاموش طبع اور ظاہری اور باطنی حسن سے آراستہ نظر آتے ہیں۔ آپ کے والد گرامی کا نام گرامی احمد مرحوم ہے جو کہ علاقہ کے معزز آدمی تھے گھر میں ابتداء سے ہی اسلامی ماحول بنا ہوا تھا اسی بنا پر آپ کے والد گرامی نے اپنے بیٹے کو علوم اسلامیہ کی تعلیم کے لئے مستعد کر دیا۔

علامہ موصوف ۱۹۶۷ء میں تحصیل پہاڑ ڈیرہ اسماعیل خان موضع پہاڑ پور میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم و رسم ائندہ شریف

حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم اعالیہ نے ابتدائی تعلیم کیوہ شریف میں حاصل کی۔ بعد ازاں فراغت علوم اسلامیہ کی تعلیم کے لئے مستعد ہو گئے اور درس نظامی کی ابتدائی کتابیں حضرت مولانا محمد عمر صاحب سے پڑھیں۔ بعد ازیں مزید علمی پیاس بجھانے کے لئے جنڈانوالہ میں رہ کر محقق انحصر حضرت علامہ مولانا منظور احمد سے استفادہ کیا۔ مزید علمی ترقی کے حصول کے لئے اہل سنت کی مرکزی درس گاہ جامعہ مظہریہ اہادیہ میں داخلہ لیا۔ اس وقت وہاں شہرہ آفاق شخصیت ملک اقدس مدرس امام اہل سنت والجماعت حضرت علامہ عطا محمد ہندیاوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دانوئے تلمذ تہہ کئے۔ جامعہ ہندیاں میں رہ کر اس قدر محنت سے مطالعہ کیا کہ آج علامہ موصوف فضلاء ہندیاں میں ممتاز اور منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔

جامعہ ہندیاں میں محنت اور عرق ریزی سے پڑھنے کا ثمرہ یہ ہے کہ جامعہ مظہریہ اہادیہ ہندیاں شریف میں مدرس ہیں۔ علوم عقلیہ اور نقلیہ کی مشکل سے مشکل کتابیں پڑھا ئان کی عادت ثانیہ بن چکی ہے۔

تلامذہ

قاری محمد مشتاق ہندیاوی کرمستانی، حضرت مولانا صوفی سید رضا صاحب، ۵۰۰ واں مقام ہاں صاحب ذی آئی خان، وغیرہ۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب کی بیعت عالم اسلام کے مشہور آستانہ عالیہ گولڑہ شریف میں بدرالطریقہ شمس المشائخ حضرت قبلہ بابو جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر ہے۔

منصب تدریس

حضرت علامہ موصوف پہلے تو سیالوئی میں جامعہ اکبر یہ میں منصب تدریس پر فائز تھے اور صدر مدرس کے عہدہ پر فائز تھے اور سینکڑوں طلباء آپ کے زیر سایہ رہ کر تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ اور ان دنوں میں جامعہ مظہریہ اہادیہ میں تدریس فرما رہے ہیں۔

ذہنی و فنی خدمات

تدریس منصب کے ساتھ ساتھ خطابت اور امامت کے فرائض بھی ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پاکستان ہندیاں کے ان علمی مجدد ستوں کو تاقیامت سرسبز اور شاداب رکھے اور ان کی خوشبو سے لوگوں کے اذہان واکار مہلر ہوتے رہیں۔

وہابی عقائد کا علم کا غفرناک

وہابی مذہب
کی
حقیقت

مفتی محمد
صاحبزادہ محمد ہر الق ہندیاوی

الہمدی فاؤنڈیشن لاہور

باب الدال

فخر الدین

حضرت علامہ حافظ دوست محمد صاحب

صدر مدرس جامعہ برہنہ غریبہ عطاء العلوم ڈھوک حمن شریف خیر آباد

حضرت قبلہ علامہ دوست محمد صاحب محتاج تعارف نہیں ہیں۔ بہت سادہ لباس میں ملہوس، چہرہ پر علم و عرفان کا اچھا لکھتا اور رفتار کو دیکھ کر یہ معلوم ہوتے ہیں ایک جٹ تحقیق بازی کرنے والا ہے مگر نظر حقیق سے دیکھیں تو پیشانی پر تحقیق و تدقیق کے انوار و تجلیات دکھائی دیتے ہیں۔

حضرت قبلہ الحاج دوست محمد صاحب مشہور بستی کوٹ پبلوان تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا کے باشندے ہیں۔ آپ کے والد گرامی جناب اللہ بخش صاحب ایک سادہ شریف آدمی تھے۔ جناب اللہ بخش صاحب کو اپنے بیٹے کے بارے میں ابتداء سے ہی علم دین پڑھانے کا شوق تھا لہذا چھپلے حفظ قرآن حکیم کے لئے جامعہ میں داخلہ کے لئے تشریف لے گئے۔ حفظ کی تکمیل کے بعد اعلیٰ تعلیم حاصل کروانے کا ارادہ مستحکم کر لیا۔

اعلیٰ تعلیم

حضرت علامہ حافظ دوست محمد صاحب جذبہ دینی کے پیش نظر اعلیٰ تعلیم کی تلاش کے لئے کوشاں تھے۔ درس نظامی کی ابتدائی کئی امتحانستانہ عالیہ شاہوالہ میں پڑھیں۔ ابتدائی کئی امتحانستانہ میں چونکہ خوب محنت سے پڑھ لیا تھا اس لئے استعداد بن چکی تھی لہذا اعلیٰ تعلیم کے لئے رخت سفر باندھا اور گلستانِ علم و حکمت ملتان تحقیق و تدقیق جامعہ مظہریہ امدادیہ میں آکر داخلہ لے لیا۔ خوش قسمتی سے ان دنوں میں امام تحقیق و سند الدین حضرت علامہ عطاء محمد بخش کلاوی شیخ الجامعہ تھے اور تاج العلماء زادہ المعروف حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب جامعہ کے ناظم اعلیٰ تھے۔ ایسی شخصیات کے سامنے ڈالو سے تلمذ تہہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ان فاضل اساتذہ کی محنت اور خلوص نے انہیں اس قدر لگاؤ اور

محنت قبلہ علامہ صاحب اس جامہ پہننے کا اپنے لئے جہیز بھیج دیا۔

سب وحیدانہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت قبلہ حافظ صاحب کو اس قدر عزت عطا فرمائی کہ انہیں مرکز علم و حکمت ملتان و مدرس آستانہ عالیہ ہندو پال شریف کے لئے منتخب فرمایا۔ انہی دنوں میں آپ جامعہ برہنہ عطاء العلوم ڈھوک خیر آباد کے صدر مدرس ہیں اور ڈھوک خیر آباد کی مرکزی جامعہ مسجد میں امت و امامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

راقم المحروف کے لئے باعث فخر ہے کہ مقتدر شرفاء اور افضلاء کی سنگت اور رقابت نصیب ہوئی۔ آج راقم المحروف بھی فخر سے کہتا ہے کہ ہمارے رفقاء شیخ الحدیث صدر المدرس اور مفتیان دین

حضرت

(۱) جناب گلک شیر صاحب .. (۲) محمد عاشق صاحب .. (۳) شمس الدین شاہ صاحب۔

ملتان بیعت

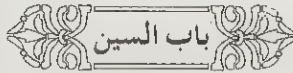
مدرسہ طریقت کی راہنمائی کے لئے آپ نے آستانہ عالیہ و برہنہ شریف کی نظامی اختیار کی۔

مدرسہ طریقت

حضرت قبلہ حافظ صاحب مدظلہ العالی کو دین کی خدمت کرنے کا ابتداء سے ہی ذوق ہے۔ تعلیم میں بھی آپ مرکزی جامعہ میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے تھے اب بھی وہ اپنے لی وفاق استاذ کے آستانہ پر تدریس فرائض ادا کر رہے ہیں اور ساتھ ہی امامت اور خطبات کے سبب و بھی فائز ہیں۔

التصنيف بين العلماء

والتعليه الاحبابي جواب استفتاء الطلاب



فخر المصلا، جامع المصقول والمعتول

بیر طریقت علامہ سرور احمد صاحب
سجادہ نشین کھرچڑ شریف

بیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ بیرومر اور احمد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ سجادہ نشین کھرچڑ شریف محتاج تعارف نہیں۔ حضرت بیرومر صاحب قلم کو تمام الحروف ذاتی طور پر جانتا ہے اور آپ کی رفاقت میں مدت مدید تک علوم اسلامیہ پڑھنے کا شرف حاصل ہے۔ فطرتاً اور جبلتاً پیر شرافت سے آراستہ ہیں۔ فاضل موصوف کے والد گرامی فخر المصلا، زینت اہل سنت حضرت بیرومر شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ کے فارغ تھے اور صاحب زہد و تقویٰ تھے۔ طریقت اور شریعت کی خدمات میں اپنا جانی نہیں رکھتے تھے۔ آپ کے آستانہ عالیہ میں شب و روز عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا ہے ملک کے اطراف و اکناف سے لوگ فیض حاصل کر رہے ہیں۔ کھرچڑ شریف کا چشمہ شریعت و طریقت تشنگان علم شریعت اور طریقت کو مدت مدید سے غیر محصور افراد کو سیراب کر رہا ہے اور تا قیامت اللہ تعالیٰ اس آستانہ کو قائم و دائم رکھے۔

فخر المصلا، فاضل بنڈیال بیر طریقت حضرت علامہ مولانا سرور احمد قادری صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ ۱۹۵۰ء میں کھرچڑ شریف میں پیدا ہوئے۔ فاضل موصوف نے علمی خانہ دان میں آنکھ کھولی۔ آپ کے والد گرامی بیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ محمد شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ جید قہر عالم تھے اور صاحب فضل و تقویٰ تھے۔ آپ کے دادا جان بھی بہت بڑے فاضل تھے آپ کے چچا صاحب کام گرامی خواجہ محمد عظیم قادری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ کے چچا صاحب کا بیٹا فخر المصلا، بیر طریقت حضرت سید محمد گیلانی فتح پوری سے تھے اور آپ کے چچا صاحب نے علوم اسلامیہ محقق اہل سنت جامع معتول و معتوا حضرت علامہ اعلیٰ سہارنپوری سے پڑھے تھے۔

ت اور شرافت کا منفرد پہلو

فاضل ذی شان حضرت علامہ بیرومر اور احمد حفظہ اللہ تعالیٰ کی فضیلت اور شرافت کے منفرد متعدد انواع ہیں۔

ع الاول

آپ کے والد گرامی بھی شریعت اور طریقت کے جمیع عالم ہیں اور آپ کے چچا صاحب بھی تھے اور حقیقت کے پہ سالار تھے۔

ع الثانی

آپ کے والد گرامی بھی جامع فقیہ اچھرہ لاہور میں رئیس المناظرہ عین الاذکیا سند الحققین فخر المصلا، فاضل بنڈیال بیر طریقت حضرت علامہ عطا محمد جتوئی گلاڑوی بندیاوی نور اللہ مرقدہ الشریف کی خدمت میں زانوئے تلمذہ کیے ہیں اور فاضل موصوف جامع المصقول والمعتول حضرت علامہ بیرومر اور احمد حفظہ اللہ تعالیٰ نے بڑی عرق ریزی اور محنت شاقہ کے ساتھ جامعہ مظہریہ امدادیہ بنڈیال میں رئیس المناظرہ الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بندیاوی گلاڑوی اور محقق البحر و النجم آقا محمد عطاء محمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر علوم عقیدہ و نقلیہ کی تحصیل فرمائی۔

ع الثالث

عام اپنے محدودوں کی خدمت کیا ہی کرتے ہیں کوئی امر متعجب نہیں ہے مگر فاضل موصوف نے عربی اور مشفق استاذ کی جنس قدر خدمت کی اس کی نظیر کا پایا جانا امر شوار ہے۔ مختصر فاضل اور عظیم و توقیر میں اپنا جانی نہیں رکھتے۔

ع النہایم کا تعارفی پہلو

فاضل موصوف نے غزل کی تعلیم اپنے دیہات میں ہی حاصل کی۔ غزل کے بعد دینی تعلیم کی لئے ان کا رخ علوم اسلامیہ کی تحصیل کی طرف کرویا جبکہ والد گرامی کی تعلیم و تربیت کا بھی اثر تھا۔ ان کی تعلیم کے لئے رشتہ سفر باقاعدہ لیا اور اہل سنت کی مرکزی دینی درس گاہ جامعہ صلی آباد فتح پور گیا۔ مختصر فاضل موصوف متعدد مدارس میں حصول علم کے لئے گئے مگر ان مدارس کا ذکر کرنا کیا جاتا ہے۔

جامعہ قادریہ میں داخلہ لیا اور جامعہ کے قابل ترین استاذ حضرت علامہ مولانا عطاء محمد قادری صاحب پوری سے بڑی محنت اور عرق ریزی سے کتب صرف پڑھیں۔ شب و روز انھیں محنت کی اور اپنے ہم سبق ساتھیوں میں ممتاز ہو گئے۔

جامعہ ہری پور

جامعہ قادریہ میں کتب صرف بڑی محنت سے پڑھنے کے بعد علوم اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ بڑھتا گیا یا آقا خاں نظام الدین افکار پختہ ہو گئے اور علوم اسلامیہ کی مزید تحصیل کے لئے ہری پور ہزارہ شریف لے گئے اور جامعہ ہری پور میں داخلہ لیا۔ جامعہ کے صدر مدرس شرف الملت والدین حضرت علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری اور فخر الدین مدرسین حضرت علامہ عطاء محمد قادری جیسے مقتدر اور قابل رشک اساتذہ سے مندرجہ ذیل کتابیں پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ کتب منقول قطعی تک نحو میر سے کافی تک اور نور الایضاح، قدوری اور کسز وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے قبلہ پیر صاحب کے مقدر میں عالم اسلام کے قابل رشک اور فاضل اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ

علم طریقت اور علم شریعت کا شاہین مختلف جامعات اور مقتدر اساتذہ سے علوم اسلامیہ کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اب کسی ایسے جامعہ کے مشاغل تھے جس کی فضا پر انوار اور تربت پر وقارت نہ محصور آسان علم و حکمت کے درخشندہ ستارے آسمان کے افق پر طلوع ہو کر عالم اسلام کے اہل ایمان کو منور کر رہے ہیں۔ میری مراد عالم اسلام کی مرکزی درس گاہ مادلہ می جامعہ مظہریہ امدادیہ ہے۔ انھیں حضرت قبلہ پیر صاحب مدظلہ العالی اعلیٰ تعلیم کے لئے عالم اسلام کی مرکزی مذہبی درس گاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ آستانہ عالیہ ہندیل شریف تشریف لاکر جامعہ ہندیال میں داخلہ لیا جبکہ اللہ تعالیٰ قبلہ پیر صاحب کے مقدر میں عالم اسلام کے معروف اور قابل ترین اساتذہ کا انتخاب فرمایا اور انھیں انھیں جامعہ مظہریہ امدادیہ کے شیخ الاسلام والفقہون وشیخ الجامعہ حضرت علامہ عطاء محمد ہندیالوی کو گاہ کے طرز تعلیم کو کچھ کدول میں اس قدر محبت ہوئی کہ انھیں کسی کو ہر کر ہو گئے۔

حور پہ نظر نہیں رکھتا شیدا تیرا

خدمت میں عظمت

راقم الحروف بھی حضرت قبلہ پیر صاحب کے ادنیٰ ساتھیوں میں سے ہے۔ اکثر و بیشتر وقت میں کہ قبلہ پیر صاحب جب گھر سے تشریف لاتے تو اساتذہ روئے اور ایسا ملہ ویر اپنے مشتاق اور

ہندی۔ سو دکھ سیندی تان تلیاں تے ہندی
تن من سب چرا کے کنگھی تان زلفاں وچ دیندی

ہندیال میں مدت قیام

لہذا المصلا، حضرت قبلہ پیر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں دس سال قیام پانچ برس مدت مدید میں آپ نے استاذ الا ساتذہ الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطاء محمد ہندیالوی کی نور اللہ مرقدہ الشریف سے مندرجہ ذیل کتب وسیع پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔
تب منطقہ: صفحہ کی برائی، قال قول، مرقات، شرح تہذیب، قطبی، ملا حسن قاضی، محمد اللہ۔
فہر میڈی وغیرہ۔ کتب اصول فقہ: نور الانوار حسای، مسلم الثبوت، توضیح تلویح، کتب فقہ: سن، ہدایہ آخرین، مختصر المعانی، مطول، مناظرہ رشیدیہ، اقلیدس، قصر حج، جلالین شریف، ہائی ٹیکل، سرواٹی وغیرہ۔

وہیت

پ والد گرامی فخر الماشائخ پیر طریقت حضرت مولانا محمد اشرف قادری صاحب کے دست حق پائت فرمائی اور آپ کے والد گرامی نے خلافت کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔

اور طریقت کی پاسبانی

قبلہ پیر سرور اہم صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ جامعہ کے ناظم اعلیٰ ہونے کے ساتھ ساتھ علم کے آستانہ کے حامد و شہین بھی ہیں۔ عام و خواص کو علم شریعت اور طریقت کا فیض جس۔ شب و روز آستانہ پر مہلتا شیان علم شریعت و طریقت کا انجیم رہتا ہے۔

عالیہ کھر پیر شریف کا طریقہ مخفوز

عالیہ کھر پیر شریف و دیگر آستانوں سے منفرد اور شرف ہے۔ اس آستانہ کا منفر و طرز و سنہ کی بڑی محبت کے ساتھ عارف ہالہ مولانا قادری ہشتی کی مشکوی شریف کثرت سے اور ساتھ ہی اس کے اشعار کی وضاحت بھی کی جاتی ہے ایسا طرز و طریقہ عالم اسلام میں کسی کا بھی نہیں ہے۔

وہی ہ قائم بننے کے لئے ملک کے اطراف و اکناف کے سالک تشریف لاکر اپنے اس منہ روتے رہتے ہیں۔ اللہ قدس اس آستانہ سے فیض کو عالم امام میں عام کرے۔

روحانی اولیٰ کاغذ عالیہ امدادیہ۔ علامہ محمد عارف علیہ السلام۔

بہار اہل سنت

علامہ قاری سعد سلطانی صاحب زید مجدد

حضرت علامہ قاری سعد سلطانی صاحب انتہائی شفیق اور رفیق آدمی ہیں۔ رفتار اور گفتار میں سادگی ہے۔ آپ کے والد گرامی کا نام گرامی صوفی بنوں خان ہے۔ اپنے علاقہ کے پروفیسر تھے۔ علامہ موصوف خلیج تحصیل کوٹلی کے رہنے والے ہیں۔

ابتدائی تعلیم

بسم اللہ شریف اور ابتدائی تعلیم و تحصیل اپنے علاقہ کوٹلی میں مکمل (ابتدائی تعلیم میں حفظ مع قرأت بھی شامل ہے) کی تھی۔

اعلیٰ تعلیم

ابتدائی تعلیم کی فراغت کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے مرکزی درس گاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بنڈیال شریف کے سڑکا اورادہ کر لیا آخر کار جامعہ بنڈیال شریف میں پہنچ کر داخلہ لیا اور شیخ الجامعہ جامع معقول و منقول حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب بنڈیالوی کی خدمت میں رہ کر درس نظامی کی کتابیں پڑھیں اور انہی دنوں فاضل دی شان حضرت مولانا غلام محمد قزحی بھی جامعہ بنڈیال شریف میں پڑھاتے تھے ان سے بھی اسباق پڑھے۔

بیعت

آستانہ عالیہ گلہار شریف کوٹلی سے سلسلہ بیعت مربوط ہے۔

دینی و مذہبی خدمات

تقریباً ۱۰ سال سے دینی اور مذہبی خدمات میں مصروف کار ہیں اور ان دنوں میں بھی تدوین کے فرائض تسلسل اور روانگی کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔ فاللحد علی ذلک حجۃ اکبریٰ

نزہۃ العلماء

علامہ حافظ سفیر احمد چشتی گولڑوی صاحب زید مجدد

(بی اے)

جامعہ القاری الہاد فیہ سفیر احمد چشتی گولڑوی صاحب بصیرت شخص ہیں۔ نہایت وطبعاً شرافت کے آراستہ ہیں۔ قدرت نے انہیں علوم اسلامیہ کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کا جوہر بھی وافر بن عطا فرمایا ہوا ہے۔ گفتار اور رفتار قابل رشک ہے۔ الغرض! حضرت علامہ القاری الہاد فیہ گولڑوی ۱۹۸۴ء میں موضع محلہ کلاں ڈاکخانہ چنگ بلی خاں تحصیل ضلع راولپنڈی میں تھے۔ آپ کے والد الحاج محمد یوسف صاحب انتہائی شریف اور معزز آدمی ہیں اپنے خاندان اور گھڑم شہرہ جاتے ہیں۔

حلیہ

مفظ القرآن غوثیہ میرپور ضلع خورو میں حفظ قرآن کیا۔

حلیہ حلیہ کے لئے عالم اسلام کی دینی اور مذہبی درس گاہ امدادیہ بنڈیال شریف اور جامعہ بنڈیال شریف کے ناظم تعلیمات کے پروفیسر صاحبزادہ محمد ظفر الحق بنڈیالوی صاحب سے فاضل عربی پڑھا اور فاضل بنڈیال علامہ سیف اقبال صاحب سے فارسی کی ابتدائی کتب پڑھیں۔

اسلام فاروقی اور علمی مرکز آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کے سجادہ نشین میر طریقت پیر نصیر صاحب کے دست حق پرست پر بیعت کی ہے۔

حلیہ

فاضل خاندان شہنشاہ ہابر اکبر فیضیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

مذہب و تعارفی پہلو

موصوف نے بہک کا اہتمام ہائی سکول دھندہ تحصیل راولپنڈی میں اچھے نمبروں میں پاس کیا۔ شیخ الاسلام آباد سے بی اے کیا۔ اچھے آپ بہ وقت مری اور دینی تعلیم سے آراستہ

باب الشیخ

شجاعت الاسلام

حضرت علامہ شہباز علی قادری صاحب

صدر مدرس دارالعلوم نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

حضرت علامہ شہباز علی قادری مدظلہ العالی بیک طینت بے باک اور بے لوث شخصیت کے حامل ہیں۔ درس نظامی کے بہترین اور محقق استاد ہیں۔ دارالعلوم نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد کے صدر مدرس ہیں۔ قدرت نے ہندیال شریف کی زمین میں ایک ایسی خصوصیت رکھی ہے کہ استفادہ ہندیال اور صدارت میں ملازمہ سے کسی بھی فضلاء ہندیال سے کوئی فاضل مدرس کے منصب پر فائز ہو تو ضرور یا تو وہ صدر مدرس ہو گا یا شیخ الحدیث ہو گا۔ علامہ شہباز علی قادری صاحب ۱۹۵۴ء میں بیک نمبر ۲۳۷-ب ڈاکٹرانٹ ۸۷ تحصیل وطن فیصل آباد میں ایک ممتاز علمی خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی حضرت مولانا قمر الدین مرحوم علاقہ کے نامور خطیب ہونے کے ساتھ ایک معزز اور معتبر شخصیت تھے۔ علامہ شہباز علی قادری مدظلہ العالی نے ابتدائی تعلیم جامعہ رضویہ جنگ بازار فیصل آباد میں حاصل کی پھر آپ علی بیاس کو بھجوانے کے لئے وہاں پھر اس تشریف لے گئے وہاں علامہ مولانا تاج الدین بخش صاحب سے علوم و فنون کی متعدد کتابیں پڑھیں۔ متعدد علوم و فنون پڑھنے کے بعد ابھی اور جذبہ علم رکھتے تھے لہذا آپ برصغیر پاک و ہند کی عظیم درس گاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ ہندیال شریف میں تشریف لائے۔ وہاں ہندیال شریف میں استاذ العرب و العلوم حضرت علامہ عطاء محمد ہندیالوی رحمہ اللہ سے زانوئے تلمذ تہ کیے اور عرصہ دراز تک علامہ عطاء محمد ہندیالوی فاضل ہندیال اور حضرت علامہ عبدالحق صاحب ہندیالوی مدظلہ العالی سے اکتساب فیض کرتے رہے۔ حضرت علامہ قادری صاحب نے اس قدر محنت اور لگن سے پڑھا لکھی محنت کی وجہ سے آج فیصل آباد میں آپ کا ایک مقام ہے۔ سچ ہے کہ جس قدر ہم اس قدر مقام ہے۔ راقم کو اس بات کا

۱۷۵

حضرت علامہ شہباز علی قادری کے علاوہ تو بہت ہیں شہر میں نہیں آتے چند ایک مقتدر ملامدہ ۴۵ سالہ فرمائیں۔

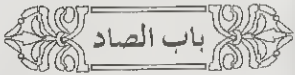
(۱) سید ہدایت رسول شاہ صاحب ناظم اعلیٰ نوریہ رضویہ (۲) حضرت علامہ منیر احمد شہباز نوریہ رضویہ (۳) حضرت علامہ متقی سید مدرس نوریہ رضویہ (۴) علامہ فضل عباس مدرس دہلوی۔

حضرت علامہ شہباز علی قادری مدظلہ العالی کی بیعت لکھنؤ ال شریف نزدیال شریف سے ہے۔ حضرت علامہ شہباز علی قادری صاحب عرصہ دراز سے مدرس کے عہدہ پر فائز ہیں۔ حضرت قادری صاحب کے دل میں علوم اسلامیہ کی گہلی محبت ہے۔ اسی محبت کی وجہ سے اب بھی آپ کا دل مدرسہ سے کافی دور ہے۔ اس ودی کو پروا دہشت کر کے ہر روز پڑھانے کے لئے آتے ہیں۔ لہذا آپ کو اور جذبہ عطا فرمائے کہ وہ محنت سے پڑھاتے رہیں تاکہ علماء تیار ہو جائیں اور ہندیال بہت دہشہ فیض جاری رہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک حمداً کثیراً۔



فتح الاسلام

علامہ مولانا حافظ شیر محمد صاحب زید مجدہ



بدر الدرسین

علامہ مفتی صالح محمد نقشبندی صاحب زید مجدہ

صدر مدرس جامعہ اکبریا ساوالی

حضرت علامہ صالح محمد نقشبندی ۱۹۵۱ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی عطا محمد صاحب یف الطبع انسان تھے۔ اپنے علاقہ میں ان کا شمار مولو لوگوں میں سے ہوتا تھا۔ آپ کا آبائی گاؤں شاہ ہے۔ تحصیل ضلع لیہ ہے اور اس علاقہ کی علمی درگاہ کا نام مدرسہ انوار بارو (اڈا جرن شاہ) ہے۔ جامعہ ہذا اپنے علاقہ کی ممتاز دینی درگاہ ہے۔ فاضل موصوف ساوہ زندگی بسر کرنا پسند کرتے ہیں اور تکلف، فتنہ اور بناوٹ سے کوسوں دور رہتے ہیں۔

تہ اہل تعلیم

حضرت العلام فاضل موصوف نے ابتدائی تعلیم کا آغاز مرشد آباد شریف تحصیل منکیرہ ضلع ملتان سے کیا۔ جب ابتدائی تعلیم سے آشنا ہوئے تو علم کی محبت میں اضافہ ہوتا گیا۔ علم و عمل میں ترقی پائی گئی۔ خوب سے خوب تر ابتدائی تعلیم سے اہل تعلیم کی رغبت بڑھتی چلی گئی۔ الحاصل فاضل موصوف نے اہل تعلیم کے لئے مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بنیال شریف کی طرف سفر کا ارادہ کیا۔ سرگزلم و حکمت محزون و مقولات میں پہنچ کر داخلہ لیا۔ شیخ الجامع محزون علم و عمل جامع اہل و مقول حضرت علامہ محمد عبدالحق بنیالوی مدظلہ العالی جیسے فاضل اور قابل ترین استاد کے لئے زانوئے تلمذ تہہ کیا اور مندرجہ ذیل کتب پڑھیں۔ فارسی، صرف، فیض محمد گجوی، کافیہ، کنز لائق، شرح وقایہ، قطبی، الفیہ۔

پس اہل علاقہ بحر اقول و اسقول حضرت علامہ مظہر بنیالوی جیسے فرید الدھر استاذ سے فارغ التحصیل ہوئے۔ جملہ عبد الغفور پڑھیں۔ جامعہ مقول، مقول حضرت علامہ مولانا غلام

جناب علامہ حافظ شیر محمد صاحب انتہائی شریف الطبع اور نیک سیرت انسان ہیں۔ خاموش شی اور محنت کا جذبہ رکھنے والے ہیں۔ اللہ قدوس نے انہیں دافر مقدار میں دین کی الفت نصیب فرمائی ہے۔

فاضل موصوف موضع شاہوالہ میں ۱۹۵۶ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی احمد یار ہے آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے بہت محترم انسان ہیں۔ آپ کے والد گرامی کو ابتداء سے ہی اسلام سے محبت تھی اس لئے اپنے بیٹے کو علوم اسلامیہ کے لئے رغبت دلائی۔ علامہ موصوف کا قرآن حکیم حفظ کرنے کے بعد علوم اسلامیہ پڑھنے کا عزم مصمم ہو گیا تو اسی جذبہ کے پیش نظر عالم اسلام کی دینی اور معیاری درگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بنیال شریف میں داخلہ لے لیا۔ جامعہ بنیال میں مصر حاضر کے جلیل القدر فاضل عرب و علم الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بنیالوی مولوی مجتہد اور علامہ سید محمد عبدالحق صاحب زید مجدہ ناظم اعلیٰ جامعہ مظہریہ امدادیہ بنیال جیسے قابل رجحان استاذ سے شرف تلمذ حاصل کیا اور تقریباً پانچ سال تعلیم حاصل کی فاضل موصوف فطرتاً ہی تحقیق انسان ہیں۔ سب مقصد گفتگو سے اجتناب کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ اپنی زندگی کو دین متین کے لئے وقف کر دیا ہے اسی جذبہ کے پیش نظر فاضل موصوف جامعہ جیلانیہ رضویہ مائدہ الفیصل آباد میں تدریس خدمات میں مامور و مستوف ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے افکار و افکار میں مزید برکت فرمائے اور تالیف و ساعدت گلستان بنیالوی آبداری کرتے رہیں۔

بیعت

فاضل جلیل کا سلسلہ طریقت آستانہ عالیہ بھور شریف سے منسلک ہے۔

سے بینادہی، سراجی، مسلم الثبوت اور عبدالغفور پڑھیں۔

علامہ

فاضل موصوف سے شرف تلمذ حاصل کرنے والے اعلیٰ علم کی تعداد تو کثیر ہے مگر چند علماء کے اسماء گرامی ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) صاحبزادہ محمد حسن بارو شریف (۲) پیر انوار الحسن (۳) مسعود الحسن وزچہ شریف (۴) عبدالحمید مدرس منیر (۵) صاحبزادہ سعید احمد خان (۶) حافظ محمد صدیق، حافظہ شبیر احمد۔

تصانیف

علامہ موصوف کی قلمی کاوش قابل ستائش ہے۔ آپ کی مشہور تصانیف دو ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔
(۱) سلوۃ قبل الاذان۔ (۲) تبلیغی جماعت پر نظر۔

خاندانی پس منظر

خاندانی حوالہ سے آپ کا تعلق ولد رخیل بلوچ سے ہے۔

سلسلہ بیعت

آپ کا روحانی تعلق پیر بارو صاحب سے ہے۔ اہل علاقہ پیر بارو صاحب سے روحانی علمی فیض سے شرف ہورہے ہیں۔ ان کا یہ چشمہ ہمیشہ بہہ کٹنے جاری رہے۔

دینی و مذہبی اور سیاسی خدمات

فاضل موصوف اپنی زندگی کو دین و ملت کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ خصوصاً فتویٰ نویسی، فیصلہ جات، تدریس اور خطابت کے کاموں میں سرپرست نظر آتے ہیں۔ اور مذہبی طور پر آپ ہمیشہ ہمیش کے لئے جمعیت علماء پاکستان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ آپ کے جسم میں شکن کو دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ جب بھی ویکسین دینی اور مذہبی کاموں میں معروف رہتے ہیں۔ یہی آپ کا اوڑھنا ہے اور یہی بچھوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہندیال کے ان گلستانِ علم و حکمت کو تاسعت سرسبز و شاداب رکھے۔



باب الطاء

تختم العلماء

علامہ الحافظ طارق محمود صدیقی صاحب زید مجدد

فاضل عربی

علامہ الحافظ طارق محمود صاحب نیک سیرت اور شریف خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ سادہ لباس اور رفتار اور گفتار میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ حسن اخلاق میں منفرد نظر آتے ہیں۔ انتہائی محنتی اور متکسر امر ارج شخص ہیں۔ موضوع مؤثرہ و آکھانہ پاک بلی خان تحصیل ضلع راولپنڈی میں ۱۹۷۵ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی ملک محمد اسلم صاحب شریف اور نیک سیرت انسان ہیں۔ ان کا شمار مقتدر اور معزز لوگوں میں ہوتا ہے۔

ابتدائی تعلیم

تعلیم کی ابتداء اپنے گھر سے ہی کی جب سمجھدار ہوئے اللہ قدوس نے انہیں دین کی سمجھ عطا فرمائی اور اسلام کی محبت سے شرف ہو کر جامعہ قادریہ رضویہ واہیکٹری ضلع راولپنڈی سے حفظ کیا۔

عصری تعلیم

دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم سے فراست حاصل کرنے کے بعد جامعہ مظہریہ اداویہ ہندیال میں پاس کیا اور فاضل عربی کا کورس کیا۔

جامعہ ہندیال میں داخلہ

فاضل جمیل ابتدائی تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد جامعہ مظہریہ اداویہ ہندیال میں داخلہ لیا اور جامعہ کے ناظم اعلیٰ پروفیسر نغفر الحق ہندیالوی سے فاضل عربی کا کورس کیا، ایمان، حمان اور انصافیات فاضل ہندیال استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا غلام محمد صاحب پانچگنیہ والے سے پڑھیں۔ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد، مین صاحب

فاضل ہندیال

علامہ طالب حسین حسینی سندھی صاحب زید مجدہ

علامہ طالب حسین حسینی سندھی ضلع خیر پور میں تحصیل وڈا کمانڈ فیض گنج گاؤں علی گنج بلوچ صوبہ سندھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام محمد سومر فقیر ہے۔ آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے نہایت معزز انسان ہیں۔ ابتداء سے دینی جذبہ سے آراستہ تھے۔ اس لئے اپنے بیٹے کو دینی تعلیم کے لئے مقرر کر دیا۔ فاضل موصوف نے سکول کی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں مکمل کی۔ پھر دینی تعلیم کے لئے ماور علی عالم اسلام کی دینی درس گاہ جامعہ مظہریہ اہادیہ ہندیال شریف میں داخلہ لیا۔ اس وقت جامعہ مظہریہ اہادیہ میں اسی جامعہ کے فارغ التحصیل استاذ حضرت علامہ مولانا محمد دین سیالوی صاحب تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ ان سے مندرجہ ذیل کتب پڑھیں:

(۱) فارسی قاعدہ (۲) تختہ انصاری (۳) نحویر (۳) شرح مائے عامل (۵) ہادیہ النوح (۶) شرح جامی (۷) صفحی سے ملاحسن تک تمام کتب مطلقہ (۸) شرح عقائد مع خیالی (۹) بینادی شریف (۱۰) مختصر معانی (۱۱) اصول شاشی۔

اور اسی جامعہ کے فاضل حضرت علامہ غلام محمد صاحب سے مندرجہ ذیل کتب پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ ہندو مذہب کا پورے کھیلوانی، قدوری شریف، کسز الدقائق، فاضل موصوف کی خوش قسمتی ہے کہ جامعہ مظہریہ اہادیہ کے ناظم اعلیٰ تاج التھناء، اعلیاء حضرت علامہ محمد عبدالحق ہندیالوی مدظلہ العالی سے کافی پڑھا اور فاضل ذی شان عہدہ المدرسین حضرت علامہ محمد مظہر الحق صاحب سے نور الانوار اور فارسی کی کتب پڑھیں۔

جامعہ مظہریہ اہادیہ ہندیال شریف میں علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تحصیل کے بعد دورہ حدیث شریف کے لئے عالم اسلام کی مشہور درس گاہ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور میں داخلہ لیا اور بڑی محنت سے دورہ حدیث شریف کی تکمیل کی۔

خصوصیت

فاضل موصوف کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جامعہ ہندیال شریف میں آٹھ برس کی خدمت میں قیام پذیر رہے اور علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تکمیل جامعہ ہندیال میں کی اور یہی فاضل استاد تھے۔

فاضل موصوف سادہ سیرت اور سادہ لباس میں ملیں رہنا پسند کرتے ہیں مگر قابلیت اور اہانت میں منفرد ہیں۔ الحمد للہ یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ جامعہ ہندیال کا ادنیٰ محکم دوسرے مدارس کا قابل ترین استاذ ہوا کرتا ہے۔

ہمت

فاضل موصوف نے کاسلسلہ ہمت اپنے علاقہ کے معروف پیر طریقت سید الحاج حسین شاہ جیلانی سے ہے۔

منصب تدریس

فاضل موصوف ان دنوں آزاد کشمیر میں منصب تدریس پر فائز ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جذبہ عطا فرمائے کہ دین شہن کی خدمت میں بخود مستقر رہیں۔

اندانی پس منظر

علامہ موصوف بلوچ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

قبل البعد از آذان
درد و شریف کا ثبوت

ترجمہ

ملاک الدین استاذ العلماء
مولانا عطاء الرحمن ہندیالوی

مکتبہ جمال کرم



مہاتمن کے ساتھ ملک کی مشہور درس گاہ سنٹرل ماڈل سکول لاہور سے 736 نمبر لے کر پاس کیا اور
یہ انجیل کے مستحق نظر ہے۔

ایف ایس سی

پاکستان کی مشہور درس گاہ گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا اور وہاں سے ایف ایس سی اچھی
درجہ میں پاس کیا۔

بی اے

ایف ایس سی کی ڈگری گورنمنٹ کالج لاہور سے حاصل کرنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے
ایس بیٹ طور پر فرسٹ ڈیویشن میں بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔

دل

راقم الحروف حضرت قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی کو ذیلی طور پر جانتا ہے کہ طالب علمی کے زمانہ
میں مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ آپ نے علوم عصریہ میں انتہک محنت کی اور اپنے رفقاء و براہروی
میں ممتاز ہو گئے۔ آپ کی زندگی عبارت ہے محنت اور شرافت سے اسی محنت اور شرافت نے آج انہیں
عالمی منصب پر فائز کر دیا۔

مہندی سو دکھ سہندی جاں تکیاں تے بیندی

تن من سب چرا کے سنگی تاں زلفاں دچہ ویندی

اے اسلامیات

بی اے کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی میں فرسٹ ڈیویشن حاصل کرنے کے بعد ایم اے کے
کراچی یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور کراچی یونیورسٹی میں پہلی پوزیشن حاصل کی اور گولڈ میڈلسٹ بھی
مقرر کیا۔

فاضل عربی

حضرت صاحبزادہ مدظلہ العالی نے فاضل عربی کا امتحان بھی کراچی میں دیا اور ہائی فرسٹ
درجہ میں کامیاب ہوئے۔

علامہ اسلامیہ کی افتتاحی جمعیت

علامہ اصیری کی مجلس کے بعد دینی تعلیم کا جذبہ پیدا ہوا جبکہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی کا بچپن
میں دارالعلوم عالم اسلام دینی مجلس اور گاہ جامعہ مدظلہ ہیامہ دینی آغوش میں ہی گزارا تھا اسی بناءً علامہ



بدر الاسلام نائبہ عصر فرید الدھر علامہ پروفیسر

صاحبزادہ ظفر الحق بن دیا لوی صاحب

تلمذ اعلیٰ جامعہ مظہریہ امدادیہ بن دیا لوی شریف

فخر فضاء بن دیا لوی حضرت علامہ پروفیسر صاحبزادہ محمد ظفر الحق بن دیا لوی مدظلہ العالی محتاج
تعارف نہیں ہیں۔ فطرتاً اور جبلتاً زبور شرافت و ملاحمت سے آراستہ ہیں۔ اللہ قدوس نے متعدد
خوبیوں اور خاصان سے انہیں نوازا ہوا ہے۔ ہمہ وقت امور انظامیہ اور افکار اسلامیہ کے لئے معروف
اور مشغول رہتا اپنی دینی اور مذہبی معرعات سمجھتے ہیں۔

شجرۂ نسب

محمد ظفر الحق بن محمد عبد الحق بن فقیہ العصر یا محمد بن دیا لوی رحمۃ اللہ علیہ بن میاں محمد سلطان بن میاں محمد

شاہنواز۔

مولد و مسکن

فاضل موصوف بن دیا لوی کی ارض مقدسہ میں پیدا ہوئے۔ خانوادہ فقیہ العصر کے گلستان کے مسکن
گلستے ہیں۔ انہوں نے علم دوست گھرانے میں آنکھ کھولی اور تاج العلماء بحر العلوم جامع المعقول
والمعقول حضرت علامہ محمد عبد الحق صاحب کی آغوش رحمت میں پرورش پائی جن کے والد گرامی فرید
الدھر اور دادا جان فقیہ العصر ہوں اور نانا پیر طریقت مولانا احمد دین سجادہ نشین مکہ شریف ہوا اسی
شخصیت کے محاسن اور خصائل حمیدہ کے بارے میں جتنا بھی لکھا جائے اتنا ہی کم ہے۔

عصری تعلیم کا تعارفی پہلو

حضرت صاحبزادہ مدظلہ العالی علوم اسلامیہ کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم میں بیہ طوقی رکھتے ہیں
جیسا کہ ذیل کے نقش اس پر وال میں لحاظ فرمائیں۔ صاحبزادہ صاحب نے ندل کا امتحان
ندل سکول 122 نمبر لے کر پاس کیا اور انجیل کے مستحق نظر ہے۔

اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ پہلے سے ہی ذہن میں جگہ لے چکا تھا اسی جذبہ کے پیش نظر علوم عصریہ کا شاہین عصری تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد علوم اسلامیہ کی تعلیم کے لئے کمر بستہ ہو گیا اور لکھی سرعت رفتاری سے چلا کر آسمان علم و حکمت کے افق پر آفتاب مہتاب بن کر چکا کہ آج اسی آفتاب مہتاب کی فضاء سے بالخصوص اہل ہندیاں اور دیگر اصناف منورہ رو رہے ہیں۔ **ذلک فضل اللہ یوتہہ من یشاء**

ذوی الاختصاص اساتذہ کرام

اللہ تعالیٰ نے صاحبزادہ قلم مدظلہ العالی کے لئے عالم اسلام کے معروف اور قابل ترین اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔ ذیل میں اساتذہ کرام کے اساتذہ گرامی دیئے جاتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔
امام المعقول والمعتول علامہ عطاء محمد ہندیالوی رحمۃ اللہ علیہ

فاضل موصوف حضرت صاحبزادہ قلم مدظلہ العالی نے الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطاء محمد ہندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے (۱) ایضاً، (۲) اصول شاشی، (۳) نور الانوار، (۴) شرح وقایہ، (۵) قطبی، (۶) میر قطبی، (۷) مختصر العالی ہندیال شریف میں پڑھیں اور کنز اور جلالین کراچی میں پڑھیں۔ الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطاء محمد ہندیالوی جب ہندیال شریف میں دوبارہ پڑھانے کے لئے تشریف لائے تو حضرت صاحبزادہ قلم دامت فیوضہ العالیہ نے (۱) مسلم الثبوت، (۲) توضیح تلویح، (۳) ہدایہ ابولین و آخرین، (۴) ترقی شریف اور (۵) ابن ماجہ پڑھیں۔

جامع المعقول والمعتول تاج العلماء حضرت علامہ محمد عبداللہ بن ہندیالوی صاحب

فاضل ذی شان حضرت صاحبزادہ صاحب قلم نے حضرت قلم صاحبزادہ محمد عبداللہ بن ہندیالوی صاحب سے مندرجہ ذیل کتب پڑھیں: (۱) صرف بہائی، (۲) قانونچہ، (۳) نحو میر، (۴) کافی، (۵) مجموعہ منطق، (۶) ایسا غوجی قال اقول، (۷) لورالایضاح، (۸) قدوری، (۹) کنز، (۱۰) اصول شاشی، (۱۱) منظرہ رشیدیہ، (۱۲) شرح مائتہ، (۱۳) ہدایہ اثو، (۱۴) جابی، (۱۵) اندیہ، (۱۶) شمس باوند، (۱۷) صدر، (۱۸) عربی کا معلم (تمام حصے) تمام قرآن مجید کے سب سے تفسیر قرآن مکمل، (۱۹) میر زادہ، (۲۰) ملا جلال، (۲۱) امور عامہ، (۲۲) میر زادہ، (۲۳) برسات قطبیہ، (۲۴) قاضی، (۲۵) حمد اللہ وغیرہ۔

فاضل ذی شان علامہ محمد یوسف شاہ صاحب زید مجدہ

جامع المعقول والمعتول حضرت علامہ محمد یوسف شاہ صاحب سے شمس العلوم کراچی میں ملا حسن

کی شرح وقایہ آخرین پڑھیں۔

امہ شرف الدین صاحب وادی سون مکان شریف

علامہ صاحبزادہ عزیز احمد سیالوی کے مدرسہ میں مدرس تھے۔

مقامات، منتہی اور ہماہم پڑھیں۔

امام المصنوع مفتی محمد طیب ارشد صاحب (فاضل ہندیال)

حضرت علامہ مفتی محمد طیب ارشد صاحب سے جامع مظہر یہ امدادیہ ہندیال شریف میں ہدایہ کا ترجمہ، شامی، ہرارجی پڑھیں۔

تقی العصر علامہ عطاء محمد متین صاحب

فاضل ذی شان حضرت علامہ عطاء محمد متین صاحب سے جامع مظہر یہ امدادیہ ہندیال شریف شرح عقائد محمد خیالی، مہمدی، مرقات، شرح تہذیب، بیناوی شریف پڑھیں۔

حدیث

جامع مظہر یہ امدادیہ ہندیال شریف میں حضرت علامہ عطاء محمد متین سے دورۂ حدیث شریف مکمل۔

مصریہ کا شاہین

محقق ابن محقق حضرت علامہ محمد مظفر الحق ہندیالوی علوم اسلامیہ میں یرطوئی رکھنے کے ساتھ کہ مصری تعلیم میں مصروف کار ہیں تقریباً تین سال سے گورنمنٹ کالج میں پڑھا رہے ہیں اور سب پروفیسر کے عہدہ پر فائز ہیں۔

اواد کا کوت ووظانت

اللہ قدوس نے حضرت صاحبزادہ قلم کو کادوت ووظانت کا وافر حصہ عطا فرمایا اور اللہ قدوس کی غوثیوں سے نوازا ہوا ہے۔ علوم عصریہ میں اس قدر ملکہ اور تجربہ ہے جب آپ نے اس کے لیے درخواست دی تو پبلک سروس کمیشن کے انٹرویو میں بغیر کسی سفارش کے سلیکٹ ہو کر اسٹنٹ پروفیسر کے لیے 1500 سوامیدار تھے اور صرف آٹھ اسامیاں تھیں آپ میں بھی سلیکٹ ہو گئے۔

سب ایک مہمبری کے لئے بنقرار ہیں

لیلی بھاری ایک سب بھول بھڑا ہیں

علم توقیت

علم توقیت کی دو قسمیں ہیں: (۱) قدیم۔ (۲) جدید
فاضل جلیل حضرت صاحبزادہ قبلہ نے قدیم اور جدید دونوں علوم میں مہارت حاصل کی۔

تنظیم المدارس و درجہ عالیہ کا امتحان

آپ نے قیام کراچی کے دوران سابقہ فضلاء کے امتحان کے موقع پر عالمیہ کا امتحان متیار
درجہ میں پاس کیا۔

فن مناظرہ میں مہارت تامہ

محقق ابن حقیق مناظر ابن مناظر حضرت صاحبزادہ قبلہ دامت لہوہم نے ہرن کو اس فن کے
ماہر استاذ سے پڑھنے کی کوشش فرمائی۔ محقق ناصر جامع معقول و المستقول حضرت علامہ محمد عبدالرشید
جھٹکوی سے لاہور میں اہل تشیع کے متعلق مکمل کورس کیا اور مناظرہ کے طرز و طریق اور قواعد و ضوابط
میں مکمل ماہر حاصل کیا۔

علم تجوید

کراچی میں چھ ماہ کے لئے قرأت کے قواعد ضروریہ پڑھے اور مشق فرمائی۔

بیعت

آپ اپنے اساتذہ میں سے سب سے زیادہ متاثر اپنے قبلہ والد صاحب سے ہیں۔ آپ نے
اپنے والد گرامی کے دست حق پرست پر سلسلہ عالیہ پشتہ صابریہ کی بیعت کی۔

ڈاکٹر خالد محمود انگلینڈ کے نظریات کا علمی و تحقیقی جائزہ

محسن اہل سنت علامہ برویسر محمد ظفر الحق بندیا لوی صاحب کو ڈاکٹر خالد محمود کے علمی
شہرہ کا پہلے سے علم تھا۔ اس کی علمی قابلیت کا جائزہ لینے کے لئے بخاری ناڈن میں رڈ بریلوٹ اور
میں گئے۔ درس میں تقریر کرنے کے دوران ڈاکٹر خالد محمود اور حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد ظفر
بندیا لوی کے مابین مکالمہ بصورت مناظرہ شروع ہو گیا۔

ڈاکٹر خالد محمود انگلینڈ

ڈاکٹر خالد محمود نے کہا: ”کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کوئی بات کہے یا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم
حق تعالیٰ بات کہے تو یہاں کسی کی بیعت پہنچی جاتی ہے۔ اگر ۱۹۹۰ء میں کلمہ کے دن اور ایک ماہ

بروئیسر محمد ظفر الحق بندیا لوی صاحب

مولانا شہاب ثاقب میں مولوی حسین احمد مدنی وی ہندی نے کہا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم
محقق اگر موہم گستاخی لفظ استعمال کرے تو کافر ہو جائے گا۔ نیت پوچھنا تو دور کی بات ہے اس
اکثر خالد محمود خاموش ہو گیا۔ حضرت صاحبزادہ قبلہ نے پھر فرمایا کہ مولانا اگر سرکارِ دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہوتا تو آپ ایلہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم الا بھما کے نزول کے بعد کسی
لی کی آواز سید العرب و انجم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند ہو جاتی تو کفر کا حکم اس پر لگے گا
یت پوچھی جائے گی جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نیت پر کسی کو شک ہو سکتا ہے اگر نیت کا اعتبار ہوتا تو
ان مجید میں نیت کا ذکر ہوتا۔

نثر خالد محمود انگلینڈ

صاحبزادہ قبلہ کے سوال کے بعد ڈاکٹر خالد محمود یوں گویا ہوئے کہ ہاں نیت پوچھی جائے

لسان البیان برویسر محمد ظفر الحق بندیا لوی صاحب

نثر اہل سنت صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیا لوی صاحب نے فرمایا کہ آپ کے اس قول کی ”نیت
پوچھی جائے گی“ پندرہ صدیوں میں کسی منکر نے اپنی تفسیر میں یہ قول کیا ہے کہ جب تک نیت نہ پوچھی
جائے گی فیصلہ نہیں ہوگا۔

خالد محمود انگلینڈ

دیانت کے ممتاز راہنما اور محقق دیوبند نے ایک ایسا جملہ بولا جو سنہری حروف سے لکھنے کے قابل
ہے جس میں ہم جملہ رقم کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں: ڈاکٹر خالد محمود نے کہا: ”کہ منکرین کو چھوڑیں
جو کھڑے ہوں“ جس پر لوری کلاس ہنس پڑی۔

بروئیسر محمد ظفر الحق بندیا لوی صاحب

صاحبزادہ قبلہ نے پھر اس سے استفسار فرمایا کہ مولانا ایلہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم
اول کے بعد اگر کوئی صحابی راۓ کا کہہ دیتے تو اسے کافر کہا جاتا یا نیت دریاغت کی جاتی۔

خالد محمود

علامہ بروئیسر صاحب کے استفسار پر ڈاکٹر خالد محمود نے جواب دیا کہ ہاں نیت پوچھی جائے

پروفیسر محمد ظفر الحق بندیا لکھی

ڈاکٹر محمود کے جواب میں صاحبزادہ صاحب زید علمہ نے فرمایا متقدمین میں سے کسی مفکر کا حوالہ دیں۔

ڈاکٹر خالد محمود

ڈاکٹر خالد محمود حوالہ دینے کی بجائے یوں گویا ہوتا ہے "مفسرین کو چھوڑیں میں جو کہہ رہا ہوں" ڈاکٹر خالد محمود کے اس جملہ پر جتنا بھی تاسف اور افسوس کیا جائے اتنا ہی تعوزا ہے کہ مفسرین کے نظریات کو نظر انداز کر کے اپنی رائے کو ترجیح دینی شروع کر دی۔ ڈاکٹر خالد محمود کے اس قول پر پوری کلاس میں ہنسنے لگا اور دودھ حدیث کے طلباء نے اس جملہ کو سن کر کہا "یہ تو بڑا جاہل آدمی ہے۔"

ڈاکٹر خالد محمود نے پروفیسر صاحب مدظلہ العالی سے کہا کہ ظاہر القادری نے بھی کورٹ میں جی دلی دی تھی۔

ڈاکٹر خالد محمود کی قابلیت کا تعارفی پہلو

مندرجہ بالا اقش و اکثر خالد محمود کی نظانت اور قابلیت پر بار بار یہ شک و شبہ دالہ ہیں۔

انقش الاول

"اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ کے بارے میں کوئی بات کہے تو پہلے اس کی نیت پوچھی جائے گی۔"

اقول

تفتیب ملفوظ مذکورہ کی شرعی حیثیت

ڈاکٹر خالد محمود کی علمی قابلیت پر ولیدہ کو کفر ہے مگر اس تفتیب ملفوظ مصلحہ کی وجہ سے مناسبت ظلت کے راستے پر چل پڑے اور منزل تک نہ پہنچے پائے۔ مختصر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کے بارے میں نازیہ کلمات میں نیت کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ ہی کسی کی غرض کا اعتبار ہے۔

بارگاہ رسالت کی توہین کا مدار کسی غرض پر موقوف نہیں ہے

تفتیب الاحادان و تشہید الاحادان کے لئے ایک ضابطہ شریعہ و نشین ہے جتنا چاہے

تفتیب کے منازفہ دوگی اور توہین رسالت کا دروازہ کھل جائے گا۔ ہر گستاخ نبوت اپنے جرم کی سزا دینے کے لئے یہ کہہ کر محفوظ ہو جائے گا کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنا میری غرض نہ تھی۔

علامہ ازیں یہ شرط کتاب اللہ کے بھی منافی ہے جیسا کہ سورہ توبہ میں ہے ولئن سألتمہم لعلون انہا کنا نخوض ولنغلب الایۃ ترجمہ: اور اگر آپ ان سے پوچھیں تو وہ ضرور کہیں گے ہم تو صرف ہنسی مذاق کرتے تھے آپ فرمائیں کیا تم اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے ہو کوئی عذر نہ کرو بے شک ایمان کے بعد تم نے کفر کیا۔ مندرجہ بالا آیت بارگاہ مغربہم واضح اور آشکار ہے کہ توہین کرنے والے منافقوں کا یہ عذر کہ "ہم تو آپس میں صرف لہلہ لہ لہ کرتے تھے ہماری غرض توہین مذہبی مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنا ہمارا مقصد تھا" اللہ تعالیٰ نے مسخر و گردیا اور واضح طور پر فرمایا لا تعذبوا فقد کفرت بعد ایسا ذکیر۔ بہانے نہ باد ایمان کے بعد تم نے کفر کیا۔

مرتبہ توہین میں نیت کا اعتبار نہیں ہے

کا فخر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "راعنا" کہا کرتے تھے اور اس سے غلط مطلب لیتے تھے۔ لہذا یہی اعتراض تھا کہ "راعنا" کہتے سے منع فرمایا۔ اب ممانعت کے بعد بھی کوئی شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو راعنا کہے اور یہ کہے کہ میری نیت توہین کی نہیں ہے تو وہ واسعوا للکافرین عذاب ہمہ من لو کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے کی قرآنی وعید کا مستحق قرار پاتا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ نیت توہین کے بغیر بھی حضور سید عالم ﷺ کی شان میں توہین کا کلمہ کہنا کفر ہے۔

توہین رسالت پر حکم کفر کا مدار ظاہر الفاظ پر ہے

امام شہاب الدین خاکی حنفی اوقام فرماتے ہیں:

البدار فی الحکمہ بالکفر علی الظواہر ولانظر بالمقصود والنیات ولا

مطر لقرائن حالہ (تتم لرایس جرن انتقاء ۳۵۶ ص ۲۶۶)

توہین رسالت پر حکم کفر کی مدار ظاہر الفاظ پر ہے۔ توہین کرنے والے کے قصد اور نیت اور اس قرائن حال کو نہیں دیکھا جائے گا۔

عالم القائل

توہین رسالت پر حکم کفر کا مدار ظاہر الفاظ پر ہے توہین کرنے والے کی نیت اور قصد نہیں ہے

تصانیف

حضرت قبلہ صاحبزادہ مدظلہ العالی کالج کی مصروفیات جامدہ کی نظامت کی ذمہ داری، خطابت اور تبلیغ کے لئے پورے ملک میں ہمہ وقت دین متین کی ترویج و اشاعت کی عالمگیر تحریک کے امیر ہونے کے باوجود شعبہ قلم و قریطاس اور تصنیف و تحقیق کے ساتھ وابستگی صرف آپ کا ہی خاصہ ہے۔ مضامین مختلفہ، مفاہیم مطولہ کو بعنوان جامعیت اور جامعیت اور حشو و زائد سے بھر دکر کے نقوش مستندہ کو قریطاس پر منقش کر دینے میں اپنا پانی نہیں رکھتے ہم آپ کی تصانیف کا اجمالی تعارف پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

- (۱) تاجترخ خوانی کا شرعی ثبوت۔ (۲) قبل اذان و بعد اذان صلوٰۃ و سلام کا ثبوت۔ (۳) وسیلہ انبیاء و اولیاء۔ (۴) چہل گلدستہ حدیث۔ (۵) زبدۃ القاتل فی الاہلال۔ (۶) فضائل و مسائل قربانی۔ (۷) فضائل و مسائل رمضان۔ (۸) عید میلاد النبی کا قرآن و حدیث کی روشنی میں ثبوت۔ (۹) وقت افطار کی تحقیق۔ (۱۰) توحید و شرک کی حقیقت

اشہارات

- (۱) صلوٰۃ و سلام قبل اذان و بعد اذان کا ثبوت۔
- (۲) عید میلاد النبی کا قرآن و حدیث کی روشنی میں ثبوت۔
- (۳) بیس تراویح کا ثبوت۔

زیر طبع تصانیف

- (۱) حسین جلیل القاد اور یزید تحقیق کے آئینے میں۔

خطابت

حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ فن خطابت میں منفرد انداز تقاضا ملفوظ میں مباحثات پر موضوعات مشکلہ و فیقہ کو اذکار و ذہن میں مرتب کرنا اور پھر انہیں تقاضا ملفوظ کے گلدستوں میں پیش کرنا عوام و خواص کے اجماع اور اذان کو ان کی خوشبو سے معطر کرنا آپ کی امتیازی شان مسائل مشکلہ اور مضامین عمیرہ کو دلائل اور براہین سے مزین کرنا منتخب موضوع کے ذواہل و سائل حاصل بحث کر کے لائش مسائل کو چٹکیوں میں پیش کرنے کو دینی اور مذہبی معراج سمجھتے ہیں۔ لہذا معقول کے جاہر علیہ اور فرائد حکم کو تقاضا ملفوظ کے اسلحہ مذہبیہ و علمیہ میں آپ کی قلمی

امیر المعروف و نبی عن المنکر کے لئے سفر طویل

حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی تبلیغ اسلام اور دین متین کی ترویج و اشاعت کے لئے ملک کے اطراف و اکناف میں طویل و عریض سفر کرنا آپ کے خطاب دلپذیر کے لئے مختلف شہروں کے لوگ مشتاق اور طالب رہتے ہیں۔ خاص کر کے مظفر آباد، پکوال، بھکر، راولپنڈی، اسلام آباد، میرپور، جھنگ، سرگودھا، خٹناہ، میانوالی، لاہور اور پشاور میں آپ کی تقاریر کثرت سے دہا کرتی ہیں۔

داتا صاحب کے عرس پر خصوصی خطاب

حضور سیدنا داتا گنج بخشؒ کے عرس مبارک کے موقع پر آپ کا تاریخی اور خصوصی خطاب ہوتا ہے۔ اس سال سے مسلسل تشنگان علوم کو فیضیاب کر رہے ہیں۔

۵

التحریر الوجیز

فیما

یبتغیہ المستجیز

(تالیف)

الشیخ علی احمد السندھیلوی

خویدم العلم الشریف بالجامعة المہجوریۃ (بلاہور) پاکستان

من منشورات

مرکز لادین، الافکار، المہجور (۱۰) راویں، رولڈ، لاہور، پاکستان

باب العین

حسن اہلی سنت

حضرت علامہ مولانا عبدالخالق صاحب زید مجددہ

حضرت علامہ عبدالخالق صاحب سادہ زندگی بسر کرنے کے عادی ہیں۔ تصنع و بناوٹ سے اجتناب کرتے ہیں۔ علامہ موصوف کوئی تحصیل سند AK میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام محمد حسین ہے اپنے علاقہ کے معزز انسان ہیں۔

بسم اللہ وابتدائی تعلیم ابتدائی تعلیم سن کوئی میں حاصل کی۔ حفظ اور ابتدائی تعلیم کی فراغت کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے مستحکم ارادہ کر لیا۔

اعلیٰ تعلیم

فاضل موصوف اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے عالم اسلام کی مرکزی درس گاہ جامعہ مظہریہ اہل حق میں داخلہ لیا اور جامعہ کے فاضل استاذ حضرت علامہ مولانا غلام محمد اختر حسنی رحمۃ اللہ علیہ سے شرفِ تلمذ حاصل کیا۔

بیعت

علامہ موصوف کا سلسلہ بیعت آستانہ عالیہ جامع الفردوس گلہار شریف ضلع کوٹلی سے منسلک ہے۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

دینی مذہبی خدمات

تقریباً بیس (۲۰) سال سے دینی اور مذہبی خدمات میں مصروف کار ہیں۔

محقق العصر

علامہ صاحبزادہ ابوالانوار عبدالرحمن حسنی صاحب

شیخ الجامعہ آستانہ عالیہ شاہوالہ

حضرت صاحبزادہ ابوالانوار عبدالرحمن حسنی صاحب محتاج تعارف نہیں ہیں۔ ذہانت و فطانت میں اپنا عانی نہیں رکھتے۔ قد و قامت میں عظمت اور گفتار اور رفتار میں وجاہت و صولت نظر آتی ہے۔ فاضل جلیل ۱۹۵۳ء میں شاہ والہ شاہی نزد قانداہار تحصیل ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی بہر طریقت حضرت فقیر سلطان علی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اپنے علاقہ اور قرب و ارا میں عوام و خواص کو طریقت اور حقیقت کا فیضان تسلیم کرتے رہے۔ اب بھی وہ سلسلہ جاری ہے اور باقی امت سلسلہ جاری رہے گا۔

آستانہ شاہوالہ شریف ابتداء سے ہی مرجع العلماء و اطباء ہے اور علمی اور روحانی مرکز رہا۔ بے تشکیک علم و حکمت کا شہب و روزنامہ ہند ہوتا ہے۔

شاہ والا شریف علمی اور روحانی فیضان کا چشمہ ہے۔ علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت میں رواں اس سپہ ہزاروں کی تعداد میں مریدین آتے جاتے ہیں۔

بہر طریقت و بہر شریعت حضرت فقیر سلطان علی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی فیضیہ العصر مرجع المحققین امام الدقیقین حضرت علامہ یامرہ بنیاد لونی رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ محبت اور عقیدت تھی۔ اسی محبت کے نظر آپ نے اپنے صاحبزادگان کو عالم اسلام کی دینی مذہبی درس گاہ ہادر علی جامعہ مظہریہ اہل حق علوم اسلام کی تحصیل کے لئے بھیجا۔

اعلیٰ تعلیم

فاضل علیل نے قرآن مجید کی ابتداء شاہ والا شریف میں اپنے والد گرامی حضرت خواجہ فقیر سلطان مجددی مجددی قدس سرہ سے کی اور قرآن پاک اپنے والد گرامی سے ہی پڑھا چنگا گھر میں علوم دینی ترویج و اشاعت کا سلسلہ پہلے سے ہی شروع ہو تھا اسی بنا پر حضرت خواجہ فقیر سلطان علی مجددی قدس سرہ نے اپنے صاحبزادگان کو علوم اسلامیہ کی تحصیل کے لئے وقف کر دیا۔

علامہ شاہ والا شریف

انکو حضرت علامہ مولانا محمد شہباز خان صاحب رحمہ اللہ تلمیذ خاص فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد رحمہ اللہ سے پڑھیں۔ حضرت علامہ محمد شہباز خان صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں رہ کر علوم اسلامیہ کی تعلیم و تعلم کا اس قدر جذبہ پیدا ہوا کہ علوم دینیہ کی تکمیل کے لئے مستعد ہو گئے

جامعہ مظہر یہ ابدادیہ

فاضل موصوف اعلیٰ تعلیم کے لیے جامعہ ہندیال کی طرف سفر کا آغاز کیا۔ جامعہ مظہر یہ ابدادیہ میں پہنچ کر داخلہ لیا اور علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل کے لئے کمر بستہ ہو گئے۔ اس قدر محنت فرمائی کہ طلباء میں ممتاز ہو گئے۔

مقتولات اور مقتولات کی اکثر کتب امام المعقول و المعقول بحر العلوم حضرت علامہ عظیم ہندیالوی گولڑی رحمہ اللہ سے پڑھیں۔ فقہ اور مقتولات کی بعض کتب جامع المعقول المعقول رئیس العلماء حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق صاحب زینت آستانہ عالیہ ہندیال شریف سے پڑھیں۔ فاضل جلیل نے مفتوی شریف رئیس المصنفین انیس اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد رفیع احمد اویسی ناظم اعلیٰ جامعہ اویسیہ سے پڑھی۔

دورۂ حدیث شریف

علوم اسلامیہ کی تحصیل کے بعد دورۂ حدیث شریف کے لئے عالم اسلام کی مرکزی وینی درگاہ اور اعلیٰ مدارس شریف کے اہم اعلیٰ غزالی زمان حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ و شریف کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کیا اور صحاح ستہ کی کئی کتابیں پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔

ہجرت

اللہ قدس نے فاضل مصنف کی تعلیم و تربیت کے لئے عالم اسلام کے معروف اور مشہور اسلامی اور روحانی راہنما کا انتخاب فرمایا۔ جبکہ ہیبت جگر گوشہ ہیرا ساگ حضرت صاحبزادہ محمد حسن سجادہ نشین آستانہ عالیہ ہیرا ساگ شریف کے دست حق پرست پر کی ہے۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

جامع الاصول والفروع

علامہ عبدالرشید قریشی صاحب زید مجدد

مدرس جامعہ رضویہ راولپنڈی

علامہ عبدالرشید قریشی کی شخصیت فسطاء ہندیال میں ممتاز ہے اور محتاج تعارف نہیں ہیں۔ اللہ قدس نے انہیں جو ہر ملک و فریقہ میں عطا کیا ہے۔ فطری اور جنی طور پر شریف حسب نسب میں عظیم المرتبت ہیں فاضل موصوف کی مستقل رہائش موضع نون طلع اسلام آباد ہے۔ آپ کی عمر تقریباً ۶۳ برس کی ہے۔ ہمہ وقت مطالعہ میں مصروف کار ہیں اور کتب بینی آپ کی عادت ثانویہ بن چکی ہے۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً

ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے ابتدائی تعلیم گھر میں ہی حاصل کی جبکہ پرائمری اپنے موضع میں اچھے مدرس میں پاس کرنے کے بعد علوم اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ پیدا ہوا۔ اسی بنا پر عالم اسلام کی دینی و روحانی درگاہ جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف میں داخلہ کیلئے رخت سفر باندھ لیا۔ علوم اسلامیہ کی محبت انہیں جامعہ غوثیہ کھنچ لائی اور آستانہ عالیہ گولڑہ شریف آ کر علوم اسلامیہ کا آغاز فرمایا اور دوسری عالمی کی ابتدائی کتابیں خوب محنت سے پڑھیں۔

جامعہ شاہنواز شریف

آستانہ عالیہ گولڑہ شریف میں بڑی جانشانی اور عرق ریزی سے علوم و فنون کی تحصیل کے بعد اہل سنت کی دینی اور مرکزی درگاہ آستانہ عالیہ شاہ والہ شریف میں تشریف لائے اور جامعہ میں داخلہ لیا اور شاہ ولی محمد جامع المعقول و المعقول منظور نظر فقیہ العصر حضرت علامہ محمد شہباز خان ہندیالوی بڑی محنت سے پڑھا۔

مظہر یہ ابدادیہ

جامعہ شاہ والہ میں اکتساب فیض کے بعد مزید علمی پیاس بجھانے کے لئے کسی ایسی درگاہ کے لئے تھے جو عالم اسلام میں علوم اسلامیہ کا مظہر مرکز ہو بالآخر مدارس کے حالات کا تحقیقی جائزہ لے کر بعد از مدینہ منورہ نے اہل سنت کی راہنما کا انتخاب لیا کہ جس نے عالم اسلام کے

عالیہ ہندیال شریف میں داخلہ لیا اور جامعہ کے شیخ المشرق رئیس الدرسین خاتم المحققین استاذ العرب والجم الاسلامی المطلق حضرت علامہ عطاء محمد ہندیالوی کلادی نور اللہ مرقدہ الشریف اور خاتم الدرسین مراد نقیہ اصغر تاج القضاہ حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب 'ریخت مسند نقیہ' اصغر سے شرف تلمذ حاصل کیا اور مندرجہ ذیل علوم وفنون کی کتب متداولہ پڑھیں۔ منطق میں قطبی میر تک صرف میں (۱) فضول اکبری (۲) نحو میں کافیہ پڑھا (۳) بینادی شریف (۴) بخاری شریف (۵) مشکوٰۃ شریف (۶) مسلم الشیخ (۷) توفیق تلویح (۸) مختصر المعانی (۹) مطہل (۱۰) کشیدیہ (۱۱) اقلیدس (۱۲) تصریح (۱۳) ملا حسن (۱۴) رسالہ تطبیہ (۱۵) قاضی محمد اللہ (۱۶) میبذی (۱۷) میرزا ہد (۱۸) ملا جلال (۱۹) ہدایہ الخیرین وغیرہ۔

جامعہ رحمانیہ ہری پور

حضرت علامہ مولانا فاضل شہید محمد عبدالرشید قریشی صاحب نے جامعہ رحمانیہ ہری پور میں بھی داخلہ لیا اور شیخ الجامعہ محقق الاسلام جامع المہقول والمہقول پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق شرف قادری صاحب نور اللہ مرقدہ الشریف کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے۔ فلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

سلسلہ بیعت

حضرت علامہ محمد عبدالرشید قریشی صاحب زید مجدہ کا سلسلہ بیعت عالم اسلام کے روحانی آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کے سجادہ نشین سید غلام محی الدین المعروف بابو جی نور اللہ مرقدہ الشریف سے متصل ہے۔

سند حدیث

شیخ الحدیث والفقیر جامع المہقول والمہقول پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ سے دورہ حدیث شریف پڑھ کر سند حدیث حاصل کی۔

خطابت

جامع مسجد علیہ محمد اوقاف اسلام آباد میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

تدریسی خدمات

محرمہ دار سے اعلیٰ صنف کی مرکزی دینی اور گاہ جامعہ منصوبہ نیپاہ اعلیٰ مدارس لپنڈی میں علوم د

بدیع الجمال فاضل ذی شان

علامہ عبدالعزیز سدید کی صاحب زید مجدہ

فاضل طویل حضرت علامہ مولانا عبدالعزیز صاحب کے والد گرامی کا نام فاضل قادری ہے۔ فاضل موصوف کا آبائی دیہات موضع علی پور ماڈھ ڈاکخانہ بنگر مخدوم تحصیل پانیوٹ ضلع جھنگ ہے اور فاضل موصوف کی پیدائش بھی اسی دیہات میں ہوئی علامہ موصوف کا بچپن سے آنکھ کھولتے ہی علوم اسلامیہ کی طرف رجحان ہو گیا۔

ابتدائی تعلیم

علامہ موصوف نے ابتدائی تعلیم معظم آبا و شریف تحصیل و ضلع سرگودھا میں حاصل کی۔ بچپن سے ہی بخنی اور شریف الطبع تھے۔ غلام سے آگ ہو کر گوشہ نشینی میں محنت کرنا آپ کی عادت بن گئی تھی۔ علامہ موصوف کے لئے اللہ قدوس نے وقت کے قابل ترین اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔

اعلیٰ تعلیم

اعلیٰ تعلیم کا شاہین آسمان علم و حکمت کی فضا میں پرواز کر کے مادر علمی عالم اسلام کی دینی درگاہ جامعہ مظہرہ انداویہ ہندیال شریف آکر داخلہ لیا۔ تعلیمی فضاء میں ایسی عقاب پرواز سے آغاز کیا جب علمی پرواز سے فارغ ہو کر واپس آیا تو فاضل استاذ بن چکا تھا۔ فالحمد علیٰ ذلک جسد کفیا۔ نیز فاضل موصوف نے اعلیٰ تعلیم کے لئے مدرسہ خیر العاد میں ممتان شہر میں داخلہ لیا۔ یہ علم و حکمت کا تلاشی منازل طے کرتا ہوا اور ارتقاء اور ارتقاء کے شاہراہوں کا مسافر بن گیا۔ اب موصوف تدریس کے منصب پر فائز ہو کر دینی خدمات میں مصروف کار ہیں۔

اساتذہ

فاضل موصوف نے اپنے زمانہ کے شہرت یافتہ اور قابل ترین اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ ذیل میں کچھ اساتذہ کے اساتذہ گرامی دیئے جاتے ہیں۔

(۱) علامہ خواجہ سدید الدین صاحب۔

محرمہ دار سے اعلیٰ صنف کی مرکزی دینی اور گاہ جامعہ منصوبہ نیپاہ اعلیٰ مدارس لپنڈی میں علوم د

(۳) فاضل جلیل حضرت علامہ فضل حق ہندیاوی رحمۃ اللہ علیہ

(۴) شمس المدرسین حضرت علامہ غلام محمد تونسوی صاحب۔

(۵) محقق اسلام حضرت علامہ مفتی عبدالشکور صاحب کفری داسے۔

بیعت

آستانہ عالیہ معظم آباد شریف ضلع سرگودھا سے بیعت کا سلسلہ وابستہ ہے۔



الاربعین المجویری

من

احادیث النبوی صلی اللہ علیہ وسلم

بروایت شیخ الاسلام علی بن عثمان الحجوری ثم اللاموری المتوفی ۳۶۵ھ

(مرتب)

الشیخ علی احمد السندی

شیخ الحدیث بالجامعہ الحجوریہ المرکز محارف الاولیاء بلاصور

من مشہورات: الاخوان المسلمون (۱۵۰) الشارح راوی بلاصور بالحدیث

منہ: مرکز تدوین الفقہاء الحدیث ۱۵۰ راوی راوی راوی کی لاہور 04237115743

امام المعقول والمعقول شیخ القرآن

حضرت علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ ولادت

جامع المعقول والمعقول سید المصنفین سند الدنیا حضرت علامہ محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ
والدہ ۱۳۶۹ ہجری بمطابق یکم دسمبر ۱۹۱۱ء ہند المبارک بوقت حجر چنبند تحصیل ضلع ہری پور ہزارہ
سیدہ ایوئے۔

سید اللہ اور ابتدائی تعلیم

۱۹۱۶-۱۹ء میں والد ماجد حضرت علامہ مولانا عبدالحمید ہزاروی سے ناظرہ و قرآن حکیم اور درس
ہادی کی ابتدائی کتب کا یہ تک پڑھیں۔

ن ابدال

۱۹۱۸ء میں موضع جھوئی گاؤں حسن ابدال ضلع آنک میں فقہ منطق اور علم میراث کی کتابیں
پڑھیں۔ حضرت مولانا احمد امین صاحب اور آپ کے صاحبزادے شیخ الجامعہ مولانا محبت النبی سے
فقہ کاغذی مبارک وغیرہ پڑھیں۔ ۱۹۲۱ء دوران قسب زمان قبلہ عالم اعلیٰ حضرت سیدنا حمید علی شاہ
انی سے حمد اللہ کے چند اسباق گلوں و شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

بہ انشی

۱۹۲۰ء میں حضرت علامہ مولانا عبدالرزاق کے ہمراہ انشی منڈی بہاؤالدین تشریف لے
پہنہ روز قیام فرمایا پھر یہاں سے ہندیاں چلے گئے اور استاذ العلماء امام المعقول والمعقول
حضرت علامہ یار محمد ہندیاوی سے علم ریاضی کی چند کتب پڑھیں اور یہاں سات ماہ قیام کیا۔
۱۹۲۱ء میں بڑا علوم حضرت مولانا قطب الدین غوث عثمانوی کے دارالعلوم میں داخلہ لیا۔ فقہ
ن اور علم میراث کی کتب پڑھیں۔ یہاں سے دارالعلوم دیوبند چلے گئے مگر امتحان شروع ہونے
پہلے آپ کا پور چلے گئے۔

۱۹۲۲-۲۳ء میں جامع المعقول و المعقول مولانا مشتاق احمد کانیہ ری کے سامنے زانوے تمذقہ

آپ نے ہر کاغذ پڑھا اور آواز اور لہجہ قیام پڑھا۔

سلسلہ شروع کیا وہاں ایک روز محدث اعظم حضرت علامہ مولانا مروار احمد رضوی سے ملاقات ہوئی۔ آپ کے مشورہ پر دارالعلوم منظر الاسلام بریلی شریف دورہ حدیث پڑھنے کیلئے چلے گئے۔ ۱۹۲۶ء حجتہ الاسلام حضرت علامہ مولانا حامد رضا خاں بریلوی سے دورہ حدیث پڑھا اور فراغت پر ابوالوفا حجتہ سراج سلاسل طریقت میں اجازت و خلافت سے شرف ہوئے۔

بیت

۱۹۲۷ء میں آپ استاذ کرم حضرت مولانا احمد دین کے ہمراہ گولڑہ شریف حاضر ہوئے اور قبلہ عالم اہل حضرت سیدنا بھیر محلہ شاہ گیلانی گولڑہ کی دست مبارک پر بیت کی سعادت حاصل کی۔

دستار بندی

اسی سال چپ پنڈ میں علاقائی دستور کے مطابق ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں جید علمائے کرام شامل تھے۔ حضرت مولانا قطب الدین غوث شیشوی لے آپ کی دستار بندی کی رسم ادا فرمائی۔

بریلوی شریف تدریسی فرائض

۳۰-۱۹۲۸ء میں منظر الاسلام بریلی شریف میں حجتہ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خاں کی خواہش پر تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔

ازدواجی زندگی

۱۹۳۱ء میں چپ پنڈ واپس چلے آئے اور ازدواجی زندگی کی ابتدا ہوئی۔ عزم کرم مولانا عبدالغنی کی بڑی صاحبزادی سے شادی ہوئی۔

تدریس و خطابت

۱۹۳۲ء میں گجرات شہر میں درو مسعود پر انجمن خدام الصوفیہ میں بحیثیت صدر مدرس درس تدریس کے ساتھ ساتھ جامع مسجد شیشا نوالہ گیٹ میں خطابت فرماتے رہے۔

ملکی ہمدردی کی منفرد نوعیت

قائد اعظم محمد علی جناح جتوستان کے حالات سے مایوس ہو کر ۱۹۳۰ء ۱۹۳۴ء تک برطانیہ میں مقیم رہے۔ اس دوران مسلم رہنماؤں نے آپ کو برصغیر واپس لانے کیلئے کوششیں کیں۔ حضرت علی

۱۔ تصنیف الاول کا تعارفی پہلو

۱۹۳۳ء میں ایم عبدالحکیم اینڈ سنز تاجران کتب مسلم بازار گجرات سے آپ کی پہلی تصنیف "نائب جلیلہ" شائع ہوئی۔

۲۔ الدگرما کی کا انشغال

۱۹۳۵ء ۹ جنوری کو قبلہ ہزاروی صاحب کے والد ماجد حضرت مولانا عبدالحمید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ انتقال فرما گئے۔ اسی سال سے آستانہ عالیہ غوثیہ محمدیہ گولڑہ شریف میں اعراس مبارک پر خطابت سلسلہ شروع ہوا جو تازہ دست جاری رہا۔ گجرات سے مرکزی جامع مسجد وزیر آباد شریف لے آئے۔ ۳۰ جون کو تحریک مسجد شہید گنج کے سلسلے میں ہونیوالے اجتماع موچی دروازہ لاہور میں خطاب فرمایا۔ ۱۳ اگست کو تحریک نیل پوش کی قیادت فرماتے ہوئے سوچی دروازہ میں منعقدہ عظیم الشان اجتماع سے خطاب فرمایا۔ جب مجلس اتحاد ملت کا قیام عمل میں آیا تو آپ کو نائب صدر منتخب کیا گیا۔

۱۹۳۶ء میں دارالعلوم جامعہ نظامیہ غوثیہ وزیر آباد کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۳۷ء میں قبلہ عالم غوث جس حضرت سیدنا بھیر محلہ شاہ اگنی سنگھ کو وصال فرما گئے۔ اسی سال اویس وقت حضرت خواجہ بہر الدین چندھری کے پاس حاضر خدمت ہوئے۔ ۸ ستمبر بروز بدھ حضرت صاحبزادہ مفتی محمد منظور ہزاروی کی ولادت ہوئی۔ اس سال ہونیوالے انتخابات میں وزیر آباد کی سوہاگ سیٹ پر ملک سٹی کا بھرپور ساتھ دیا اور دوبارہ بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔

۳۔ صاحب لولاک کی تقریب

۱۹۳۸ء میں وزیر آباد میں عرس پاک صاحب لولاک کا آغاز ہوا۔ ۱۹ اپریل محمد علی پارک ٹکٹہ میں مسلمانوں کا بڑا اجتماع مولانا شوکت علی کی صدارت میں جبکہ اسی روز ہی آل انڈیا مسلم کونسل کا ہاؤس قائد اعظم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ ہر دو اجلاس سے آپ نے خطاب فرمایا۔ مسلم لیگ کے جلسوں سے خطاب فرماتے ہوئے مجلس اتحاد ملت کو ذکر مسلم لیگ میں شمولیت کا اعلان فرمایا۔ اس کا قائد اعظم حضرت شیخ القرآن کی تقریر دل پذیر سن کر بے حد خوش ہوئے۔ ۱۲ اپریل کی شام علامہ الامام اقبال کے وصال کی خبر ملی تو مولانا غفر علی خان کے ہمراہ آپ لاہور تشریف لے آئے۔

ت۔ اللہ کی زیارت

۱۹۳۹ء میں پہلی بار حج بیت اللہ اور روضہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے شرف ہوئے۔

مور ظفر علی خاں نے اپنے فیضانِ کتب کا بیان کیا۔

جج کو جانے والے ہیں عبدالغفور آسان برسا رہا ہے ان پر نور
کس زبان سے بویاں دھف آپ کا آپ مویٰ ہیں وزیر آباد طور

قرارداد پاکستان میں تاریخی کردار

۱۹۴۰ء ۲۳ مارچ اقبال پارک لاہور میں قرارداد پاکستان کے موقع پر مولانا ظفر علی خاں سے
برہمہ سٹیج پر جلوہ افروز ہوئے۔ آپ کی دوسری تصنیف ”الدلیل القویہ فی دفع الملک العظیمہ“
وزیر آباد سے شائع ہوئی۔

دوسری بار حج بیت اللہ کی زیارت

۱۹۴۱ء میں حضرت خواجہ گورالین حیدر ڈوی کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی۔
اسی موقع پر مسجد نبوی میں آپ نے حضرت شیخ القرآن کو خلافت اور بیعت کی اجازت فرمائی۔ اس
موقع پر حضرت شیخ القرآن کو حالت بیداری میں نبی و کرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ اسی سال
آپ نے غلامنڈی وزیر آباد میں پاکستان کانفرنس منعقد کی جس کا مقصد پنجاب کی نمایاں کانفرنس تھی جس
میں نظریہ پاکستان کی شد و مد سے وضاحت کی گئی۔ کانفرنس کی کامیابی پر اس وقت کے مستند اخبارات
اینڈ میگزینز کوٹ نے انوار تحریر کیا۔

۱۹۴۲ء میں آپ کے دوسرے بیٹے محبوب الرحمن کی ولادت ہوئی۔

عطاء اللہ شاہ بخاری اور جامع العلوم شیخ القرآن کی تقریر کا تقابلی جائزہ

۱۹۴۳ء ۲۳ مئی کو حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں ربی وصال فرما گئے۔ آپ ربی تشریف
لے گئے۔ سال کے آخر میں سیالکوٹ کے قریب ایک گاؤں میں احزاب اور مسلم لیگ کے جلسے
سامنے ہو رہے تھے۔ ان فئین کی جلسہ گاہ میں عوام کی اکثریت تھی۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر
جاری تھی کہ مسلم لیگ کے اجتماع سے جب حضرت شیخ القرآن کو دعوت خطاب ملی تو لوگ آپ کی طرف
سکھنے چلے آئے۔ یہاں تک کہ میدان میں تل وحر نے کی جگہ نہ رہی۔ خائفین پریشان ہو گئے
منظر کو دیکھتے ہوئے مولانا ظفر علی خاں پکارا اٹھے۔

میں آج سے مرید ہوں عبدالغفور کا چشمہ اہل رہا ہے محمد ﷺ کو نور
ہندہ اس کے سامنے ہے بخاری کا مطلق کیا اس سے ہو مقابلہ اس بے شعور کا

تیسرے اعلان مجلس کی قیادت

قد ہوا جو تین روز تک جاری رہا۔ قائد اعظم بھی شریک محفل تھے۔ حضرت شیخ القرآن وزیر آباد
مسلم لیگ اور نیشنل گارڈ کے ہمراہ ایک بڑے جلوس کی قیادت کرتے ہوئے اجلاس میں شریک
ہے اور خطاب کیا۔

اہلیہ محترمہ کا انتقال

۱۹۴۵ء ۱۹ مارچ بروز پیر آپ کی اہلیہ چھپ پٹھن میں وصال فرما گئیں جبکہ اپریل میں چھوٹے بیٹے
محبوب الرحمن کی رحلت ہوئی۔ اسی سال کے آخر میں خانقاہ ڈوگراں شیخوپورہ میں مولانا غلام اللہ خاں
وہ ناظرہ میں شکست فاش ہوئی۔

اسلامیہ کالج لاہور میں تاریخی خطاب

۱۹۴۶ء ۱۱ تا ۱۲ جنوری اسلامیہ کالج لاہور کی راولہ ٹنڈ میں تہمت خاں اسلام پنجاب کی تاریخ
ساز کانفرنس منعقد ہوئی۔ جید مشائخ کے علاوہ حضور قبلہ پیر سید غلام نبی الدین شاہ صاحب بھی شریک
تھے۔ حضرت شیخ القرآن نے ولولہ خیز اور فکر انگیز خطاب فرمایا۔ صوبائی انتخابات میں آپ کی بھرپور
مہمت سے مسلم لیگ رہنما چودھری صلاح الدین چیمہ ۷۸۷۲ ووٹ لے کر وزیر آباد سے کامیاب
ہوئے جبکہ مخالف امیدوار ۶۳۴۲ ووٹ ملے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جب مسلم لیگ
کے کارڈ کو خلاف قانون قرار دیا تو تحریک سول نا فرمانی شروع ہوئی۔ گورنر پنجاب وکٹس جی نے
آپ کو باغی قرار دیا۔ چنانچہ ضلع گوجرانوالہ میں سب سے پہلی گرفتاری آپ نے دی۔ ۲۷ جنوری کی
تذمرین آباد سے ڈیفنس روز رٹھانڈیا ایکٹ نمبر ۳ کے تحت آپ کو گرفتار کیا گیا۔ آپ نے اسی روز کا
دادہ گوجرانوالہ گزارا۔ رہائی کے بعد صبح کی سیر کرتے ہوئے نالہ پلکھو کی مغربی جانب آپ پر
۱۱ حملہ ڈاگٹر بفضل خداج گئے۔ ۳۰ تا ۲۷ اپریل آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے قاعداں
میں منعقد ہوئی۔ ۱۰۰۰ ہزار سے زائد علماء و مشائخ اور ایک کروڑ سے زائد سنی عوام شریک
ہے۔ فیصل بنیدیل شیخ القرآن شیخ امجدول واسطول نے اس عظیم الشان کانفرنس سے خطاب
کے ۱۱ سے مطالب پاکستان کی بھرپور حمایت کی۔

بہت مشن کی آمد پر آپ نے غلامنڈی وزیر آباد میں مسلم لیگ کانفرنس کا اہتمام کیا جس کی
صدرانہ اور اہلادہ رہید علی خاں صدر سنی مسلم لیگ لاہور نے کی۔ جبکہ مولانا عبدالحامد بدایونی اور مولانا
اتار خاں یازوی وغیرہم نے خطاب کیا۔ ۱۱ مئی کو حضرت شیخ القرآن کی دعوت پر قائد اعظم
آباد کو ایف اے نے اہلادہ رہی ان میں مسجد خیریت آباد میں مولانا عبدالحامد خطاب فرمایا۔ انشا

زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ اس موقع پر فاطمہ جناح نے ایک اجتماع سے خطاب کیا۔ اگست میں آپ کی دوسری ازاد ری زنگی کی ابتدا ہوئی۔

قیام پاکستان میں وحیدانہ کردار

۱۹۴۷ء مارچ تا مئی آپ نے مولانا ظفر علی خاں، علامہ غلام الدین صدیقی اور سر فرزا خاں نواز کے ہمراہ ٹوبہ ٹیک سنگھ لائیکر راور پنجاب کے دیگر شہروں کے علاوہ بمبئی اور کلکتہ میں منعقدہ اجتماعات سے خطاب کیا۔ قیام پاکستان پر وزیر آباد میں ہندوؤں اور سکھوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا۔ ہندو گردو اور سے میں چھپرک مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے۔ آپ کی قیادت میں لوگوں نے گردو اور سے پر حملہ کر دیا اور مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگا دی۔ رات بھر فائرنگ کا تبادلہ جاری رہا۔ بالاخسکوں اور ہندوؤں کا زور نوٹ کیا۔

مہاجرین کے ساتھ تعاون

جو مہاجرین آئے آپ ان کی رہائش اور خورد و نوش کا انتظام فرماتے۔ انتظامیہ کے ساتھ مل کر شہر کا گوشت لگاتے اور اخلائی مکانوں کو مہاجرین کے سپرد کرتے۔

محمد ث اعظم پاکستان سے وفاداری

حضرت محمد ث اعظم پاکستان مولانا سجاد احمد دیال گڑھ ضلع گرداس پور سے ہجرت کر کے وزیر آباد آئے تو آپ نے انہیں اپنے مکان سے چند روز کے فاصلہ پر واقع ایک مکان رہائش کیلئے دیا۔

جہاد کشمیر میں تاریخی کردار

۱۹۴۸ء میں قیام پاکستان کے بعد کشمیر میں جنگ چھڑی تو آپ نے کشمیری بھائیوں کی جہاد امدادی کشمیر کے متعدد دورے کیے۔ مالی امداد کے ساتھ ساتھ لوگوں کو جہاد کشمیر کیلئے تیار کیا۔ عبداللہ بڈایونی کے ہمراہ قائد اعظم سے کراچی میں ملاقات کی اور مطالبہ کیا کہ پاکستان کا رستہ کتاب و سنت کے مطابق تیار کیا جائے جبکہ وزارت مذہبی امور کا ٹھکانہ لنگ قائم کریں۔ جون میں مدرسہ انوار العلوم ملتان میں جمعیت علمائے پاکستان کے تاسیس اجلاس میں شریک ہوئے۔ آپ مرکزی نائب صدر منتخب کیا گیا۔ ۱۹۶۱ء تک اس عہدے پر فائز رہے۔

جمعیت علمائے پاکستان سے تعاون

۱۹۵۹ء میں جمعیت علمائے پاکستان کو لغال بنانے کیلئے ملک کے طول و عرض میں ذ

ہوئے۔ مناظروں میں انہیں شکست دی۔

حضرت خواجہ گوہر الدین کا وصال

۱۹۵۲ء جنوری صاحبزادہ محمد طارق بزازری کی ولادت ہوئی اور ۲۲ فروری کو حضرت خواجہ گوہر الدین حنیف بزازری نے وصال فرمایا۔ نماز جنازہ کے تمام تر انتظامات آپ نے کیے اور کئی روز تک وہاں قیام پذیر رہے۔

تحریک ختم نبوت میں مثالی کردار

مرزا نیوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے کیلئے تحریک ختم نبوت چلی ۱۳ جولائی کو برکت علی مجذوب ہال لاہور میں اسلیم آباد شیر کنوئیں میں شریک ہوئے اور خطاب کرتے ہوئے ختم نبوت پر دلائل دیئے۔ اس موقع پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کیلئے ایک مجلس عمل قائم کی گئی۔

تمام مکاتب فکر علماء کی صدارت

۱۹۵۳ء فروری کے آغاز میں آپ کی زیر صدارت تمام مکاتب فکر کے علماء عوام کا اجتماع مسجد وزیر خاں لاہور میں ہوا اور حکومت کو ”مجلس عمل“ کے مطالبات ۲۲ فروری تک منظور کرنے کا نوٹس دیا گیا۔ چند روز بعد حیدر علی وزیر آباد لاہور میں ایک بڑی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں آپ نے مناظرانہ انداز میں مرکزی خطاب فرمایا۔ تمام مکاتب فکر کے علماء آپ کا خطاب سن کر عرش عرش کر اٹھے۔ مولانا غلام اللہ شاہ بخاری نے اس موقع پر کہا۔ آج میرے دل کی حسرت پوری ہو گئی ہے کہ میں نے علامہ بزازری کو قتل کر کے ہوائے سناور دیکھا اسکی دلیل تقریر کرنا صرف آپ کا ہی حق ہے۔ آپ کی طہیت اور جاودہ پائی سے مرزا ایت کا ناخلاقہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بند ہو جائے گا۔

تحریک ختم نبوت میں بے مثل شجاعت

ختم نبوت کے سلسلہ میں وزیر آباد اور اس کے گرد وواح میں آپ نے متعدد جلسوں کا اہتمام کیا۔ جلوس نکالے مجبوراً میونسپل کمیٹی وزیر آباد کو دواحدہ مدرسوں اور چار جامعی استانیوں کو ملازمت سے برطرف کر دیا۔ مارچ کے شروع میں غلام منڈی وزیر آباد میں ایک بہت بڑا جلسہ منعقد ہوا۔ پریس نے آپ کو گرفتار کرنے کیلئے جلسہ کا کو چاروں طرف سے گھیرا رکھا تھا مگر گرفتار نہ کئی۔ آپ نے تاریخی خطاب فرمایا جلسہ سے چند روز بعد لیاقت باغ راولپنڈی میں حضور قبلہ بابو جی گلوزی کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ حکومت پنجاب کی قہقہاتی رپورٹ کے مطابق یہ اجتماع تحریک ختم نبوت کا سب سے بڑا جلسہ تھا۔ آپ نے مرکزی ادارہ غازی آباد کی مرزا غلام احمد قادیانی کے جلسہ عقیدہ دار

ازہام کرتے ہوئے حکومت پر واضح کیا۔ اگر ملت اسلامیہ کی آواز کو وہاں کی کوشش کی گئی تو آنے والے انتخاب کو کوئی نہ روک سکے گا۔ پورے شہر میں فسادات پھیل گئے۔ راولپنڈی ڈپٹی کمشنر کی درخواست پر حضور قبلہ بابری حضرت شیخ القرآن کو اپنے ہمراہ اس کی کوشش پرے کر کے اوروہاں سے آپ کو گرفتار کر کے راولپنڈی جیل میں بند کر دیا گیا اور ستمبر کے آخر میں رہا ہوئے۔

خلافت و اجازت

۱۹۵۲ء میں حضرت خواجہ احمد میر دی چشتی کے خلیفہ خاص حضرت خواجہ احمد نور پکراں نے آپ کو جمع سلاسل میں خلافت عطا کی۔ اس کے علاوہ حضرت خواجہ محصوم باوشاہ چودہ شریف اور حضرت سید علاء الدین قادری ہندوادی نے بھی خلافت عطا کی۔ مرکزی جامعہ غوثیہ کی از سر نو تعمیر اور اضافہ ہوا۔

۱۹۵۷ء میں حضرت صفی فضل کریم (جہلم) کو عرس پاک کے موقع پر خلافت عطا کی۔

دورہ تفسیر القرآن کا افتتاح

۱۹۵۸ء دارالعلوم جامعہ غوثیہ نظامیہ وزیر آباد میں دورہ تفسیر القرآن پاک کا آغاز فرمایا۔ ۶۰۔ اندرون و بیرون ملک کے جید علماء مشائخ عظام کے صاحبزادگان کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ آپ نے جس محنت شاقہ سے اس دورہ تفسیر قرآن پاک کو کامیاب بنایا کہ پورے ملک میں اس کی شہرت پھیل گئی اور آنے والے سالوں میں پہلے سے بڑھ کر علماء شریک درس ہوتے رہے۔

۱۹۶۱ء مارچ میں حضرت قبلہ مفتی محمد عبدالغفور ہزاروی کی شادی چب پٹہ بری پور ہزارہ میں منعقد ہوئی۔ حضور قبلہ بابری کلاڑی کے علاوہ متعدد مشائخ شریک ہوئے۔ حضرت قبلہ جبرئیل خاں معین الدین گیلانی المعروف بڑے لالہ جی نے نکاح پڑھایا۔

۱۹۶۲ء فروری کو حضرت مفتی محمد عبدالغفور ہزاروی کے ہاں بیٹی کی ولادت پر آپ نے نام محمد عارف ہزاروی تجویز فرمایا۔ ۲۹ دسمبر کو محدث اہم مولانا سروا احمد وصال فرما گئے۔ ۳۱ دسمبر آپ نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔

۱۹۶۳ء یکم اگست کو مفتی عبدالغفور ہزاروی کے ہاں دوسرے بیٹے (ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی) کی ولادت پر آپ نے ایشانہ کے مشورے سے محمد آصف ہزاروی نام تجویز فرمایا۔

۱۹۶۳ء ۲۵ اکتوبر عرس پاک صاحب لڑاک کے موقع پر مولانا عبدالستار انصاری حافظہ ۱۰۰۰ خلافت عطا فرمائی۔ دارالعلوم فاضلہ جانا اور صدر ایچ بے درساں نے اگلے سال خلافت

۲۰۱۹۶۵ء جنوری کو صدارتی انتخابات میں ماور ملت کی بھرپور حمایت کی۔ پاک بھارت جنگ۔ موقع پراونچ پاکستان کی بھرپور مالی امداد کیلئے ہم چلائی۔

۱۹۶۶ء حضرت مفتی محمد عبدالغفور ہزاروی مدظلہ العالی کو جمع سلاسل طریقت کی اجازت و خلافت کے علاوہ جمیع علوم متداولہ اور روایت حدیث کی اجازت عطا کی۔ اسی سال آپ نے حضرت شیخ القرآن کے ہمراہ دورہ تفسیر قرآن کریم پڑھانا شروع کیا۔

۱۹۶۷ء حضرت مولانا محمد صدیق سابق صدر مدرس جامعہ خلیفہ دورہ روازہ سیالکوٹ اور صوفی بابا مایات اللہ کو خلافت عطا فرمائی۔

تیسری بار بیت اللہ کی زیارت

۱۹۶۸ء تیسری بار حج بیت اللہ کیلئے ۳۱ جنوری کو وزیر آباد سے روانہ ہوئے اور ۱۳ مارچ کو انیس تشریف لائے۔ صدر ایوب کے دور حکومت میں غیر اسلامی عامل توہین کا نفاذ محکمہ اوقاف کی علمائے کرام پر زیادتیوں اور سوشلزم کے نفاذ کی کوششیں شروع ہوئیں تو جمعیت علماء پاکستان خاموش نہ رہی۔ اسی موقع پر پھر عملی سیاست میں حصہ لیا۔ ۲۸ ستمبر کو اڑھائی ہزار علمائے جامعہ نے لاہور میں منعقدہ انتخابات کے موقع پر آپ کو جمعیت علماء پاکستان (مغربی) کا بلا مقابلہ صدر منتخب کیا۔ اسی رات موہنی دروازہ میں منعقدہ بڑے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ حکومت سے مطالبہ کیا کہ اسلامی قانون فی الفور نافذ کیا جائے۔ ۳۰ ستمبر جامعہ نعیمیہ لاہور میں جمعیت کی مجلس عاملہ نے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ ۱۸ اکتوبر کو وزیر آباد میں استقبال دیا گیا کہ کثیر تعداد میں علماء شریک ہوئے۔ جنومبر کو لاہور موٹی میں سوشلزم کے خلاف منعقدہ اجلاس اور پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ دسمبر کو آپ کی قیادت میں ۳۱۳ علماء نے ایوبی آمریت کی خلاف ورزی میں جیلوں ۱۱۵۰۔

تاریخی جلوس کی قیادت اور انقطاع پر خطاب لاہور

۱۹۶۹ء جنوری کو بعض پالیسیوں میں شدید اختلاف کی بنا پر مجلس عاملہ نے اجلاس میں ریزی صدر مولانا عبدالعزیز بدایونی کو اگاہ کر کے حضرت شیخ القرآن کو جمعیت کا مرکزی صدر منتخب کر لیا گیا۔ اسی روز انجمن شہر یان لاہور کی طرف سے آپ کو عصمت دیا گیا جس میں آپ نے خطاب کیا۔ جب تک میں زندہ ہوں پاکستان کو سوشلزم سے کوئی خطرہ نہیں، علماء اقتدار کی بجائے نظام ملی چلیں چاہتے ہیں۔ ۱۰ جنوری کو آپ کی اہلیا پر محکمہ اوقاف کے خلاف پرم مطالبات منایا گیا۔

۱۰ جنوری کو آپ نے خلافت جامعہ نظامیہ لاہور سے حراست و اساتذہ کرام کی پیشکش آپ نے ان کی محکمہ اوقاف سے خلافت جامعہ نظامیہ لاہور سے حراست و اساتذہ کرام کی پیشکش آپ نے

ہر دن سوچی دروازہ میں جمعیت کی عظیم الشان کانفرنس آپ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اگر فردی قیادت میں جمعیت نے تحریک جمالی جمہوریت میں باقاعدہ طور پر شمولیت کا اعلان کیا۔ آپ کا شمار ان ایک سو تیرہ علماء میں ہوتا ہے جنہوں نے ”موشلر ٹرف“ ہے کہ فتویٰ پر دستخط کیے جسے ملک کے تمام اخبارات نے شائع کیا۔ ستمبر ۱۹۴۱ء میں برطانیہ میں فرمایا پاکستان کا اقتصادی نظام اسلامی نظام ہی ہوگا۔ مجھے اتفاق کی تصویر ہی کی جائے۔ مجھے کو شریعت کے مطابق مؤرد دیا پھر اسے توڑ دو۔ ۱۳ اکتوبر لاہور میں زیادتیوں کیلئے اس پر زبردست تنقید کی۔ ۱۹۴۰ء فروری میں اہلسنت کے گروہوں میں اتحاد کی مساعی شروع ہوئی تو آپ نے بذریعہ اخبار سے صدارت سے مستعفی کی مگر اجتماعی دباؤ پر آستانہ عالیہ بمبئی مانیوالی کے ایک اجتماع میں اشتغالی واپس لے لیا۔ تاہم ۳ اپریل کو حزب الاحناف لاہور میں اتحاد کے سلسلے میں منعقدہ اجلاس میں متفقہ قیادت کیلئے سب سے پہلے مستعفی ہونے کا اعلان فرمایا۔

تقریر میں عقدہ کشائی کا عملہ

فخر المصلاہ امام العلماء شیخ القرآن علامہ عبد الغفور ہزاروی گولڑی بمبئیہ حجاج تعارف نہیں۔ آستان دہلیس کے آفتاب مہتاب تھے اور میدان تقریر کے شہسوار تھے۔ گشتان فصاحت کے مہکتے ہوئے پھول تھے۔ علم عقول اور نقیہ میں بی طولی رکھتے تھے۔ قدرت نے آپ کو ہر خوبی سے نوازا ہوا تھا۔ دوران تقریر ہر محقق اور دانشور میں غوطن زد ہو کر مسائل مشکلہ کی اس قدر عقدہ کشائی فرماتے کہ بڑے بڑے علماء اور صوفیاء پر دجھائی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔

تواضع اور انکساری

شیخ القرآن علامہ عبد الغفور ہزاروی بمبئیہ اپنی تواضع اور انکساری کا اظہار بھی بڑے ملجائے انداز میں فرمایا کرتے تھے۔

استاذ الاما ساتھ حاج العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب فرماتے ہیں کہ وہ قرآن کیلئے قبلہ ہزاروی صاحب کے پاس جا رہے تھے۔ حسن اتفاق سے حافظ آبادی قبلہ ہزاروی صاحب بمبئیہ سے ملاقات ہو گئی۔ مولانا بشیر احمد حافظ آبادی نے قبلہ صاحبزادہ صاحب کا تعارف کرایا۔ حضرت قبلہ ہزاروی صاحب نے فرمایا کہ میں پہلے ہی سوچ رہا تھا کہ صاحبزادہ صاحب کے اچھے کا اندازہ فقید العصر علامہ یار محمد بند پالوی بمبئیہ والا ہے۔ پھر قبلہ ہزاروی صاحب صاحبزادہ کو فرمایا کہ میں نے عام طلباء کیلئے درویش کر لیا ہے۔ آپ جیسے فاضل کو پناہ دے

ہے۔

بامعہ نقابہ لاہور کے اجلاس میں ایک صاحب نے پرچھو الفاظ کے ساتھ آپ کا تعارف کیا۔ آپ نے خطبہ پڑھنے کے بعد فرمایا میں بڑا تو نہیں لیکن کبھی موت الکبیرا بڑے گم نہایت سے چلے گئے تو لوگوں نے نہیں بڑا سمجھا۔ اس افسانہ طوط میں ملاحظہ فرمائی کہ یہ نہیں فرمایا ہم بڑے بن گئے بلکہ فرمایا کہ لوگوں نے ہمیں بڑا سمجھ لیا۔

در خطاب میں انفرادیت

بڑے بڑے محقق علماء ہزاروی صاحب کے خطابات دم بخود ہو کر سنتے اور عوام الناس تن گزنی ہوتے تھے۔ آپ کی طبیعت میں بلا کا سوز و گداز تھا جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ سامعین پر دھماکا ہوتا انہیں مشکل سے مشکل مسائل نہایت عام فہم انداز میں بیان کرنے کا کامل ملکہ حاصل تھا۔ دوری دروازہ لاہور کے بیرونی باغ میں رمضان شریف کے ہوا تو کو آپ کا خطاب ہوتا تھا۔ تلامذہ افراد کھڑے کھڑے آپ کا طویل خطاب سنتے تھے۔ ایک دفعہ فرمایا: ہم کہتے ہیں یہ بات یہ لاؤ ڈسٹیکر ہے۔ یہ بانیگروہن ہے۔ یہ تو درخت ہوا یہ لاؤ ڈسٹیکر ہوا اور یہ کیا ہے۔ پھر اپنے اس انداز میں فرمایا ”یہ ہی تو ہے اور ہے کیا؟ مسئلہ وحدت الوجود میں عام فہم انداز میں بیان کرنے کے بعد فرمانے لگے صوفیاء اور اخروے سنو میں کیا کہہ گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دجاہت دیتا کہ بڑا اور اخر فر عطا فرمایا تھا یہاں لیے احباب آپ کی سخت سے سخت باتیں بھی خندہ پیشانی داشت کر جاتے تھے۔

حضرت علامہ ہزاروی کا حافظہ غضب کا تھا۔ درس و تدریس کا سلسلہ ایک عرصہ سے منقطع کیا تھا۔ اس کے باوجود منطق و فلسفہ کی اصطلاحات نوک زبان پر برکتی تھیں۔

ایک دفعہ معراج شریف کے موضوع پر تقریر کر رہے تھے قبض زمان اور بصر زمان پر گفتگو کر رہے تھے۔ کسی نے یہ چہ بیچ کر پوچھا کہ میں نے لکھا ہے۔ علامہ ہزاروی نے تفسیر کبیر کا حوالہ دیا ہے۔ انا وہ چند دوسری کتابوں کے حوالے دیتے۔

پاکان کی اجبائی نوعیت

آپ کی عمر بیان مسلم ہے۔ چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔

○ انسان آنیزہ فرماتے، وقت آئینہ کو دیکھتا ہے اور دیکھ کر آئینے کو دیکھتا ہے کہ اس میں آپ کو دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی و کرم علیہ السلام کو یہ امر کہ آپ کو دیکھا اور شب معراج

ہیروں موچی دروازہ میں جمعیت کی عظیم الشان کانفرنس آپ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ ۱۱ فروری قیادت میں جمعیت نے تحریک بحالی جمہوریت میں باقاعدہ طور پر شمولیت کا اعلان کیا۔ آپ کا شمار ان ایک وسیعہ علماء میں ہوتا ہے جنہوں نے "سوشلزم کفر" ہے کہ فکری پردہ خطہ کیسے جسے ملک کے تمام اخبارات نے شائع کیا۔ ۳ جنوری ۱۹۵۰ء میں پریس کانفرنس میں فرمایا پاکستان کا اقتصادی نظام اسلامی نظام ہی ہوگا۔ محکمہ اوقاف کی تنظیم ہی کی جائے۔ محکمہ کثرتیت کے مطابق سوڑ دو یا پھر اسے توڑ دو۔ ۱۳ اکتوبر لاہور میں زیادتیوں کیخلاف اس پر زور دہن تنقیدی کہ ۱۹۵۰ء فروری میں اہلسنت کے گروپوں میں اتحاد کی سعی شروع ہوئی تو آپ نے بذریعہ اخبار سے صدارت سے مستعفی کی مگر اجتماعی دباؤ پر آستانہ عالیہ مجبور مایانوالی کے ایک اجتماع میں استعفیٰ واپس لے لیا۔ تاہم ۴ اپریل کو حزب الاحناف لاہور میں اتحاد کے سلسلے میں منعقدہ اجلاس میں مستعفی قیادت کیلئے سب سے پہلے مستعفی ہونے کا اعلان فرمایا۔

تقریر میں عقدہ کشائی کا ملکہ

غیر الفصلا، امام العلماء شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی گولڑی بھٹنہ محتاج تعارف نہیں۔ آستان قدس کے آفتاب منتاب تھے اور میدان تقریر پر شہسوار تھے۔ گلستان فصاحت کے منبجے ہوئے پھول تھے۔ علوم عقلیہ اور نقلیہ میں ید طولی رکھتے تھے۔ قدرت نے آپ کو ہر خوبی سے نوازا ہوا تھا۔ دوران تقریر جرح حق اور دفاع میں غور ظن اور ہر مسئلہ کی اس قدر عقدہ کشائی فرماتے کہ بڑے بڑے علماء اور صوفیاء پر وجدانی کمینیت طاری ہو جاتی تھی۔

توضیح اور انکساری

شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی بھٹنہ اپنی توضیح اور انکساری کا اظہار بھی بڑے لمبا انداز میں فرمایا کرتے تھے۔

استاذالاسانہ تاج الفقہاء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب فرماتے ہیں کہ دورہ قرآن کیلئے قبلہ ہزاروی صاحب کے پاس جا رہے تھے۔ حسن اتفاق سے حافظہ باوئی قبلہ ہزاروی صاحب بھٹنہ سے ملاقات ہو گئی۔ مولانا شبیر احمد حافظہ باوئی نے قبلہ صاحبزادہ صاحب کا تعارف کرایا۔ حضرت قبلہ ہزاروی صاحب نے فرمایا کہ میں پہلے ہی سوچ رہا تھا کہ صاحبزادہ صاحب کے اٹھنے کا اندازہ فقہ باعصر علامہ یار محمد بندہ لوی بھٹنہ والا ہے۔ پھر قبلہ ہزاروی صاحب صاحبزادہ کو دیا کہ میں نے علم مظاہر کیلئے دورہ شروع کرایا ہے۔ آپ جیسے فاضل کو چھاننے سے

صائب ہے۔

جامعہ نظامیہ لاہور کے اجلاس میں ایک صاحب نے پرشکوہ الفاظ کے ساتھ آپ کا تعارف کیا۔ آپ نے خطبہ پڑھنے کے بعد فرمایا۔ میں برا تو نہیں لیکن کبدری موت الکبراء بڑے دمک دہنا سے چلے گئے تو لوگوں نے ہمیں برا کہا۔ ان قصیدہ مطوطہ میں ملاحظہ یہ تھی کہ یہ نہیں فرمایا کہ ہم بڑے بن گئے بلکہ فرمایا کہ لوگوں نے ہمیں برا سمجھ لیا۔

طرز خطابت میں انفرادیت

بڑے بڑے محقق علماء علامہ ہزاروی صاحب کے خطابات دم بخود کر سکتے اور عوام الناس بہت کوشش ہوتے تھے۔ آپ کی طبیعت میں بلا کا سوز و گداز تھا جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ سامعین پر اتنے دھماکا ہوتا کہ انہیں مشکل سے مشکل مسائل نہایت عام فہم انداز میں بیان کرنے کا کاش ملکہ حاصل تھا۔ موری دروازہ لاہور کے ہیردنی باغ میں رمضان شریف کے ہر اتوار کو آپ کا خطاب ہوتا۔ سیکڑوں افراد کھڑے کھڑے آپ کا طویل خطاب سنتے تھے۔ ایک دفعہ فرمایا: ہم کہتے ہیں یہ بات لاؤڈ سپیکر ہے۔ یہ مانگیر دفن ہے۔ یہ تو رخت ہوا یہ لاؤڈ سپیکر ہوا اور یہ کیا ہے۔ پھر اپنے صحن انداز میں فرمایا "یہ ہے ہی تو ہے اور یہ کیا؟ مسئلہ وحدت الوجود اس عام فہم انداز میں بیان کرنے کے بعد فرمانے لگے صوفیو! ذرا غور سے سنو میں کیا کہہ گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دجاست اور ہدایت کا بڑا دافعہ عطا فرمایا تھا اسی لیے احباب آپ کی سخت سے سخت باتیں بھی خندہ پیشانی برداشت کر جاتے تھے۔

حضرت علامہ ہزاروی کا حافظہ غصب کا تھا۔ درس و تدریس کا سلسلہ ایک عرصہ سے منقطع کیا تھا۔ اس کے باوجود منطق و فلسفہ کی اصطلاحات لوگ زبان پر راقی تھیں۔

ایک دفعہ معراج شریف کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے قبیل زمان اور بطن زمان پر گفتگو کر رہے تھے۔ کسی نے پرچہ بیچ کر پوچھا کہ یہ کس سے لکھا ہے۔ علامہ ہزاروی نے تفسیر کبیر کا حوالہ دیا کہ ملاوہ چند دوسری کتابوں کے حوالے دیئے۔

بیان کی اجتماعی نوعیت

آپ کی سخن بیان مسلم ہے۔ چنداقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔
(۱) انسان آئینہ فریخت و دشت آئینہ کو دیکھتا ہے اور گھرا آئینے کو دیکھتا ہے کہ اس میں آپ کو دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو عباد کے آپ کو دیکھا اور شب معراج

○..... انسان زمین پر کھڑا ہوتا ہے اور اس کا علم عرش مجید تک پہنچتا ہے جس ذات اقدس کے قدم مبارک عرش مجید پر پہنچنے ان کے علم کی دوسائی کہاں تک ہوگی۔

○ حضور نبی اکرم ﷺ بشر بھی ہیں اور نور بھی۔ عرش سے آگے جانا آپ کی بشریت مبارکہ کا اعجاز ہے اور کھانا پینا ازواج اور دیگر تعلقات نورانیت کا معجزہ ہیں۔

○..... ایک دفعہ فرمانے لگے مرو جب گھمڑا تا ہے اور عورت اپنے بیٹے کی شکایت کرتی ہے کہ اس نے یہ شرارت کی ہے فلاں کام خراب کیا۔ مرد اگر اسے سزا دینا چاہتا ہے تو اسی وقت سزا دے والا ہے اور اگر یہ کہہ دے کہ مجھ کو لینے دو ویرا سے پوچھوں گا تو مجھ نہیں کہتا صرف ذرا نام مقصود ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن قوموں کو سزا دینا تھی۔ انہیں اسی وقت الٹ پلٹ کر دیا اس امت کو کہا تھا راحساب و کتاب کل روز قیامت ہو گا کل اپنے حبیب کریم ﷺ کی اس امت کو بخش دیا۔

○..... مایہ و یار کو کہتا ہے کہ میں سورج کا عاشق ہوں تو درمیان سے بہت جا۔ میں سورج کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ یار نے کہا کہ اگر میں درمیان سے بہت گئی تو عیرا وجود ہی نہیں رہیگا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کے دعوہ بدلو! اگر تم محبت کا واسطہ اور وسیلہ درمیان سے ہٹا دیا تو تمہارا نام و نشان ہی نہ رہیگا۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کون کرے گا۔

○... یہ ہدایاں تقریر کرتے ہوئے کہنے لگے کہ یہ لوگ (مطالعین) نجات ہیں کہ مجھے علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو فلاں فلاں چیزوں کا علم نہیں ہے پھر بڑے جوش سے فرمایا لعنت ہے تمہارے علم پر امتی ہو کر لیں باتیں؟

ایک وفد جامعہ رضویہ فیصل آباد میں حضرت محدث اعظم پاکستان رحمہ اللہ کے بارے میں تقریر کر رہے تھے۔ کچھ دیر بعد معراج شریف پر گفتگو شروع کی لیکن پھر حضرت محدث اعظم رحمہ اللہ کا ذکر شروع کر دیا۔ اجلاس کے بعد کمرے میں جا کر بیٹھے تو فرمانے لگے لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں یسویٰ حاصل نہیں ہوتی لیکن مجھے دوسویٰ حاصل نہیں ہوتی۔ معراج شریف کا تذکرہ شروع کیا لیکن دہم پھر محدث اعظم پاکستان کی طرف چلا گیا۔

اسی مجلس میں ایک قوال آگیا اسے کچھ سنانے کی فرمائش کی۔ اس نے حضرت امیر خسرو علیہ السلام رحمہ اللہ کی ایک غزل سنائی جس کا ایک مصرع یہ تھا:

تن بهر گشت و آرزو ال بهان بنوا

ہوا تھا۔ ایک وفد فرمایا وہی کے ایک مجنوب ہے شاہ کے در پہ مجھے کشف نور حاصل ہوا۔ حضرت سلطان الاولیاء (محبوب الہی) ^{رحمۃ اللہ علیہ} کے مزار پر حاضر ہوا تو مجھے صرف ان کے پاؤں دکھائی دیئے۔ شاہ سے دو کرکٹو انہوں نے کہا جس نے سلطان کے قدم دیکھے ہیں۔ وہ بڑے بڑے کے سر دیکھے گا اور واقعی مجھے کئی بزرگوں کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

وہابی سے دلہنپی پر چندہر شریف حاضر ہوا تو حضرت سائیں گوہر بیگم نے سفر کے حالات اور مشاہدات کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے دوسری باتیں تو بتا دیں لیکن کشف والا معاملہ گولی کر گیا۔ سائیں صاحب نے کد کد کرید کر پوچھا کچھ اور تو میں نے کشف کے بارے میں بھی بتا دیا۔ سائیں صاحب نے فرمایا تو یہ کچھ بھی نہیں اور حج میرے پاس کچھ بھی نہ رہا۔

اسے تو سمجھ نہ کیا البتہ ان کے حجام سے کہی قدر بے تکلف تھا کہلوا دیا کہ آپ خود نو
 کچھ دیتے نہیں جو دوسروں نے دیا تھا وہ بھی سب کر لیا۔ پھر خود ہی فرمانے لگے کہ ہم اہلسنہ و جماعت
 کو تکلف کی ضرورت بھی نہیں ہے کیونکہ ہمارا اسام موقی پر عقیدہ ہے جو کچھ کہنا ہو حاضر ہو کر کہہ دیا۔

علامہ ہزاروی نے علامہ عمو ہاشمی شمر یا مصرع کو بطور موضوع منتخب کر لیتے تھے اور پوری تقریر میں اسی شعر کو بار بار پڑھتے تھے جس سے سامعین کو ہر دفعہ باخلاف حاصل ہوتا تھا۔ کسی نے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا دوسرے علماء قرآن پاک کی دوسری سورتوں کی تفسیر ہیں اور میں سورۃ الرحمن کی تفسیر

—دول—

شیخ القرآن کا انتقال پر ملال

۱۹ اکتوبر پر شعبانِ المغتفر، ۱۳۹۰ ہجری۔ حضرت المبارک صبح کی سیر کے لیے بالنگھوہ کے ساتھ نکلے گلے کے پاس پہنچے ہی تھے کہ ایک ترک جنگلے کے ساتھ ٹکرایا۔ لب پر مسمولی سازم آیا۔ لوگوں نے ترک ڈرائیور کو مارنا شروع کر دیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے ترک ڈرائیور کو معاف کر دیا۔ میرا آخری وقت آگیا۔ آپ کو سول ہسپتال لایا گیا۔ پندرہ روز تک حیات رہے۔ قبرستانِ رحمت آباد میں مدفون ہوئے۔ متعدد بار درود و شریف اور گلیلہ خوب رو بہ چاروں لوگوں کو پڑھنے کی تلقین کی اور اس طرح فضا کلمے کے ذکر سے کوچ بھی کر گئی۔ ۲۵:۴۰ پر آپ کی زبان اقدس پر آخری بار گلیلہ کا ذکر تھا کہ فرشتہ اصل خداوندی یا کہ حاضر ہوا اور روح پر والا کہ قرب حقیقی معیت الہی کے پر بھرا بدلی لذتوں سے ہمیشہ کیلئے ہمنا ہو گئی۔ "فَلَا تُدْرِكُهُ الْآفَاقُ وَالْمَاءُ مِن دُونِهِ"

وزیر آباد و دیگر نواح کے عاتقوں میں تعلیمی ادارے، ہزاروں سال کی خبر سنتے ہی بند کر دیے

گئے۔ ۱۱ اکتوبر بروز ہفتہ ملک کے تمام اخبارات نے صفحہ پر تصویر کے ساتھ بڑی نمایاں وصال کی خبر شائع کی۔

ریٹے یو اور ٹیڈیٹن سے مسلسل خبروں میں وصال کی خبر نشر ہوتی رہی۔ ہزاروں لوگوں نے ایم پی پرائمری سکول میں آپ کا آخری دیدار کیا۔ ۱۱ بجے دن وہاں سے آپ کا جنازہ اٹھایا گیا تو علامہ اور مشائخ و حامدین مارکر روٹے رہے۔ کم و بیش پچاس ہزار علامہ کرام نے جنازے کو کندھا دینے کی سعادت حاصل کی جبکہ آپ کے استاد کرم شیخ اہل ائمہ حضرت مولانا محبت الہی کی قیادت میں ایک لاکھ سے زائد افراد نے نماز جنازہ ریٹے گراؤڈ میں ادا کی۔ حضرت قبلہ سید غلام محی الدین گیلانی گولڑی نے صاحبزادہ مفتی محمد عبدالغفور ہزاروی کی دستار بندی فرمائی۔ نماز عصر کے بعد آپ کو اپنی زرخیز جگہ موضع بھٹی کے شعل پیر و خاک کیا گیا۔ جہاں آپ کا عظیم الشان روضہ تعمیر ہو چکا ہے اور ہر سال سات آٹھ شعبان المعظم کو آپ کا سالانہ عرس انقضاء پذیر ہوتا ہے۔

”ماہتاب دین و ملت اٹھ گیا“

مولوی پیر طریقت محی الدین
شیخ قرآن مولانا عبدالغفور
آفتاب علم و حکمت اٹھ گیا
دعوت و تقریر ان کی کوثر سلسبیل
تجھ سا بحر علم کتہ داں کہاں؟
فیض شاہ مہر کا مظہر ہے تو
جنت الاسلام کا پروردہ تو
سورہ رحمن کی تصویر تو
دشمن دین پر اک وار تو
دین و ملت کی تیری خدمات کو
اس جہاں میں ہے کوئی جھٹلا سکے
تو ہے ناموس نبوت کا نقیب
یہ شرف تجھ کو رہا ہے شک نصیب

خویدم عطاء المکملت والدین

علامہ عبدالغفور گولڑوی صاحب

خطیب اعظم سائید

حضرت علامہ حافظہ عبدالغفور صاحب ۱۹۲۸ء میں پھر اڑ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی ۱۸ اسم گرامی جناب عطا محمد ہے۔ اپنے علاقہ کی ممتاز شخصیت تھی۔ آپ کے والد گرامی ابتدا میں ہی دین کا جذبہ رکھتے تھے۔ اسی جذبہ کی وجہ سے آپ نے اپنے بیٹے کو علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت کے لئے وقف کر دیا۔ علامہ موصوف نے پرائمری کی تعلیم اپنے دیہات میں ہی مکمل کی۔ پرائمری کی تعلیم کے بعد پیر علامہ مصطفیٰ شاہ صاحب پھر اڑی سے قرآن مجید حفظ کیا۔ حفظ کے بعد عالم اسلام کی مرکزی و دینی درسگاہ دار علمی جامعہ مظہریہ اہلادیہ ہندیال شریف میں داخلہ لیا اور کریمانا مہن، پند نامہ بدلے منظوم حضرت قبلہ مولانا محمد زمان صاحب سے پڑھیں اور گلستان شرف المکملت والدین محقق اہل سنت حضرت علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری زید علم سے پڑھی۔ دو سال وڑ چھ شریف رہے اور وہاں صرف بہائی صرف ستر سال دستور الہندیٰ کو خوب شرح مائے عامل پڑھیں۔ مزید علمی ترقی کے لئے چار سال جامعہ رحمانیہ ہری پور پڑا اور وہاں جامعہ میں استاد واعلامہ علامہ عطا محمد قادری کے پاس کافیہ بدلیہ پڑھی۔ فاضل ہندیال حضرت علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری سے شرح جامی، منطق میں مغزی کبریٰ، اوسط مراقبات شرح تہذیب پڑھیں۔ فاضل موصوف چنگل علی ترقی کے متلاشی تھے اور دینی جذبہ رکھتے تھے اس جذبہ کے پیش نظر عالم اسلام کی دینی درسگاہ دار علمی جامعہ مظہریہ اہلادیہ ہندیال شریف میں داخلہ لیا اور تمام علوم متداولہ جامعہ مظہریہ اہلادیہ کے استاد و المناظر استاد و العرب و الفہم علامہ عطا محمد بنیالوی، مفتی اور محقق اہل سنت حضرت علامہ محمد عبدالحق مدظلہ العالی کے پاس پڑھے۔ علوم متداولہ کی تکمیل کے بعد اہل سنت کی مرکزی درسگاہ جامعہ نظامیہ میں داخلہ لیا۔ کتب خواندہ وہاں پڑھیں۔ استاد الاسلامہ علامہ میر دین صاحب سہیل اہلانی شریعت مختصر والمعانی کے پاس ہدایہ شریف پڑھا۔ مفتی المکملت استاد و العلوم و الفنون حضرت علامہ محمد صاحب سہیل کے پاس میڈی اور مختصر المعانی اور جلالین پڑھیں۔

پرخا: حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ سے بخاری شریف پڑھی اور استاذ الاساتذہ حضرت قبلہ مفتی محمد عبدالقیوم صاحب سے ترمذی شریف اور شیخ الادب حضرت علامہ مفتی غلام سرور قادری صاحب سے مسلم شریف اور شرف الملت والدین بکر طریقت حضرت علامہ محمد عبدالغنی شرف قادری صاحب کے پاس ابوداؤد شریف پڑھی۔

بیعت

آستانہ عالیہ گولڑہ شریف سے طریقت کا رشتہ قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دینی خدمات میں ترقی عطا فرمائے۔

محبت اور خدمت کا اجالی پہلو

فاضل جلیل حضرت علامہ عبدالغفور صاحب پھر اوڑی اپنے اساتذہ کی خدمت میں معروف ہیں آپ کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ استاذ محترم کی خدمت میں آپ سستی اور غفلت سے کام نہیں لیتے تھے۔

ایک دفعہ فاضل موصوف نے استاذ الاساتذہ حضرت علامہ عطا محمد بندایوی زید علمہ و فضلہ کی گائے دھمن (ڈھوک خیر آباد) سے بندیاں شریف پیدل چل کر لے گئے اور اسی طرح ایک دفعہ دھمن (ڈھوک خیر آباد) سے آستانہ عالیہ ڈھچھ شریف گائے پیدل چل کر لے گئے۔

جب فاضل موصوف ڈھچھ شریف میں زید تعلیم تھے استاذ المطلق رئیس المذاہقہ مجتہد کے قیام کا آپ ہی سرانجام دیتے تھے۔ مثلاً گائے کی خدمت اور اپنے شیخ فاضل اور رجم استاذ کے کپڑے دھونے اور بکلی نہ ہونے کی صورت میں نئی کا انتظام اور کمرے میں ریت پر پانی کا چھڑکاؤ وغیرہ اور عشاء کی نماز کے بعد استاذ محترم کو دہانا۔

خدمت سے حصول عظمت کا عملی دستور

فاضل موصوف کی خدمت نے بہت عظمت بخشی اسی وجہ سے استاذ المطلق علامہ عطا محمد بندایوی گولڑوی مجتہد نے وصیت فرمائی تھی آخری نسل مولانا عبدالغفور صاحب زید مجددہ دیں۔ تبلیغی سلسلہ میں فاضل موصوف انگلیٹڈ گئے اور کچھ عرصہ وہاں رہی خدمات سرانجام دیں۔ جب استاذ محترم زیادہ جلیل ہو گئے فاضل جلیل کو جب معلوم ہوا تو آپ انگلیٹڈ سے فوراً واپس تشریف لے آئے اور دھمن آکر استاذ محترم کی قبر انور کے لئے انٹین اور مٹی وغیرہ کا انتظام کیا۔

فاضل موصوف نے اور اسی عمارت میں اقبال سائے جب ۱۰۰ میں تھے وہاں

محبت کی تعارفی نوعیت

فاضل موصوف سے استاذ محترم کی انتہائی محبت تھی۔ اتفاق سے حاجی محمد اقبال صاحب برادر اکبر جناب مولانا محمد عبدالغفور استاذ محترم سے ملنے کے لئے حاضر خدمت ہوئے تو استاذ محترم نے حاجی محمد اقبال صاحب کو فرمایا کہ میں مولانا عبدالغفور سے اس دھوکا ہوں انہیں کہنا مجھے مل جائیں۔ یہی فاضل موصوف کو ہفتہ ہی ہوا اتفاقاً دوبارہ ہفتہ کے بعد زیارت کے لئے اپنے شیخ اور رحمہ دل استاذ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ قدرت نے استاذ محترم کو جو ہر محبت وافر مقدار میں عطا فرمادیا تھا اس لئے جو آپ کی خدمت میں آتا انہی کا ذکر ہوتا جاتا۔ فالنحمد علی ذلک حمداً کثیراً



۶ الثبت الوجیز

في

بعض الأسانید

للامام المحدثین، شیخ الكل، محدث الباكستان الأعظم
ابی الفضل محمد سردار احمد فیصل آبادی

(تالیف)

علی أحمد السندهیلوی

خریدم العلم الشریف بالجامعة المہوریہ بلاہور پاکستان

من منشورات

مرکز تدریس الاختار والہجوت (۱۰۰) راولی روڈ نزد پندر مکی بلاہور، پاکستان

رئیس الموقوف والموقوف استاذ العلماء

علامہ عطا محمد متین صاحب زید مجددہ

استاذ العلماء، فنیج اللسان، بلخ الہیان آسان تدریس کے آفتاب مہتاب ہیں محبت العلماء والطلابہ ہیں فاضل موصوف بڑے منہار اور انتہائی خلیق اور رفیق آدمی ہیں۔ ذہانت اور ذکاوت ان پر فخر کرتی ہے اور فضاہ ہندیال میں سے ممتاز ہیں۔ اللہ قدوس نے اس مرد درویش میں بہت فضائل جمیلہ اور اوصاف حمیدہ پنہاں کر دی ہیں۔ رالم الخروف کو ہندیال شریف کی خاک کو چہ اور اساتذہ کی خاک پاک کو تسلی سے تذکرہ فضلاء ہندیال تحریر کرنے کا شرف میسر ہوا ورنہ میں تو وہی ہوں جو ہوں۔ آنحضرت علامہ مولانا عطا محمد متین صاحب کا آبائی گاؤں کچہرہ نرودوال بھجراں تحصیل ضلع میانوالی ہے۔

فاضل موصوف کچہرہ میں ۱۹۳۷ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے گھر کا ماحول چونکہ اسلامی تھا اس لیے آپ کو ابتداء سے علوم اسلامیہ کی تعلیم و تحصیل کا جذبہ تھا۔ ابتدائی تعلیم علامہ موصوف نے درس نظامی کا آغاز ہندیال شریف اور واں بھجراں سے کیا۔ فارسی کی کمال ست ہیں جامع الموقوف والموقوف رئیس المدرس قرآنہ فقین حضرت علامہ مولانا اللہ بخش صاحب سے پڑھیں۔

جامعہ مظہریہ اہلادیہ میں داخلہ

فاضل موصوف مادر علی عالم اسلام کی عظیم دینی اور مذہبی درسگاہ جامعہ مظہریہ اہلادیہ میں اٹی علی بیاس جہان کے کیلئے تشریف لائے اور جامعہ کے شیخ المطلق استاذ العرب و انجم حضرت علامہ عطا محمد ہندیالوی گلاوی مجتہد اور تاج البکھار شمس المدرس سید الحقین حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سے درس نظامی کی محفولات اور محفولات کی تمام کتابیں بڑی محنت سے پڑھی ہیں۔ آخر نومال ہندیال شریف میں تعلیم حاصل کر کے وقت کے بہترین محقق استاذ بن گئے

خصوصیت

حضرت علامہ موصوف کی فضاہ ہندیال میں ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ابتدائی اور انما

مقیدت و محبت کا اجالی پہلو

فاضل موصوف کی مقیدت اور محبت اپنے مربی اور شفیع استاذ سے بے حد تھی اسے قضا یا موقوف سے تعبیر کرنا اور نقوش سے قرطاس کو آراستہ کرنا امر و شوار ہے۔

مقیدت و محبت کے پھول

محقق باہر حضرت علامہ مولانا عطا محمد متین حفظہ اللہ تعالیٰ اپنے مربی اور محسن استاذ کی بارگاہ میں نگاہ سے مقیدت و محبت پیش فرماتے ہوئے یوں گویا ہیں۔

(۱) علامہ عطا محمد ہندیالوی رحمۃ اللہ علیہ بڑے خلیق اور منہار اور بیکرا خلاص و محبت تھے (۲) میں جو وہم ہوں یہ میرے استاذ کا علم علامہ عطا محمد متین کی نگاہ کا اثر ہے (۳) علامہ عطا محمد ہندیالوی ایک بہت بڑے تبحر عالم عاشق رسول اور ولی کامل تھے۔

دورہ حدیث شریف

علامہ متین صاحب نے دورہ حدیث شریف استاذ العرب والجم الامام المطلق سندی سیدی استاذی حضرت علامہ عطا محمد ہندیالوی گلاوی سے بخاری شریف اور دیگر کتب سہا پڑھیں۔

فالحمد علی ذلك حمداً کثیراً

تدریسی خدمات

جامعہ نظامیہ رضویہ

حضرت الخاتم بکر ہندیال مولانا عطا محمد متین صاحب درس نظامی سے فارغ ہونے کے بعد دس کا آغاز اعلیٰ سنت کی مرکزی درسگاہ مادر علی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں کیا۔ علوم فنون کی دہائی کتابیں بڑی محنت سے پڑھا کر محقق لاہوری ماہر مدرس بن گئے۔

جامعہ مظہریہ اہلادیہ

جامعہ نظامیہ میں علوم عقیدہ و نقلیہ کی فیرات تقسیم کرنے کے بعد دو سال مرکزی اور مذہبی گاہ جامعہ مظہریہ اہلادیہ میں بڑی محنت اور جانتانی سے علوم فنون پڑھانے میں مصروف کار

خواجہ آباد شریف

جامعہ نظامیہ شریف میں دو سال بڑی محنت سے علوم فنون پڑھانے کے بعد خواجہ

شریف میں درس نظامی کی کتب متداولہ بھی پڑھاتے رہے۔

جامعہ امینیہ فیصل آباد

پاکستان کی معروف درسگاہ جامعہ امینیہ میں درس نظامی کی فوقانی کتب پڑھانے کا اتفاق ہوا۔
الحمد للہ کثیر تعداد میں طلباء کامیاب ہوئے اور آج کل وہ ملک کے اطراف و اکناف میں علوم اسلامیہ کی نشر و اشاعت کر رہے ہیں۔

ترگ شریف

آستانہ عالیہ ترگ شریف میں بھی تدریسی خدمات سر انجام دیتے رہے اور متعدد علوم فنون کی کتابیں پڑھائیں۔

ہبہ شریف

فاضل موصوف ہبہ شریف میں تشریف لاکر علوم اسلامیہ کی خدمت فرمائی۔ جہلم ہبہ شریف میں طلباء کرام کو فیضیاب فرما کر جہلم تشریف لائے وہاں کے اہل سنت کے مرکزی جامعہ میں تدریس کرتے رہے۔

جامعہ ہندیال شریف

گلستان فقیر احقر کی خوشبو سے اپنے ذہن کو معطر کرنے کے بعد ملک کے شہرت یافتہ جامعات میں تدریس فرمانے کے بعد آسمانِ علم و حکمت کے آفتاب متاب دوبارہ ہندیال شریف میں تشریف لائے اور اپنے شفیق اور مربی اساتذہ کی مسند پر فائز ہو کر تقریباً چار سال تک جامعہ مظہریہ اہادیہ میں علوم و فنون کی فوقانی کتابیں پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء جامعہ مظہریہ اہادیہ میں تدریسی خدمات پیش کرنے کے بعد دوبارہ ہبہ شریف میں پڑھانے کا موقع میسر ہوا اور اپنے اساتذہ کے علمی فیض کو طلباء کے اذہان میں منتقل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ فاضل موصوف آج کل اپنے قصبہ یکہ کشمیر میں اپنے جامعہ میں شب دروز بڑی محنت اور شفقت سے طلباء کے اذہان کو علوم اسلامیہ کے نور سے منور کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مردِ درویش مدت دید تک زندہ رکھے اور اپنے اساتذہ کے فیضان کو طلباء تک پہنچانے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین۔

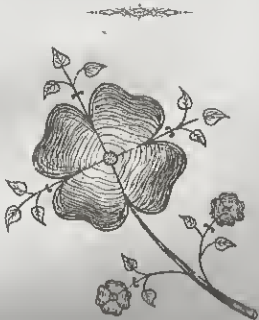
میں ملک کے گوشہ گوشہ میں پکھیل کر تدریسی خدمات میں معروف کار ہیں مگر چند معروف تلاذہ کے اساتذہ گرامی درج ذیل ہیں۔

(۱) مفکر اسلام عالم اسلام کے عظیم اور منفرد کالمحقق الاسلام جامع العقول والمعتول حضرت علامہ صاحبزادہ محمد ظفر الحق ہندیالوی زید محمد۔

(۲) فخر المدین حسین محقق الاسلام حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسین علی مدرس جامعہ مظہریہ اہادیہ ہندیال شریف (۳) بدر المدین حسین حضرت علامہ مولانا محمد وین صاحب عینی خیل مدرس جامعہ کنڑالایمان (۴) حضرت علامہ مولانا محمد اسلم شمیمی خطیب لندن (۵) حضرت علامہ مولانا قاری نواز مدرس ہیکھی شریف (۶) حضرت علامہ مولانا حکیم محمد ذوالفقار صاحب شہنشاہ پور۔

خاصیت النجاشہ

فاضل الفضلاء عین اعصاب محبت العلماء حضرت علامہ عطا محمد شمیم صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی ہے جو بقیہ فضلاء میں کم پائی جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ علمی استفادہ کے ساتھ اپنے شفیق اور مربی اساتذہ کے اسم گرامی کے ساتھ مناسبت اور مشارکت کا پایا جاتا بہت بڑی سعادت ہے۔ فاجحد علی ذلک حبذا کثیراً



فاضل الفضلاء

شیخ القرآن علامہ علی احمد سندھیلیوی

شیخ الحدیث جامعہ انجمنیہ لاہور

مسی میں طرز انفرادیت

آپ کے نام میں طرز انفرادیت یہ ہے کہ آپ کے دو نام ہیں:

(۱) علی احمد - (۲) بنیائین۔

دوسرا نام آپ کے دادا جان نے رکھا تھا مگر مشہور پہلا ہوا ہے۔

لقب

آپ کے اصل نام سے لقب زیادہ شہرت پذیر ہو گیا جبکہ لقب پر معرفت موقوف ہو گئی ہے

یعنی علی احمد سے سندھیلیوی زیادہ مشہور ہو گیا ہے۔

شجرہ نسب

شرف الدین بن سوادگر بن سوندجا بن درگا بن عارف بن نگاہیا سرادالہ رحمۃ اللہ علیہم

تاریخ پیدائش

آج جس مردود پیش کو لوگ شیخ القرآن سے یاد کیا کرتے ہیں اور ان کی مجلس علم میں

قرآن حاصل کر کے اپنے دلوں کو ضیاء بخش رہے ہیں اور یہ قرآن کے آفتاب مبتاب کی کرنیں

اسلام کے غیر مصروف نفوس کو جلا بخش رہی ہیں ان کی تاریخ پیدائش کا حسین منظر یوں معلوم ہوا ہے

غالباً ۲ جنوری ۱۹۴۳ء سکندریہ اسکندریہ میں شریف ریاست بنیالہ مضافات سرہند شریف میں اولیٰ

خانہ دان کی تعارفی تصویر

حضرت قبلہ شیخ القرآن زید فضلہ کا خانہ دانی پس منظر کچھ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ

زمیندار آرائیں برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کا اجداد عرب سے محمد بن قاسم کے لشکر کے ہمراہ

کے لئے سندھ میں تشریف لائے۔ پھر "سرے وال" کی بستی میں جا کر آباد ہوئے اور وہاں

کاؤں اسکندریہ مضافات سرہند شریف آکر آباد ہوئے۔ یہ معلوم نہیں ہوا کہ "اسکندریہ" کاؤں

ہجرت

حضرت علامہ موصوف کا خاندان ۱۹۴۷ء میں ہجرت کر کے پاکستان آیا جبکہ دادا جان مجتبیٰ کا

اقبال راستہ میں ہو گیا۔ آپ کے دادا جان صومہ و صلوا کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ آپ کے دادا جان

میں ایسا زہد و تقویٰ آخر کیوں؟ قدرت ہے ان کے خاندان کو اسلام کی خدمات کیلئے منتخب فرمایا اور

مستقبل میں ان کے پوتے کو شیخ القرآن بنانا تھا۔ آج ان کے خاندان کی پہچان شیخ القرآن ہیں۔

واللہ العبد

المختصر آپ کا خاندان پاکستان پہنچ کر پہلے "باب پاکستان واہین کمپ" میں سکونت پذیر ہوئے

پھر فیصل آباد چلے گئے۔

گوجرانوالہ

فیصل آباد میں چند ایام قیام پذیر ہوئے (یاد رہے حضرت علامہ موصوف کو بچپن میں فیصل آباد

میں چھپک بنگلی، پھر گاؤں خان مسلمان تحصیل ضلع گوجرانوالہ میں کی لاٹنٹ ہوئی تو وہاں چلے

گئے۔

نور محزن کی آندھیاں

خان مسلمان آئے کے بعد علی الترتیب بڑے بھائی میاں محمد بشیر، بڑی بیٹی شہیرہ کے بیٹے ظہور

والدہ محترمہ اور چھوٹے بھائی جس کا ابھی نام نہیں رکھا تھا اور کچھ عرصہ بعد خالد محترمہ شریف بنی

الہ اقبال ہو گیا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

تدائی تعلیم

فاضل ذی شان شیخ القرآن نے ابتدائی تعلیم کے لئے اس طرح اقدام فرمایا کہ ہمسایہ کے بچے

۱۰۰ روپے کے ساتھ مسجد میں پڑھنے کے لئے جاتے اور چند ہمارے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

اہل میں داخلہ

فاضل ذی شان کے چچا جان میاں عبدالغنی صاحب نے خان مسلمان پرائمری سکول میں آپ

بھائی میاں محمد یوسف صاحب نور عالمہ موصوف کو داخل کرادیا۔ پڑھائی تک اتنی سکول

تعارف حاصل کی۔ دونوں بھائیوں نے پڑھائی اور پانچویں جماعت آیت سال میں پاس کی۔

۱۲۱۷ھ کا ہم

فیصل آباد میں داخلہ

فیصل آباد میں

مالی حالات کے پیش نظر بڑے بھائی میاں محمد یوسف صاحب کھدیوں پر کپڑا بننے کا کام سیکھنے فیصل آباد "مائی وی جگنی" چلے گئے۔ انہوں نے کام سیکھا تو فاضل موصوف بھی ان کے پاس ہی کام سیکھنے چلے گئے۔ تقریباً تین سال وہی کھدیوں پر کپڑا، بلیشیا، چارخاندہ وغیرہ کپڑا بننے کا کام کیا۔

حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت

حضرت فاضل ڈی شان ۱۹۵۶ء میں اپنے کپڑا بننے کے استاد محترم جناب محمد حبیب صاحب کے ہمراہ سنی رضوی مسجد جنگ بازار میں نماز جمعہ پڑھنے گئے تو حضرت محدث اعظم پاکستان کی زیارت کا شرف حاصل ہوا آپ کو دیکھتے ہی علم دین پڑھنے کا شوق اور آپ کے دست اقدس پر بیعت ہونے کی شدید آرزو پیدا ہوئی۔

بیعت

اسی دوران ایک روز جناب حکیم محمد حسن صاحب نقشبندی مجددی جو رشتہ میں مولانا کے دور کے تایا (گلتے تھے) کی دعوت پر حضرت محدث اعظم پاکستان ابو الفضل محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ مجددی مسجد میں "مائی دی جگنی" تشریف لائے۔ وہاں نماز عشاء حضرت محدث اعظم کی امامت میں ادا کی۔ بعد ازاں چند آدمی آپ کی بیعت ہونے کے لئے آگے بڑھے جن کی تعداد عاٹھ گیارہ تھی۔ فاضل موصوف بھی موقع کو غنیمت جانتے ہوئے جلدی سے آگے ہو گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس ولی کامل کی بیعت نصیب ہوئی۔

حضرت محدث اعظم کی زیارت اور جذبہ دینی تعلیم

حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت اور بیعت کرنے کے بعد حضرت فاضل ڈی شان ۱۱ جذبہ تعلیم اس قدر زیادہ ہو گیا کہ اپنے والد صاحب سے اجازت طلب کی مگر والد صاحب سے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

جامعہ رضویہ مظہر الاسلام میں داخلہ

فاضل ڈی شان کے بار بار صراحت کرنے کے بعد والد صاحب نے ان کو دو سال کے لئے، دینی تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دے دی۔ آپ نے والد صاحب کی طرف سے اجازت ملنے کے بعد حضرت والد صاحب کی طرف سے حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں ایک مہینہ لگا کر کمر بٹایا آپ نے سب سے پہلے تعلیم حاصل کرنا چاہا۔ آپ اپنے والد سے دینی تعلیم

چلے کر ایسے حالات دیکھے دیا۔ حضرت محدث اعظم پاکستان نے کرم لوازی فرمایا اور اپنے دستِ ناز سے خود جواب لکھا اور فرمایا آپ دس شوال کو تعلیمات کے بعد آنا داخل کر لیں گے۔ نیز سالانہ ماہ پر آنے کی دعوت بھی دی اور فرمایا جلد کو کچھ کرم کا شوق اور ذوق اور زیادہ ہوگا۔ آپ جلسہ میں گئے واقعی جلسہ کو کچھ کرم کا شوق اور بڑھ گیا۔ دس شوال ۱۳۵۹ھ کو جامعہ رضویہ میں داخلہ ہوا۔

پس حضرت علامہ مولانا عبدالقادر رشید مدظلہ سے چند "کریما" کے اسباق پڑھے۔

دارالمطہری جامعہ مظہر یہ اندامیہ ہندیال شریف میں داخلہ

حضرت فاضل موصوف ۱۹۶۳-۶۴ء میں حضرت صاحبزادہ فضل رسول حیدر دست برکات ہم عالیہ سے اجازت لے کر حضرت سید محمد زبیر شاہ دست برکات ہم عالیہ سے پڑھنے پکوال گئے وہاں جامعہ اندامیہ پکوال میں حضرت شاہ صاحب کا دو دن تک انتظار کیا۔ آپ تشریف نہ لائے۔ وہیں مولانا گیارہ رضوی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ سندھیولی صاحب نے ان سے پوچھا۔ آپ پہلے کہاں رہتے رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا "ہندیال شریف میں" فاضل ڈی شان کے وطن میں ہندیال شریف کا تصور چونکہ پہلے ہی رچی چکی چکا تھا تو ان ہی ہندیال شریف کا نام سنا تو اور جذبہ بڑھ گیا جبکہ جامعہ موصوف کے ذہن میں یہ بات گھر گھر کی تھی کہ وہاں ہندیال شریف میں پڑھائی عالم اسلام کے امام مدرّس سے خوب تر ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ذہن میں سائی ہوئی تھی کہ وہاں تو سب بڑے لائق ظہر کو داخلہ ملتا ہوگا اور ان کی وہاں تک رسائی کیسے ہو سکتی ہے۔

مولانا رضوی صاحب نے جب یہ کہا کہ میں نے ہندیال میں پڑھا ہے فوراً علامہ موصوف نے بات سے پوچھا کہ کیا مجھے وہاں داخلہ مل جائے گا۔ انہوں نے کہا ضرور مل جائے گا لیکن استاد اعلاء جامعہ عظیمہ دست برکات ہم عالیہ اب ہندیال شریف سے دیر چند شریف تشریف لے گئے ہیں۔ مال وہاں ہی پڑھا کریں گے۔

ہندوہ اسلاف کی تصویر

حضرت فاضل ڈی شان جذبہ اسلاف کی تصویر ہیں اور امام غزالی کے عزائم کے ترجمان ہیں امام رازی کے افکار کے تجسم ہیں۔ علامہ موصوف مولانا محمد یار رضوی صاحب سے پتہ لے کر آیت تہہ گنگ، مہاولائی، قائد آباد، وزیر چہر شریف پہنچے وہاں استاد محترم ابھی تشریف نہیں لائے تھے وہاں سے معلوم ہوا کہ استاد صاحب پہلے والی جگہ میں حضرت علامہ مولانا عبدالغنی حبیبیہ کے پاس اہل لائیں گے اور وہیں سے آپ نے پڑھا۔ اہل علم ہوگا۔ پانچ ماہ فاضل ڈی شان والی میں

والی پھر اس حضرت علامہ اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مقصود بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا استاذ صاحب کا سامان تو کتنی بڑھا ہوا ہے۔ معلوم نہیں کہ کب تشریف لائیں۔ آپ ہمارے پاس رہیں جب استاذ صاحب تشریف لائیں گے ان سے پرہیز کی بات کر لیں گے۔ الغرض اور دوسرے دن علی الصبح حضرت علامہ مولانا محمد تقی صاحب موجودہ خطیب جامع مسجد دارالافتاء نجف اشرف اور صوبائی خطیب محکمہ اوقاف پنجاب لاہور حضرت الاستاذ المظاہر محقق العرب و اٹم حضرت علامہ عطاء محمد دامت برکاتہم العالیہ کا سامان لینے والی پھر اس تشریف لائے آپ ان دلوں و ڈچر تشریف استاذ صاحب کے پاس پہنچتے۔

ہم تینوں ساتھیوں نے علامہ محمود احمد صاحب سے دریافت کیا کہ استاذ صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں مولانا موصوف سامان لے کر دو چہر تشریف چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد ہم تینوں نے مولانا اللہ بخش سے اجازت لی اور دو چہر پہنچ گئے اور حضرت استاذ گرامی کی کاپی مرتب زیارت ہوئی۔ ان کے چہرے پر بھلہ عقیدہ اور تقلید کے انوار تجلیات لے اس قدر متاثر کیا کہ ان کے نوکر بن کر رہ گئے۔ موصوف نے اپنا اور ساتھیوں کے آنے کا مقصد بیان کیا۔ حضرت استاذ صاحب نے بڑی شفقت فرمائی ہمیں اسباق بڑھانے پر تیار ہو گئے۔ ہم اجازت لے کر دوبارہ والی پھر اس آئے اور خوشی خوشی اپنا سامان دو چہر تشریف لے گئے لیکن جب دو چہر تشریف کے تہادہ تھیں حضرت میر غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ہمیں داخلہ دینے سے انکار کر دیا۔ فرمایا کہ ہمارے پاس اتنی گنجائش نہیں۔ میں نے عرض کیا حضور! ہم آپ پر بوجھ نہیں بنیں گے۔ جیسے ہوا کرارا کر لیں گے ہمیں اسباق پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ حضرت تہادہ تھیں صاحب نے فرمایا اس میں ہمارا کیا ہے عزتی ہوگی۔ اس لیے ہم داخلہ نہیں دیتے میں نے حضرت استاذ صاحب سے بات کی آپ کو بہت دکھ ہوا اور فرمایا وہ نہیں مانتے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ الغرض بازو چہرے ہمارے اسباق ہو سکے تو ہم تینوں کو مشتاق الامت الاستاذ المطلق نے سلاں والی حضرت علامہ شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف صاحب کے پاس پہنچ دیا اور ساتھ ہی حضرت شیخ الحدیث کے نام ساتھ لکھ دیا۔ وہاں پہنچتے حضرت شیخ الحدیث صاحب کے پاس اسباق زیادہ تھے اور ہمارے تمام اسباق شروع نہ ہو سکے۔ اسی لیے ہم وہاں سے تینوں الگ الگ ہو گئے۔ مولانا محمد شیخ صاحب ٹرپہ ایک کچھ مولانا عبدالجبار مراد صاحب اپنے گاؤں اور فاضل موصوف نے فیصل آباد کا رخ کیا۔

حیات اسلاف کی یادگار تاریخی پرباد

فاضل موصوف کے جذبہ علمی کا خوب اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ سلاں والی پہنچا تو میرے پاس پیسے ختم ہو گئے۔ اس وقت وہاں سے فیصل آباد تک کے پونے دو روپے مل گئے گاؤں کا کرایہ قنارہ علامہ موصوف نے ایک طالب علم مولانا عبدالجبار جو سرگودھا سے آئے ہوئے تھے ان سے کہا کہ آپ کا گاؤں قریب ہے میرے پاس کرایا ختم ہو گیا ہے جتنے دو روپے قرض دے لیں۔ میں فیصل آباد جا کر آپ کو کئی آڑ کر دوں گا۔ آپ کو ایشیا نہیں تو میرے پاس اعلیٰ حرت تحفظ کا ترجمہ والا قرآن پاک ہے۔ جو کہ میں نے چند روپے دے دیے ہر سے خریدا ہے۔ وہ چنے پاس رکھیں۔ جب میں آپ کے پیسے دوں گا قرآن پاک لے لوں گا۔ اس اللہ کے ہندے لے رہا ہوں پیسے ہونے کے انکار کر دیا۔ میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر یہ لیں ہی فیصل آباد کی طرف چل پڑا۔ وہاں پہنچ کر کھانا کھا یا کھانا بھی کینے کا کھانا میرے پاس تھا ہی نہیں۔ کچھ پیسے بھی نہیں تھے جس کا بے لگہا حاشا۔ ایک دیوانہ قحی دور بھی کوئی تھی۔ اسے میں نے بھیج دیا کہ کسی حالت مجبوری میں کسی کو روکے دوں۔ غرض عصر کے وقت جھوانے تھیں میل کے قافلہ پر دیانے چناب پہنچ گیا۔ دیا سلفیانی آئی تو بھی کشتی کے بغیر دیا کہ عہد کرنا مراد شاد تھا۔ وہاں کے کنارے نماز عصر ادا کی۔ تھیں کشتی آئی میں نے ملاج سے کہا میرے پاس پیسے نہیں ہیں اتنا کیڑوں یا کتب سے جو آپ مانا جائیں لے لیں اور مجھے دیا عہد کروادیں۔ اس نے مجھے کشتی میں سوار کر لیا اور دوسرے کنارے پہنچا دیا اور مجھ سے کچھ پیسے بھی نہیں لیا۔ جتن سے جھوانے تھیں میل کے قافلہ پر تھا۔ نماز مغرب تک وہاں قیام کیا۔ اس دن چالیس میل سے زائد سفر ہم صندوق کتب کیا۔ حضرت فاضل ذی شان کے اس دوست سفر سے اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ واقعاً علامہ موصوف بزرگوں کے خلف الرشید ہیں۔ علامہ موصوف نے رات بھوادنگی ایک مسجد میں جمر کی۔ امام صاحب نے دور دریاں اور چنے والی لا کر دی۔ علامہ موصوف نے کہا کہ اللہ کا شکر ادا کیا۔ دوسرے دن نماز فجر کے بعد دوبارہ اس سفر کا شروع کر دیا۔ الحمد للہ نماز تہجد کے وقت جامعہ رضویہ میں پہنچ گیا۔

جامعہ مظہریہ اندامیہ ہندیاں شریف میں داخلہ

ترجمہ سال فاضل موصوف سندھیوی صاحب استاذ محترم علامہ عطاء محمد بنڈیالوی دامت برکاتہم العالیہ کے کیونٹات سے مشتغول نہ ہو سکے لیکن آپ سے دوران سال رابطہ دہ رابہ برعزہ رکھا۔ رمضان ماہ سے پہلے فاضل موصوف نے حضرت استاذ محترم ابن لکھا آپ نے فرمایا۔ میں نے آئندہ سال ادا کیا ہے۔ آپ وہاں سے باہر نہ جائیں اعلیٰ ساحہ اور عہد باقی صاحب امت پر تمام اعلیٰ کو

گئے۔ بالخصوص آپ کے ارشاد پر انہوں نے حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عبدالحق صاحب سے رابطہ کیا۔

جامعہ ہندیال شریف کی علمی وجاہت

دنائے اسلام میں جامعہ ہندیال شریف ایک ایسا جامعہ ہے جس کی نظیر متبع ہے۔ اللہ قدس نے اس جامعہ کو اپنی خصوصی رحمت سے اس قدر نواز دیا کہ عالم اسلام کے جامعات اس پر رشک کرتے ہیں۔ فالہمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

فاضل موصوف کا کہنا ہے کہ جامعہ ہندیال شریف میں داخلہ لینے سے پہلے دورہ قرآن کے لئے شیخ القرآن وحید الدھر حضرت علامہ عبدالغفور بزازوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک دن حضرت شیخ القرآن نے دورہ قرآن کا سبق پڑھا تو تمام طلباء سے پوچھا کہ کتنی کتنی تعلیم حاصل کی ہے اور کہاں تک کتب پڑھی ہیں۔ جنہوں نے فقہی تک کتب پڑھی تھیں اس پر خوب تنبیہ کیا اور سخت بھائی۔ فاضل موصوف سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ابھی تو فقہی تک پڑھی ہیں لیکن رمضان شریف کے بعد ہندیال شریف میں حضرت علامہ عظیمہ ہندیالوی وامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کرنے کا ارادہ ہے۔ آپ بہت خوش ہوئے اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور استاذ کرم علامہ عظیمہ ہندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی بہت تعریف فرمائی۔ محاورہ ہے ”جوہری کی شناخت جوہری ہی کر سکتا ہے“۔ قبل بزازوی صاحب زید مجدہ نے فرمایا کہ وہ منطقی عالم ہیں میں مولوی اس کو کہتا ہوں جو منطقی ہو جیسے علامہ عظیمہ صاحب ہیں۔ الحاصل ہندیال شریف میں شوال ۶۶-۱۹۶۵ء تا شعبان ۱۹۶۲ء تک فاضل موصوف ماورطی جامعہ مظہریہ اداویہ میں تعلیم حاصل کی۔ جانشین فقیہ العصر حضرت علامہ مولانا محمد عبداللہ مدظلہ العالی سے میبذی اور عبدالغفور باقی سب کتب متداولہ رئیس المناظر استاذ العرب والجم الاستاذ اطلق علامہ عظیمہ ہندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔

فخر الاماثل حضرت علامہ سلطان محمود سے شرف تلمذ

فاضل موصوف کے جذبہ علم کا ہر ذی علم معترف ہے۔ آپ ہر وقت بڑے سے بڑے فاضل استاذ کی جستجو میں رہتے تھے۔ بالآخر جامعہ مظہریہ اداویہ میں تعلیم کے دوران ہی چندوں حاصل والا ضلع سمجرات میں حضرت علامہ استاذ الاستاذہ سلطان محمود صاحب کی خدمت خالیہ میں حاضر ہو کر شرف تلمذ کیا اور آپ سے شرح اشارات اور افق السکین کے چند اسباق پڑھے۔

دورہ حدیث

قام رسول رضوی صاحب سے دورہ حدیث شریف پڑھ کر سند فراغ حاصل کی۔ فالہمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

اساتذہ

ویسے تو فاضل موصوف کے اساتذہ بیہوش ہیں مگر چند معروف شخصیات کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) پیر طریقت محدث اعظم حضرت علامہ محمد ردار احمد صاحب (۲) رئیس المناظر استاذ الاستاذہ الاستاذ اطلق حضرت علامہ مولانا عظیمہ ہندیالوی رحمۃ اللہ علیہ (۳) جانشین فقیہ العصر حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق صاحب ہندیالوی مدظلہ العالی (۴) سلطان المددین استاذ الاستاذہ حضرت علامہ مولانا سلطان احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (۵) بحر العلوم مفتی سید فضل حسین شاہ صاحب (۶) شیخ القرآن حضرت علامہ مولانا عبدالغفور صاحب بزازوی (۷) شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا غلام رسول رضوی صاحب (۸) حضرت علامہ مولانا نصر اللہ خان افغانی صاحب (۹) حضرت علامہ مولانا عبدالقادر شہید رحمۃ اللہ علیہ (۱۰) حضرت علامہ شیخ الحدیث حافظ غلام نبی صاحب (۱۱) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین صاحب (۱۲) حضرت علامہ مولانا اللہ بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ (۱۳) حضرت مفتی عظیم پاکستان علامہ مولانا ابوالبرکات سید احمد رحمۃ اللہ علیہ

تلامذہ

علامہ موصوف نے تمام علم دین میں صرف کی۔ آپ نے سینکڑوں طلباء تیار کئے جو ملک کے گوشہ گوشہ میں دین شین کی ترویج و اشاعت کے لئے مستعد رہتے ہیں۔ آپ کے کچھ معروف تلامذہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ (۱) مولانا محمد عمر صاحب مدرس جامعہ غوثیہ رضویہ بین مارکیٹ گلبرگ لاہور (۲) مولانا عبدالرحمن حامی سابق مدرس جامعہ غوثیہ رضویہ گلبرگ (۳) مولانا عبداللطیف صاحب سابق بہتم غوثیہ رضویہ گلبرگ (۴) مولانا محمد قاسم بلوچ سابق مدرس جامعہ نعیمیہ (۵) مولانا محمد اعظم سابق مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہولاہور (۶) مولانا مفتی غلام قادر سابق مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہولاہور (۷) مولانا سلیم رحمانی سابق مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہولاہور (۸) مولانا ذوالنور سلطان شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور (۹) مولانا خادم حسین رضوی شیخ الحدیث جامعہ نقباء رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور (۱۰) مولانا محمد فاروق سابق مدرس جامعہ نقباء رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور (۱۱) مولانا محمد زید احمد مفتی مدرس

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیت لاہور (۱۲) مولانا شیخ فرید ضلع مفتی مظفر آباد زاو کشمیر
 (۱۳) مولانا محمد آصف ہزاروی پروفیسر اسلامیہ کالج ڈیرہ باڈ (۱۴) مولانا محمد عمر علی سیٹھی سابق
 مدرس جامعہ غوثیہ رضویہ انوار باہو کوئٹہ (۱۵) مولانا محمد سعید احمد رحمہ اللہ سابق مدرس جامعہ جنت نعیمیہ
 شعبہ درس نظامی حیات القرآن پابڑ میڈی لاہور (۱۶) مولانا خواجہ سید ابو سعید سابق مدرس جامعہ
 جمالیہ شعبہ درس نظامی حیات القرآن پابڑ میڈی لاہور (۱۷) مولانا قاری مفتی غلام حسن قادری
 مدرس شعبہ درس نظامی حزب الاختلاف لاہور (۱۸) مولانا محمد اشرف مدرس جامعہ دارہ آہلہ لاہور
 (۱۹) مولانا محمد عارف بہتیم مدرس جامعہ عثمانیہ رضویہ ڈابروہ والا لاہور (۲۰) مولانا محمد شریف
 مدرس جامعہ عثمانیہ رضویہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ (۲۱) مولانا محمد مظفر حسین سکینل سابق مدرس
 جامعہ عثمانیہ رضویہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ (۲۲) مولانا محمد عرف فاروق بہتیم مدرس جامعہ اسلامیہ
 خضہ عثمان آباد چھوٹہ تحصیل ضلع ماسیجرہ (۲۳) مولانا عبدالجبار سابق مدرس جامعہ عثمانیہ بالمقابل
 قحانہ ٹی لاہور (۲۴) مولانا محمد انبال بہتیم جامعہ اسلامیہ چٹانکا ڈالہ لاہور (۲۵) مولانا قاری
 اظہار اللہ مدرس جامعہ اومٹی تحصیل ضلع ماسیجرہ (۲۶) مولانا قاری ذوالفقار احمد برساوی مدرس
 شعبہ تجوید و قرأت جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (۲۷) مولانا محمد اعظم نورانی جامع مسجد محمدی سواتی
 بازار اندرون مستی گیت لاہور (۲۸) مولانا سید شاد اشرف بہتیم پرانا حزب الاختلاف وطن گیت
 لاہور (۲۹) مولانا احمد رضا ناظم تعلیمات مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیت لاہور
 (۳۰) مولانا فاروق شریف مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیت لاہور (۳۱) مولانا فتح
 محمد ہارڈی بہتیم و شیخ الحدیث جامعہ فیض العلوم تحصیلہ کوئٹہ (۳۲) مولانا محمد شریف مدرس شعبہ
 درس نظامی جامعہ قادریہ مروان (۳۳) مولانا محمد صدیق بہتیم دارالعلوم غوثیہ رضویہ فاکو تحصیل و
 ضلع ہری پور (۳۴) مولانا اظہار محمود مدرس شعبہ درس نظامی مدرسہ عربیہ حلیہ مفتاح العلوم حضوزہ
 گئی (۳۵) مولانا قاضی حبیب الحق کاندھلک پاکستان ہرمونی ضلع صوابی سرحد (۳۶) مولانا
 ذاکر ممتاز احمد سیدی الاذہری پروفیسر شعبہ علوم عربی و اسلامیات یونیورسٹی آف فیصل آباد
 (۳۷) مولانا محمد شریف سابق مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ فیضان مدینہ کاندھلک لاہور (۳۸) مولانا
 محمد الیاس اعظمی صدر مدرس منہاج القرآن یونیورسٹی لاہور (۳۹) مولانا قاری ریاض احمد چشتی
 ناظم تعلیمات مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ تجوید ہرمونی عرفان الزما لاہور ہارڈی (۴۰)

لاہور (۴۱) مولانا محمد اکرم الاذہری مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ محمدیہ غوثیہ داتا گنگڑی لاہور (۴۲)
 مولانا پروفیسر محمد انوار شیخ دارالعلوم جامعہ خلیفہ رضویہ کوٹ راجا کشن قہور (۴۳) مولانا فضل احمد
 چشتی سابق بہتیم جامعہ خدمت الاسلام لاہور (۴۴) مولانا سید القیوم صدر مدرس شعبہ درس نظامی
 دارالعلوم جامعہ مسیحیستان مرید کے ضلع شیخوپورہ (۴۵) مولانا فیض المصطفی مدرس شعبہ درس
 نظامی جامعہ گلزار شاہ جانیہ ڈیرہ غازی خان (۴۶) مولانا محمد جان قاضی مدرس شعبہ درس نظامی
 غوثیہ رضویہ انوار باہو کوئٹہ (۴۷) مولانا حاجی خان قادری مدرس شعبہ درس نظامی غوثیہ رضویہ انوار
 باہو کوئٹہ (۴۸) مولانا قاری محمد عارف سیالوی صوابی خلیفہ محمد اوقاف پنجاب لاہور (۴۹)
 مولانا محمد فاضل عباس (ر) ذوق خلیفہ محمد اوقاف پنجاب لاہور (۵۰) مولانا سید امیر الدین
 سابق شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ انوار کوئٹہ (۵۱) مولانا نصر الدین دارالعلوم عربیہ قلعہ عطاء اللہ
 پنجاب (۵۲) مولانا سید محمد زاہد مدنی صوابی سابق و سرکٹ خلیفہ محمد اوقاف پنجاب لاہور
 (۵۳) مولانا محمد علی پروسی رحمہ اللہ سابق و سرکٹ خلیفہ محمد اوقاف پنجاب لاہور (۵۴)
 مولانا محمد رمضان سابق مدرس شعبہ درس نظامی دارالعلوم جوبی مسجد گھرگ فیصل آباد (۵۵)
 مولانا محمد حنیف کشمیری سابق مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (۵۶) مولانا طاہر
 شمسین مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ جوبی لاہور (۵۷) مولانا محمد عرفان کوئٹہ مدرس شعبہ درس
 نظامی جامعہ جوبی لاہور (۵۸) مولانا سید حبیب اللہ شاہ سابق صدر مدرس منہاج القرآن
 یونیورسٹی لاہور (۵۹) مولانا محمد فاروق بہتیم جامعہ برائے عالمگیر جہلم (۶۰) مولانا محمد اشرف
 بندایاوی مدرس شعبہ درس نظامی جامعہ ربوہ شیرازی لاہور (۶۱) مولانا قاضی مظفر اقبال
 رضوی بن مفتی غلام جان خلیفہ اعلیٰ حضرت رحمہم اللہ سابق ناظم تعلیمات انجمن نعمانیہ لاہور
 (۶۲) مولانا پروفیسر افکار نظامی کوٹی آزاد کشمیر (۶۳) مولانا منور شفیق الرضوی انگلینڈ (۶۴)
 مولانا محمد عبداللہ شفیق انگلینڈ (۶۵) مولانا الدکتور بڑیل بن فواد دمشق (۶۶) مولانا الدکتور
 طاہر فواد دمشق (۶۷) مولانا الدکتور علی بن شعاری پروفیسر اسفندریہ یونیورسٹی (۶۸) شیخ
 رش احمد شیخ مفتوح السیاحی شاہ (۶۹) شیخ سید اسماعیلان الاول کدکمرہ (۷۰)
 شیخ سید مدو محمد بن احمد الرضوی کدکمرہ (۷۱) شیخ محمد علی بھائی کدکمرہ (۷۲) شیخ سید عبد
 الباقی کدکمرہ (۷۳) شیخ محمد عبداللہ بن الدین کدکمرہ (۷۴) شیخ محمد بن ابی بکر

مجلس المعتول والمعتول حضرت علامہ

میاں علی اکبر گولڑوی صاحب

آستانہ عالیہ بلاشبہ میاں والی

حضرت علامہ میاں علی اکبر گولڑوی ^{رحمۃ اللہ علیہ} علمی اور روحانی خانوادے کے سمیت ہونے پھول
تھے۔ ان کے والد گرامی کا ہم گرامی حضرت میاں سلطان اکبر قادری ^{رحمۃ اللہ علیہ} تھے۔ ان کے والد گرامی
نے اپنے ملحق میں متعدد افراد کو دین شین کی تبلیغ فرمائی لوگ جوق درجوق ان کے حلقہ ارادت میں
داخل ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے سلطان اکبر ^{رحمۃ اللہ علیہ} کے فیض کو جاری رکھنے کے لئے ان کے
صاحبزادے حضرت علامہ میاں علی اکبر گولڑوی ^{رحمۃ اللہ علیہ} کو توفیق عطا فرمائی کہ انہوں نے تمام علوم و
فنون محنت سے پڑھے۔

انفراوی عظمت

حضرت علامہ میاں علی اکبر کو ایک خصوصیت اور عظمت اور بھی حاصل ہے یہ خصوصیت دوسرے
لوگوں میں کم پائی جاتی ہے اور وہ عظمت یہ ہے کہ آپ کو فقیر العصر حضرت علامہ یار محمد بند یالوی ^{رحمۃ اللہ علیہ}
کے داماد ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔

تخصیص علم

حضرت علامہ میاں علی اکبر گولڑوی ^{رحمۃ اللہ علیہ} عرصہ دراز تک ماہر علمی جامعہ مظہیر امدادیہ سے علوم
اسلامیہ کی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ انہوں نے علوم عقلیہ و نقلیہ سے سیراب ہونے کے بعد اپنے
آستانہ بلاشبہ میں چراغ علم روشن کیا۔ بہت بڑی محنت اور ذہانت سے کام کیا اور وہ مروج عوام و
خواص میں گئے۔ علامہ موصوف نے حضرت سیدنا محمد عبدالقیوم جانشین فقیر العصر نے زانوئے تلمذ تہ
کرنے کا شرف حاصل کیا اور امام الدردین حضرت سیدنا علامہ عطا محمد بند یالوی ^{رحمۃ اللہ علیہ} سے بھی تعلیم
حاصل کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔

بیعت اور خلافت

حضرت علامہ میاں علی اکبر گولڑوی ^{رحمۃ اللہ علیہ} نے سیدالسادات مجلس الشیخ حضرت قبلہ بابا جی
گولڑوی ^{رحمۃ اللہ علیہ} کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی اور حضرت قبلہ بابا جی گولڑوی ^{رحمۃ اللہ علیہ} نے ان کی

اجازت فرمادی۔ حضرت قبلہ بابا جی سرکار گولڑوی ^{رحمۃ اللہ علیہ} کا آپ کو خلافت اور اجازت مرحمت فرماتا
بہت بڑی خوش قسمتی اور قابل فخر بات ہے۔

اولاد

حضرت علامہ موصوف کی نرید اولاد دو بیٹے ہیں جن کا ہم گرامی یہ ہے۔ حضرت میاں غلام
صغیر صاحب اور حضرت میاں غلام سرور۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں صاحبزادوں کو اپنے
والد گرامی کا صحیح جانشین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

انتقال پر مال

آفتاب بند پال سے علم و حکمت کی روشنی سے اپنے ناخبر اور ہنسن کو منور کر کے عالم ثناء سے عالم
برزخ کی طرف تقریباً یکایک (۴۴) سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ
راجعون۔

صاحب کرام کے ساتھ توفیق عطا کر کے
والوں کے خلاف ایک ناخبر سریر

عقیدہ السنن

استاذ العلماء ملک الدین
حضرت علامہ عطا محمد بنی گولڑوی بند یالوی

مکتبہ جمال کرم

باب الغین

زینت القراء

علامہ قاری غلام جیلانی شاکر ہندیالوی صاحب

ایم۔ اے عربی فاضل عربی ٹی ایڈ

علامہ قاری غلام جیلانی شاکر صاحب بیڑہ فعال تحصیل تلہ گنگ ضلع پکوال میں ۱۹۶۷ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی جناب الحاج شیر محمد صاحب ہے جن کا اپنے علاقہ کے معزز لوگوں میں شمار ہوتا ہے۔ والد گرامی ابتدا سے ہی دینی جذبہ رکھتے تھے جس کی وجہ سے اپنے بیٹے کو دین کی خدمات کے لئے وقف کر دیا تا حال دینی خدمات میں مصروف کار ہیں۔

تعلیمی قابلیت

ایم۔ اے عربی، اسلامیات، فاضل تنظیم المدارس، فاضل عربی ٹی ایڈ۔

بسم اللہ وابتدائی تعلیم

جامع مسجد ابراہاریل بازار فیصل آباد جامعہ رشویہ جامعہ قادریہ اور جامعہ امینیہ فیصل آباد۔

اعلیٰ تعلیم

ابتدائی تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد علوم اسلامیہ کی تحصیل کے لئے کربستہ ہو گئے اور اعلیٰ تعلیم کے لئے ماوراء علی اہل سنت کی دینی اور مذہبی درس گاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں تشریف لے گئے اور جامعہ کے اساتذہ کرام کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے سامنے زانوئے تلمذ تھے یہاں خوش قسمت بکے لئے اللہ تعالیٰ نے بہترین اور قابل اساتذہ کا انتظام فرمایا۔

اساتذہ کرام

(۱) حضرت علامہ الحاج حافظہ مولانا حسین فیصل آبادی کی خدمت میں رہ کر تمام کتب فار

(۲) فقیر ابن فقیر رئیس المشائخ حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب زید غلمہ و عمرہ سجادہ نشین فقیرہ اصغر ہندیال شریف سے تمام کتب منطقیہ پڑھیں۔

(۳) فاضل ہندیال شرف الدین صاحب حضرت علامہ غلام محمد اختر الحسنی ہندیالوی سے فقہ اور نحو کی تمام کتابیں پڑھیں۔

(۴) فاضل ہندیال حضرت علامہ دوست محمد صاحب ہندیالوی سے تمام صرف کی کتابیں پڑھیں۔ فاضل موصوف نے تنظیم المدارس کا امتحان شمس العلوم ناظم آباد کراچی سے دیا اور ایضاً بہرود میں کامیابی حاصل کی۔

بیعت

فاضل موصوف کے لئے اللہ قدوس نے علم شریعت اور علم طریقت کے قابل ترین اور معروف اساتذہ کا انتظام کیا۔ طریقت کی راہنمائی کے لئے سید طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی۔

خانہ دانی پس منظر

علامہ موصوف اعوان فیصل سے تعلق رکھتے ہیں۔ استاذ الاساتذہ رئیس المناطفہ حضرت علامہ داتا گنج بخش ہندیالوی بیڑہ فرماتے تھے کہ اعوان حضرت علی مرتضیٰ کی اولاد میں سے ہیں۔

دینی خدمات اور سیاسی خدمات

فاضل موصوف فیصل آباد میں بچوں اور بچیوں کو حفظ و ناظرہ کی تعلیم دے رہے ہیں اور سکول میں عربی منچر بھی ہیں اور منہاج القرآن کے ممبر بھی ہیں۔

جامعہ ہندیال میں مدت قیام

فاضل موصوف نے جامعہ ہندیال میں سات سال کی مدت مدید میں علوم عقلیہ و نقلیہ کی تکمیل فرمائی۔

جمال العلماء علامہ القاری

الحافظ غلام ربانی القادری صاحب زید مجدہ

حضرت علامہ القادری الحافظ غلام ربانی قادری صاحب انتہائی شریف اور خاضع طبع انسان ہیں۔ سلسلہ تعلیم میں اپنے ہم سن ہم عمر اور رفقاء سے اعلیٰ کردار کے مالک ہیں۔ دیکھنے میں ایک عام سادہ آدمی نظر آتے ہیں مگر تعلیمی شعبہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ دین میں کی نشر و اشاعت اور علوم اسلامیہ کی ترویج میں رواں دواں ہیں۔

فاضل موصوف ۱۹۶۶ء میں موضع احمد آباد شادیہ بنوئی تحصیل خلجہ ساہیوال میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم

فاضل کجیل نے حفظ القرآن عالم اسلام کی مذہبی اور مرکزی درس گاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ

امدادیہ میں کیا۔

اعلیٰ تعلیم

حفظ القرآن کے بعد علوم اسلامیہ کی محبت نے درس نظامی کرنے پر مجبور کر دیا۔ اسی مادر علمی میں درس نظامی شروع کر دیا اور جامعہ کے مقبول ترین اور قابلِ رتبہ استاذہ سے تعلیم حاصل کی۔ صدر المذہبین رئیس المذاہق امام المسقول والمحقق حضرت علامہ عطاء محمد بنیالوی گولڑوی بہشتی سے ہدایہ افہام اور کافہ پڑھیں۔ شیخ الجامعہ عالم اعلیٰ پیر طریقت فقیہ ابن فقیہ حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ بنیال شریف سے الفہم اور فارسی کی کتابیں پڑھیں۔ فاضل ہندیال فخر المذہبین حضرت علامہ غلام محمد صاحب سے جامی وغیرہ کی کتابیں پڑھیں۔

گولڑی میں ملک التدریس حضرت علامہ عطاء محمد بنیالوی گولڑوی سے اصول شاشی کا ساما کیا۔ خیر العباد ملتان میں صرف و نحو کی دوبارہ کتابیں پڑھیں۔

بیعت

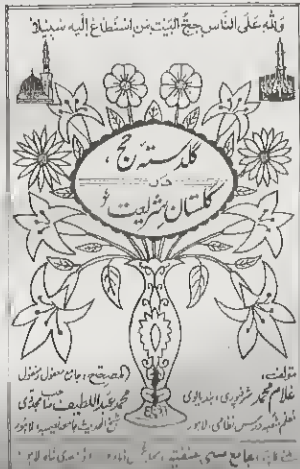
عالم اسلام کا روحانی آستانہ عالیہ سلطان باصم کے بیعت صاحبزادہ داور سلطان القادری

خاندانی پس منظر

فاضل موصوف حضرت علامہ غلام ربانی صاحب مجبورہ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ میاں والی کا مشہور قبیلہ ہے۔

دینی اور مذہبی خدمات

علامہ موصوف ہندیال میں اعلیٰ کردار کے ساتھ دینی اور مذہبی خدمات میں پیش پیش رہے اور اسے ٹی آئی میاں والی کے عظیم کارکن ہیں۔



فاضل علوم اسلامیہ

علامہ غلام ربانی سیالوی صاحب

حضرت علامہ قبلہ غلام ربانی صاحب واقعی محبت اعظم ہیں۔ دیکھنے میں چھوٹے اور کام میں بڑے لب کشائی کرتے وقت تبسم کے زیور سے ہمہ وقت آراستہ رہتے ہیں۔ نگاہ میں عطوفیت اور عمل میں اخلاص ہے۔ عزم میں کوہ عالیہ ہیں۔ قدرت نے ان کے چہرے اور گفتگو میں اس قدر جلال اور کمال عظمیٰ کر دیا ہے ان کے جمال باطنی کی کرشمیں جس پر بھی پردہ نہیں کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ آپ کے والد گرامی جناب غلام حسین صاحب کا اپنے علاقہ کے معزز لوگوں میں شمار ہوتا ہے۔ خوب معلوم ہو جاتا چاہئے جن کے والدین کو اپنے بچے کے بارے میں دینی تعلیم پر جانے کا جذبہ ہو وہی لوگ مراد کو پہنچ جاتے ہیں۔ حضرت قبلہ غلام ربانی صاحب مشہور قریہ شاہی نوالہ تحصیل کلور کوٹ ضلع بکھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کی عمر ابھی ۷۵ سال کی ہے اتنی تھوڑی عمر میں اتنا عروج صرف یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے۔ انہی دنوں میں آپ عقمت کالونی جوہر آباد ضلع خوشاب میں رہائش پذیر ہوئے۔ مرکزی مسجد آمدن غلام خوشاب محلہ اسلام پورہ خطابت کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں۔

ابتدائی تعلیم

حضرت مولانا غلام ربانی صاحب ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آستانہ عالیہ شاہوالہ میں آئے اور محقق امیر حضرت قبلہ محمد شہباز خاں رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے۔ یہاں کچھ سال پڑھنے کے بعد دل میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔

اعلیٰ تعلیم

اعلیٰ تعلیم کے جذبہ نے شاہوالہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا چونکہ عزم مستحکم رکھتے تھے لہذا رشتہ باندرھا اور ماوراء طرمی عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ مظہر بنیاد بنیاد شریف میں آکر داخلہ لے لیا۔ ان دنوں میں اس عظیم درسگاہ کا علمی آفتاب اپنی لمعات عالیہ سے شرق و غرب اور شمال و جنوب کے لوگوں کو منور فرما رہا تھا اسی لمعات عالیہ سے اپنے دل کو روشن کیا۔ مدت مدید تک اسی ادارہ میں خوب محنت اور محنت سے پڑھا جامعہ کے اساتذہ کی محبت سے اس قدر مطمئن و مستحضر ہوئے کہ

حضرت قبلہ غلام ربانی صاحب کی خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مقدر میں جید علماء اور وقت کے امام اور شور و تدریس کے بے تاج پادشاہ سے تعلیم حاصل کرنا میسر کر دیا۔

اساتذہ

(۱) استاذ العرب دالیم حضرت قبلہ علامہ عظیم گولڑی رحمۃ اللہ علیہ (۲) حضرت قبلہ علامہ محمد عبدالحق صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ قندھار عصر بنیاد شریف۔ (۳) امام المدرسین حضرت قبلہ محمد شہباز خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔

سلسلہ بیعت

طریقت کی رہنمائی کے لئے حضرت قبلہ علامہ غلام ربانی صاحب نے حضرت قبلہ خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

”رَبِّیْكَ یَا مُنْتَخِبُ نَفْسُكَ مِنَ الْوَضِیْعَةِ فَتُصَوِّرُ مِنْهَا بِدَقِّ عَزَائِیْ وَهَسَلِیْ“
”تو تیرے لئے نوازا گیا کہ پائیاں میرے انگوٹھی میں لپی ہیں“

تالیق میں: آپ کو ہانگ کل بہن دیا
دعوتِ جہان میں آپ کے تفسیر و تفسیر میں

”اَللّٰهُمَّ وَفِّیْہِیْ“ کی تفسیر بیان
”اَللّٰهُمَّ وَفِّیْہِیْ“ کی تفسیر بیان

سُلْطَنَةُ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ

مُحَمَّدٌ

مَلَكُوتُ اللَّهِ الْقَبْرَارِ

نَفِیْسُ فَرِیْقِیْ

اَسَازِ اَوَّلِ مَنْزِلِ عِلْمِ خَلْقِ شَرْعِ عِلْمِ یَاوَلِی

محقق الاسلام زبدۃ المصنفین شیخ الحدیث

فاضل نحر علامہ غلام رسول سعیدی صاحب زید مجدہ

شارح مسلم بخاری

استاذ العلماء و المفصلہ و فخر ملت اسلامیہ فقیر العصر محقق و دراج جامع المعقول و المستقول و سنی انظر فقیر میدان علم میں تحقیق و تدقیق کے شاہ و آفتاب علم و حکمت سعید ملت حضرت علامہ ابوالوفاء غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ ۱۳ نومبر ۱۹۳۷ء بروز اتوار دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام محمد منیر ہے جو آپ کے بچپن میں ہی انتقال فرما گئے تھے ان کے وصال کے بعد آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کی پرورش اور تعلیم و تربیت بڑی توجہ سے کی۔ ۶ سال کی عمر میں آپ نے اپنی والدہ محترمہ کے پاس قرآن مجید ناظرہ مکمل کیا۔ دس سال کی عمر میں آپ نے پنجابی اسلامیہ ہائی سکول پارہ ٹولی دہلی میں پرائمری تک کی پڑھا تھا اور اسی تعلیمی سلسلہ جاری تھا کہ برصغیر کی تقسیم عمل میں آ گئی اور آپ نے ہندوستان سے ہجرت فرمائی اور ۱۹۴۷ء میں اسلامی جمہوریہ پاکستان تشریف لائے اور اپنے خاندان کے ساتھ عربی الباء اور کراچی میں اقامت پذیر ہوئے۔

خاندانی پس منظر

آپ کے والد گرامی جناب محمد منیر نے اپنی زندگی میں (بکے بعد از وفات زوجہ) پانچ شادیاں کی تھیں اور علامہ سعیدی صاحب آپ کی پانچویں البیہ کے بطن سے پیدا ہوئے اور آپ کے والد گرامی کی وفات کے بعد آپ کی والدہ محترمہ نے دوسری شادی کر لی۔ ان کے بطن سے آپ کے ایک بھائی محمد ظیل اور ایک بہن پیدا ہوئیں۔ ان کے والد گرامی کا نام محمد عثمان ہے جبکہ آپ کے والد حقیقی کی اولاد میں چار بھائی اور ایک بہن پیدا ہوئے۔ بھائیوں کے نام بالترتیب محمد زبیر مرحوم، محمد قدیر، محمد امیر اور محمد منیر ہیں جبکہ بہن کا نام شمیم اختر ہے۔ آپ کے علاقائی لاہور میں ہوتے ہیں اور آپ کے اخائی بھائی محمد ظیل صاحب کراچی میں ہوتے ہیں اور فٹ ایکسپورٹ کا کام کر رہے ہیں۔

ابتداء علم کا تعارفی پہلو

حوادث و تذکرات کی وجہ سے آپ نے ایک چیلنس میں "کچھ زہد" ملازمت اختیار کر لی آپ نے

ملازمت کے دوران آپ آرام باغ کی جامع مسجد میں نماز جمعہ ادا کرتے۔ وہاں درود و سلام عظمت رسول ﷺ اور احترام اولیاء کی انمول دولت ملتی۔ ایک دن مناظر اہل سنت مولانا محمد امجد علی چھروی کی ایمان افروز تقریر سنی تو ذہن پر بار بار قلب زندہ ہو گیا اور ایک نئے جذبے نے جنم لیا کیونکہ قدرت نے آپ کو اپنے دین میں اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کی خدمت اور ترویج و اشاعت کے لئے منتخب کر لیا تھا اس لئے ایک مرتبہ پھر آپ کا حلقہ حصول علم کی طرف متوجہ ہوا۔ چنانچہ آپ نے قرآن پاک کے ترجمہ پر غور کرنا شروع کر دیا۔ لیکن جب قرآن پاک میں ناموس رسالت اور عظمت مصلیٰ ﷺ کا مقام آتا تو بعض سماوی حضرات ترجمہ میں انتہائی بخل سے کام لیتے دیکھا کہ دیتے ہیں چنانچہ آپ کے پاکیزہ قلب و ذہن میں علم و دین کے حصول کا نیا ذوق اور تپس پیدا ہو گیا۔

جامعہ محمدیہ رضویہ رجیم یار خاں میں داخلہ

آپ کا قالب اور قلب حصول علم کے لئے تیار ہو چکا تھا اتفاق سے انہی دنوں جامعہ محمدیہ رضویہ رجیم یار خان کے داخلہ کا اشتہار دیکھا تو آپ نے حصول علم کی خاطر ملازمت ترک کر دی اور کراچی چھوڑ کر جامعہ محمدیہ رضویہ رجیم یار خان تشریف لاکر جامعہ میں داخلہ لے لیا۔ دوران تعلیم آپ کو درس نظامی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی تعظیمات کے مطالعہ کا موقع ملا اور اہل سنت و جماعت کے پاکیزہ نظریات و شعائر کو نظر غائر دیکھنے لگے اور یوں آپ پر حق و صواب واضح ہوتا گیا۔

جذبہ علم کا وحیدانہ اسلوب

حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب دامت برکاتہم اعلیٰ نے علوم دینیہ کے حصول میں بڑی محنت و مشقت کی اور نہایت محنت و ذوق و شوق اور بڑی محنت اور جذبہ سے علم حاصل کیا۔ علم کی لگن اور تحقیق کا اندازہ آپ اس واقعہ سے لگ سکیں علامہ محمد بن عبدالمکرم شرف قادری صاحب نقل کرتے ہیں کہ مجھے وہ منظر بھی نہیں بھولتا جب مولانا علامہ غلام رسول سعیدی صاحب شارح مسلم و بخاری و تفسیر تبیان القرآن ص ۳ کے سات اٹھ بجے کتابوں کا انبار اٹھائے مسجد سے باہر آئے تو ایک طالب علم نے مسکراتے ہوئے کہا کہ استاذ صاحب (رئیس المدققین علامہ ہندالوی رحمۃ اللہ علیہ) تو صوبہ دھم (اسپتہ گڑ) چلے گئے ہیں۔ علامہ صاحب اسنے انفرود ہوئے کہ ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے کہنے لگے "اوم کو ہم رات بھر مطالعہ کرتے رہے اور نماز فجر کے بعد بھی تیاری کرتے رہے لیکن استاذ صاحب تو گھر تشریف لے گئے ہیں۔ آج طلبہ میں اشتیاق علم کی یہ فراوانی کہاں۔ میں وجہ ہے انہیں علمی مال بھی تو حاصل نہیں ہوتا۔" ص ۱۸۱

اساتذہ ذمی وقار

آپ نے اپنے وقت کے نہایت جلیل القدر اور باب علم سے اکتساب فیض کیا۔ جامعہ مدنیہ رضویہ رجم یا رخاں میں مولانا عبدالحمید صاحب کی خدمت میں آپ تقریباً چھ ماہ تک صرف و نحو اب اور فقہ کی چند کتابیں پڑھتے رہے۔ پھر استاذ صاحب کے ساتھ سراج العلوم خان پور چلے گئے پھر مزید علم کی طلب کے لئے جامعہ نعیمیہ لاہور میں تشریف لائے۔ قطبی شرح جامی، مسلم، باہول، ہادیہ النکاح اور تفسیر جلالین مفتی محمد حسین نعیمی رحمہ اللہ سے پڑھیں جبکہ تخصیص الفلاح کے چند اسباق حضرت علامہ مفتی عزیز احمد یوپی سے پڑھے۔

مادری علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ

زوقِ علمی کی مزید طلب آپ کو لاہور سے کشاکش کشاکش جامعہ مظہریہ امدادیہ ہندیاں (مطلع خروشاہ) لے گئی جہاں رئیس المذاہقۃ استاذ المدرستین حضرت علامہ عظیم دہشتی مجتبیٰ سے معقولات و منقولات کی متعدد کتابیں پڑھیں ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں علاوہ یہ فرمایا۔ "مختصر الحائلی، قاضی مبارک، جمالہ شمس باغ زندہ صردار خیالی، مہول مسلم الثبوت، توضیح وتلویح اور فتوحات میں ہدایہ آخرین اور حدیث شریف میں مشکوٰۃ و المسامع اور جامع ترمذی شریف بالآخر تمام پڑھیں۔ اس کے علاوہ آپ جامعہ قادوریہ فیصل آباد بھی گئے جہاں آپ نے مولانا ولی النبی سے عقیدس اور تقریر پڑھی۔ جبکہ مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب سے سرائی پور بھی۔

شرف بیعت

۱۹۵۸ء میں جب آفتاب شریعت، وطنِ بقیۃِ خِزالی و دوراں امام اہل سنت حضرت علامہ سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ جامعہ محمدیہ رضویہ کیم یار خاں شریف لائے تو اس وقت علامہ سعیدی صاحب کا دور طلبہ علی تھا آپ اپنے اساتذہ محترم مولانا عبدالمجید اویسی صاحب کے ایما پر علامہ کاظمی صاحب کے دست مبارک پر سلسلہ چیتہ صابریہ میں دولتِ بیت سے فیضِ یاب ہوئے چنانچہ انہی کے نام کی نسبت سے آپ اپنے نام کے ساتھ سعیدی لکھتے ہیں۔

مسند مدرس کا افتتاحی عنوان

۱۹۶۶ء میں علامہ سیدی صاحب مدظلہ العالی نے علوم دینیہ کی تشکیل فرمائی اور اسی سال آپ نے جامعہ نعیمیہ لاہور میں اپنی تیسری زندگی کا آغاز کیا اور سترہ برس تک وہیں رہے۔ ابتدا میں آپ دو تین سبق ہی پڑھاتے تھے لیکن طلبہ علم و ادب کی قربانیاں دینے لگے تو آپ نے ان تمام

مہتمم جامعہ نعیمیہ مفتی محمد حسین نعیمی صاحب نے مختلف علوم و فنون کے کئی اسباق آپ کی طرف منتقل کرو دیے اور آپ ۱۹۷۰ء سے مکمل دورہ حدیث شریف پڑھانے لگے اس طرح آپ کا علمی فیض وسیع ہوتا چلا گیا۔

۱۹۶۲ء تا ۱۹۸۵ء تک آپ جامعہ نعیمیہ لاہور میں تدریس و تعلیم کے فرائض نبھاتے احسن طریقہ سے پہنچو بہ سحر انجام دیتے رہے۔ درمیان میں آپ یہ سلسلہ تدریس ۱۹۷۹ء کے آخر میں کٹا چکی آگئے اور کچھ عرصہ قیام کیا لیکن طبیعت خشکی اور آپ ۱۹۸۰ء کے وسط میں دوبارہ لاہور شریف آ گئے لاہور جا کر آپ سخت بیمار ہو گئے۔ بیماری بہت زیادہ طویل ہو چکی تو آپ مایوس ہونے لگے لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل و کرم فرما دیا آپ صحت یاب ہو گئے۔ اس طرح آپ نے تقریباً ۱۳ برس تک جامعہ نعیمیہ لاہور میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔

فن مناظرہ میں پد طولی

۱۹۶۶ء میں حضرت علامہ سعیدی صاحب مدظلہ العالی نے اہل حدیث کے بہت بڑے عالم حافظ عبد القادر روپڑی سے محفل میلاد کے جواز پر مناظرہ کیا اور پھر اس مجمع میں اس کو زبردست طریقہ سے جواب کروا اور اس نے تسلیم کیا کہ اگر تعین شرعی نہ ہو تا رہ راجع الاول کو یا اس سے پہلے یا اس کے بعد کے ایام میں رسول اللہ ﷺ کے فضائل و کمالات اور آپ کی سیرت علیہ کو بیان کرنا جائز ہے۔ جس کو صرف عام میں میلاد اہل نبی ﷺ سے موسوم کیا جاتا ہے پھر ہر اس نے آپ کو کھ کر بھی دے دی اسی طرح دوسری مرتبہ علم غیب کے مسئلہ پر اسی حافظ عبد القادر روپڑی سے مناظرہ ہوا۔ اس مناظرہ میں جب آپ نے اہل حدیث کے پیشوا کو اب مدینہ حسن خاں جھپالی کی کتاب فتح البیان سے حضور سید عالم ﷺ کے لئے علم ماکان و مہا یکون کے ثبوت میں ابن کسان کا قول پیش کیا تو عبد القادر روپڑی یہ طرہ بدحواس و تکبراً مناظرہ کرنے سے صاف انکار کر دیا۔

الخضر ان دونوں مناظروں میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتحِ مبینہ کی مسکرت و اہل سنت و جماعت کی حقانیت اور صداقت روز روشن کی طرح واضح ہو گئی۔

بامعہ نعیمیہ کراچی میں تشریف آوری

ہزاروں سال زخمیں اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے ہن میں ویڈیو اور پیدا

علم و حکمت کے شاہین سعید ملت حضرت علامہ امجدی صاحب ۶ جولائی ۱۹۸۵ء کو جنس (ر)

حضرت امام علی (علیه السلام) مدینه منوره دارالعلم بنیان - مدینه منوره

کراچی روٹی افروز ہوئے اور جامعہ نعیمیہ کراچی میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے تو طلباء و علماء فوج و فوج دارا علم نعیمیہ کراچی میں داخل ہونے لگے اور اپنی علمی پیاس بجھانے لگے۔

المختصر ۱۹۸۵ء سے دارالعلوم جامعہ نعیمیہ میں یہ حیثیت شیخ الحدیث شنگھان علم کو فیضیاب کر رہے ہیں۔ آپ بڑی محنت سے اور بڑی شفقت اور محبت سے پڑھاتے ہیں۔ آپ کے پڑھانے کا انداز بہت ہی نرالا اور بہت پیارا ہے۔ آپ سب سے پہلے حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہیں۔ پھر اس کی تشریح کرتے ہیں پھر اس حدیث مبارک سے فقہاء نے جو مسائل اور احکام مستنبط کئے ہیں وہ بیان کرتے ہیں اور اگر اس پر کوئی اعتراض وارد ہو رہا ہو تو اس کا بھی کافی اور دافی جواب دیتے ہیں اور دوران سبق اسیے علامہ کو دلائل کے ماخذ پر مختلف کتابوں کی جلد نمبر صفحہ نمبر اور اس کتاب کا مطبع بھی نوٹ کراتے ہیں۔

اسلوب تدریس کا منفرد پہلو

آپ کے پڑھانے کا انداز اتنا بے مثال اور دلنشین ہے کہ ہر علمی جھوم بھی بخوبی سبق سمجھ لیتا ہے۔

علامہ سعیدی صاحب ایک ایسے عظیم استاد اور مدرس ہیں کہ اگر آپ حدیث شریف پڑھا رہے ہوں تو یوں لگتا ہے کہ آپ اس کے ساتھ ساتھ فقہ منطوق تاریخ و سیرت اور اصولی فقہ اور اصولی ہدایت بھی پڑھا رہے ہیں۔ آپ ایک عظیم و بے مثال خلیف ہیں کہ آپ جس موضوع پر بھی خطاب کر رہے ہوں تو آپ اس میں علوم و معارف کا دریا بہا رہے ہوتے ہیں۔ دلائل و براہین کا انبار لگا دیتے ہیں اور آپ کا خطاب عالمانہ، فاضلانہ اور محققانہ ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی عام فہم بھی ہوتا ہے جس سے عوام و خواص سب کی یکساں مستفید ہوتے ہیں۔ فقہاء کے تکنکوں صفحات پر بکھرا ہوا مسئلہ صرف چند جملوں میں سلجھا دیتے ہیں اور اس کا خلاصہ اور نچوڑ ایسا بتاتے ہیں کہ دریا کوڑے میں بند کر دیتے ہیں۔

ہمہ جہت شخصیت کا تعارفی پہلو

علامہ سعیدی صاحب زید محمدہ دور حاضر کی ایک ایسی ہمہ جہت شخصیت ہیں جن کی نظیریں علمی میدان میں چاندوں طرف مرکوز ہیں۔ فہم و فکارت کے لحاظ سے دیکھیں تو نادر روزگار تعریف و تالیف کے اعتبار سے دیکھیں تو اپنا کافی نہیں رکھتے۔ الغرض آپ بیک وقت ایک مستند و معتبر عالم دین عظیم المرتبت محدث بے بدل مفسر بے مثل خلیف بہتہ ہیں مدرس و متبحر انظر اقیہ بالغ فلف ۱۰۰

آپ علمی میدان میں ثقافت اور ثقافت اور تحقیق و تدقیق کے لحاظ سے اس عظیم مقام پر فائز ہیں کہ اکثر پیچیدہ اور مسائل و فقیہ میں علماء وقت بھی آپ سے ہی رجوع کرتے ہیں اور آپ کی رائے اور تحقیق کو حتمی تسلیم کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ علامہ سعیدی صاحب ایک فرو کا نام نہیں ایک مکمل ادارے بلکہ ایک پوری انجمن کا نام ہے۔

آسمان تحقیق و تدقیق کے آفتاب مہتاب

آپ ایسے مصنف محقق ہیں کہ آپ کی تمام تصانیف آپ کے تجربہ علمی اور فنی تحقیقات سے ملو ہیں مگر آپ نے خصوصاً شرح صحیح مسلم اور تفسیر تبیان القرآن میں علم و دہکت اور علمی و فنی ایسی حقیقتات کلمہ بندی ہیں اس کی مثال نہیں ملتی۔ بلاشبہ آپ نے شرح صحیح مسلم اور تفسیر تبیان القرآن میں تکنیکوں و شروحات حدیث و تفاسیر قرآن کا خلاصہ، نچوڑ اور لب لباب بڑے خوبصورت اور دل نشیں انداز میں پرو دیا اس لئے یہ بھی سمجھا جائے تو کوئی مضائقہ اور حرج نہیں ہوگا کہ اگر کسی کے پاس آپ کی شرح صحیح مسلم اور تفسیر تبیان القرآن موجود ہے تو اسے باقی کتابوں سے بے نیاز کر دیں گی۔ گویا کہ اس کے پاس وہ تمام شروحات حدیث اور تفاسیر قرآن موجود ہیں۔

قبول حق کا منفرد پہلو

رکنی المصنفین علامہ غلام رسول سعیدی کے پاس ۲۲ اگست ۲۰۰۵ء کو سب ذیل علمائے کرام تشریف لائے۔

(۱) استاذ العلماء مناظر اسلام شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب۔ (۲) شرف اہلسنت والہدین علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری۔ (۳) حضرت علامہ غلام محمد سیالوی صاحب۔ (۴) حضرت علامہ سید مظفر حسین شاہ صاحب۔ (۵) ذاکر ممتاز احمد سیالوی صاحب۔

مندرجہ بالا حضرات موقر علماء کرام نے علامہ سعیدی صاحب کو شرح صحیح مسلم اور تبیان القرآن کی بعض عبارات کی طرف توجہ دلائی جو ان کی رائے میں نامناسب تھیں۔

علامہ سعیدی زید محمدہ نے ان موقر علماء کرام کی رائے کا احترام کرتے ہوئے ان سے اتفاق لیا اور ان کے مشورے کے مطابق بعض عبارات کو تبدیل کر کے بعض عبارات کو حذف کر دیا اور ان کی تم کی دیگر عبارات کو علامہ سعیدی صاحب زید محمدہ نے از خود تبدیل کر دیا اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) شرح صحیح مسلم ص ۹۹ پر تبدیل کر کے یہ عبارت لکھی دی ہے: "الان سے پہلے یا اس

میں داخل ہے۔ خاص طور پر اذان کے بعد ورد شریف پڑھنا مسلم شریف کی حدیث کے مطابق ماسور ہے۔ البتہ ورد شریف کو اذان کا حصہ سمجھنا اور اذان کے ساتھ ضروری سمجھنا کسی طرح بھی درست نہیں ہے۔ نیز ای طرح مسنون طریقہ کو تبدیل کر کے بنا طریقہ اختیار کرنا کسی طرح مستحسن نہیں ہے۔

(۲) شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۹۹-۳۹۸ میں روایت الذی ابھی عبدی اذ صلی کی وعید دخول کا فقرہ ہے جب کہ چلتی قرین میں نماز کے وقت میں نماز نہ پڑھی جائے۔ اس عبارت کو حذف کر دیا ہے۔

(۳) شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۵۳۲ پر یہ اضافہ کر دیا ہے کہ اگر مرد ماننے والے کی یہ نیت ہو کہ مالی صدقہ کی عبادت تو اللہ کی ہے اور اس مال کا صدقہ شیخ کی درگاہ کے فقراء پر کیا جائے اور اس کا ثواب شیخ کو پہنچایا جائے گا تو صحیح ہے۔

(۴) شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۵۳۳ پر یہ اضافہ کر دیا ہے اولیاء کرام سے دعا کی درخواست کرنا جائز اور مستحسن ہے۔

(۵) ج ۵ ص ۱۰۰ میں تبدیل کر کے اس طرح لکھ دیا ہے یہ بھی آپ کا نور ہے اور اس کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔

(۶) ج ۵ ص ۱۱۱ پر اضافہ کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ یہ علوم اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے بعض ہیں ورنہ تمام مخلوق کے علوم سے زیادہ ہیں۔

(۷) ج ۵ ص ۴۳-۴۷ میں مقالہ مالکہ کے متعلق مصنف کی تحقیق کو حذف کر کے دیگر مفسرین کی آراء کو شامل کر دیا ہے۔

(۸) ج ۶ ص ۲۵۱ میں اس عبارت کو حذف کر دیا ہے کہ بقعہ بھر ڈاڑھی سنت غیر موکدہ اور مستحب ہے۔

(۹) ج ۶ ص ۶۹۸، ۶۹۹، ۶۹۱ پر جہاں الفح میں کنز الایمان کے ترجمے کو لکھا تھا کہ یہ صحیح نہیں ہے اس کو تبدیل کر کے یہ لکھ دیا ہے کہ یہ مرجوح ہے یا راجع اور صحیح نہیں ہے۔

(۱۰) ج ۷ ص ۳۲۳ میں "یہ قیام جہالت باطل اور بے اصل ہیں" کو تبدیل کر کے یوں لکھ دیا ہے "ان میں سے بعض جہالت اور مرجوح اور بعض باطل ہیں"۔

(۱۱) ج ۷ ص ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵ میں کنز الایمان کے الفح ۲۰ کے ترجمے کو لکھا تھا کہ یہ صحیح نہیں ہے اس کو تبدیل کر کے یہ لکھ دیا ہے کہ یہ راجع اور صحیح نہیں ہیں یا راجع اور مستحب ہیں۔

(۱۲) ج ۷ ص ۳۳۵ میں اس عبارت کو حذف کر دیا ہے اور یہ کہنا کہ مغفرت ذنب آپ کو حاصل نہیں ہوئی بلکہ آپ کے انگوٹوں اور پتھروں کو حاصل ہوئی ہے ان تمام احادیث کے خلاف ہے۔

تبیان القرآن کی تبدیل شدہ عبارات

(۱) تبیان القرآن ج ۳ ص ۱۳۸ میں اس عبارت کو حذف کر دیا ہے پھر اس پر بھی غور کرنا چاہئے کہ نورحی سے حسی الہی میر اور ہوتا ہے اور علم و ہدایت کے نور سے جہالت اور گمراہی دور ہوتی ہے۔ الفح۔

(۲) ج ۳ ص ۵۶۹، ۵۷۰ اور ای طرح آل عمران ۱۴۷، ۱۴۸ میں مقالہ مالکہ کی بحث میں مصنف نے موقف کو حذف کر کے دیگر مفسرین کی عبارات شامل کر دی ہیں۔

(۳) ج ۵ ص ۳۵۲ کی ابتدائی ۶ سطروں کو حذف کر کے یہ عبارت لکھ دی ہے۔ نیز اس پر غور کیا جائے کہ انبیاء اولیاء کو مستقل سمجھ کر ان سے مدد مانگنا شرک ہے لیکن انہیں ایک وسیلہ سبب اور طریقہ امداد الہی جان کر ان کی طرف رجوع کرنا کسی طرح ایمان اور اسلام کے خلاف نہیں ہے۔

مندرجہ بالا تبدیل شدہ عبارات سے معلوم ہو گیا علامہ سعیدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا دل حق اخلاص پر مشتمل ہے۔ فالحمد علی ذلک حصداً کثیراً۔

ملکی جواہر پارے

حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب دامت فیضہم ایک نہایت بلند پایہ مصنف اور محقق ہیں۔ آپ کے مضامین اور مقالاتا جات بڑے دلیل اور انقلاب آفرین ہوتے ہیں۔ ملکی جریدہ اور سال میں مختلف موضوعات پر آپ کے گراں قدر مضامین اور مقالے چھپتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اب آپ حسب ذیل شہرہ آفاق کتابیں تصنیف کر چکے ہیں۔

(۱) حیات استاذ العلماء

استاذ العلماء حضرت علامہ یار محمد بندایوی پشتی قدس سرہ العزیز کی سوانح حیات پر مشتمل علامہ سعیدی صاحب کی تصنیف و تالیف کے میدان میں سب سے پہلی تصنیف ہے۔

(۲) توضیح الہیان

سر فراد گاہدوی دیوبندی نے ایک کتاب "تقدیم متین" کے نام سے لکھی جس میں اس نے اعلیٰ مراتب امام احمد رضا خان فاضل بریلوی لکھتے ہیں کہ "جو قرآن کرم الایمان اور مدار الفضل و الامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ اربعہ علیہم السلام کے فہم و فہم کے ساتھ لکھا ہے"۔

رہے ہیں اور آپ کے لئے باعث اجر عظیم اور صدقہ جاریہ ہیں ذیل میں چند مشہور نامور علماء کا تذکرہ کیا جاتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

- (۱) مولانا صاحبزادہ محمد صیب الرحمن مجوبی برطانیہ۔ (۲) مولانا نصیر اللہ نقشبندی کراچی۔
- (۳) مولانا محمد فاروق چشتی برطانیہ۔ (۴) مولانا عبداللہ سلطان برطانیہ۔ (۵) مولانا صاحبزادہ داؤد احمد قادری برطانیہ۔ (۶) مولانا خلیل احمد برطانیہ۔ (۷) مولانا صاحبزادہ جمیل الرحمن لاہور۔
- (۸) پروفیسر مولانا محمد مقصود احمد لاہور۔ (۹) علامہ غلام نصیر الدین جامی نعیمیہ لاہور۔ (۱۰) مولانا محمد عارف چشتی بریڈ فورڈ برطانیہ۔ (۱۱) مولانا محمد ناصر چشتی فاضل نعیمیہ کراچی۔ (۱۲) مولانا حافظ محمد اسحاق نورانی کراچی۔

لطیف الاعتدال

حضرت علامہ غلام رسول صاحب زید مجدہ

حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب گلستان ہندیال کے میکے ہوئے گلدستے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان گلستان علم و حکمت کے گلدستوں کو ہمیشہ ہمیش کے لئے شاداب و سرسبز رکھے۔ حضرت علامہ غلام رسول جامی ہندیال کے ذہین و فطین علماء میں سے ہیں۔

آبائی گاؤں

حضرت فاضل موصوف کا آبائی گاؤں چوہدرہ ڈاکخانہ الہینا ضلع لیہ اور تحصیل چوہدرہ ہے۔

بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم

حضرت علامہ غلام رسول صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے دیہات میں ہی مکمل کی اس کے بعد آپ کے ذہن میں علوم اسلامیہ کا جذبہ پیدا ہوا جس کی وجہ سے علوم اسلامیہ کی تکمیل کے لئے رخت گردا ہندو لیا اور ہر مرحلہ کے لئے بڑی سے بڑی دشواریوں کو خوشی سے تسلیم کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے مشکلات کو برداشت کرنے کا شرف یہ عطا فرمایا کہ علوم اسلامیہ کی تکمیل ہو گئی۔

مدد مات اسلام کا اہمائی پہلو

فاضل ذی شان کے دل میں وہی خدمات کا اس قدر جذبہ پیدا ہوا کہ ہر مشکل منزل میں سہرو سقاں سے وابستگی رہی۔

مائدہ کرام

علامہ موصوف نے جلیل القدر اساتذہ سے علوم فنون پڑھنے کا شرف حاصل کیا جن کے اساء ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

- (۱) فاضل ہندیال حضرت علامہ محمد دین صاحب۔ (۲) فاضل ہندیال مفتی محمد مسعود احمد۔
- (۳) حضرت علامہ صاحبزادہ اسرار الحق ہندیالوی صاحب۔ (۴) اساتذہ العلماء حضرت امام صاحبزادہ محمد ظفر الحق ہندیالوی صاحب۔ (۵) محقق اسلام حضرت علامہ صاحبزادہ مظہر الحق لوی۔ (۶) فاضل ہندیال حضرت علامہ محمد رفیع اقبال صاحب۔ (۷) حضرت علامہ حق الحق



شہساز طریقت بہر شریعت استاذ العلماء شایع الفقہ
حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبد الحق بنی ہاشمی
مدظلہ العالی

شانہ کرمہ
انجمن غلامان مصطفیٰ ہندیال